سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

جمعرات، 23- جولائی 2020

(یوم الخمیس، یکم ذی الحج 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد 23 : شمارہ 7

651

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23-جولائی 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشن پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

653

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

جمعرات،23-جولائی2020

(یوم الخمیس، یکم ذی الحج1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر10منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ
فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا
مَقْدُورًا ﴿٣٨﴾ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ
وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾

سُورَۃُ الاَحزَاب آیات38تا40

پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے ان کے لئے مقرر کر دیا۔ اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے۔ اور اللہ کا حکم ٹھہر چکا تھا(38) یعنی ان پیغمبروں میں جو اللہ کے پیغام جوں کے توں پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے(39) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن اللہ کے پیغمبر اور نبیوں کی مہر یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کر دینے والے ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے(40)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

حضور ﷺ میری تو ساری بہار آپ ﷺ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ ﷺ سے ہے
میری ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپؐ سے ہے
گنہگار ہوں آقا ﷺ بڑی ندامت ہے
قسم خدا کی یہ میرا وقار آپؐ سے ہے
کہاں وہ ارضِ مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا شرف بار بار آپ ﷺ سے ہے

سوالات

(محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر2249 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر2250 بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے ۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر2271 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں ہسپتالوں کے فضلہ کو تلف

کرنے کے لئے انسینریٹرز فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2271: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کہاں اور کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ان کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا ان ہسپتالوں کا خطرناک فضلہ تلف کرنے کے لئے انسینریٹرز ہیں؟

(ج) کن کن ہسپتالوں کے پاس انسینریٹرز نہ ہیں ان کے نام بتائیں ان کا فضلہ / خطرناک کوڑا کرکٹ کو تلف کیسے کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ہسپتالوں کا فضلہ انسانی صحت کے لئے سخت نقصان دہ ہے، کیا حکومت فیصل آباد شہر کے تمام ہسپتالوں کو انسینریٹرز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) فیصل آباد شہر میں چیف ایگزیکٹو افیسر (ڈی ایچ اے) فیصل آباد کے ماتحت دو ہسپتال گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد اور 224/RB حسیب شہید ہسپتال ہیں۔ گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد 250 بیڈز اور اس کی ایمرجنسی اٹھارہ بیڈز پر مشتمل ہے اور گورنمنٹ جنرل ہسپتال 224/RB حسیب شہید زیر تعمیر ہے اور اس کی ایمرجنسی چار بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے زیر انتظام ہسپتالوں میں خطرناک کوڑے کو ٹھکانے لگانے کا مؤثر نظام موجود ہے۔ اس مقصد کے لئے کوڑا اکٹھا کرنے والی ایک گاڑی (yellow vehicle) متعین ہے جو خطرناک کوڑے کو محفوظ انداز میں انسینریٹرز تک پہنچاتی ہے۔ یہ انسینریٹرز محکمہ نے خود لگائے ہیں۔ انسینریٹرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے زیر انتظام ہسپتالوں کو yellow vehicle کے ذریعے انسینریٹرز تک رسائی میسر ہے۔

(د) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ ہسپتالوں کا خطرناک کوڑا صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر نے اپنے زیر انتظام چلنے والے تمام ہسپتالوں کو انسینریٹرز تک رسائی کی سہولت yellow vehicle کے ذریعے مہیا کی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ فیصل آباد شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کہاں اور کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ان کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ سے میری گزارش ہو گی کہ وہ جز(الف)کا جواب ہاؤس کے سامنے پڑھ دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! فیصل آباد شہر میں چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ایچ اے) فیصل آباد کے ماتحت دو ہسپتال گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد اور RB/224 حسیب شہید ہسپتال ہیں۔ گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد 250 بیڈز اور اس کی ایمرجنسی اٹھارہ بیڈز پر مشتمل ہے۔ RB/224 حسیب شہید ہسپتال زیر تعمیر ہے اور اس کی ایمرجنسی چار بیڈز پر مشتمل ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! فیصل آباد شہر میں جن ہسپتالوں کا ذکر کیا گیا ہے میں پھر سے گزارش کروں گا کہ میں نے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ فیصل آباد شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کہاں اور کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

جناب سپیکر! یہاں پر جز(الف) میں جواب یہ دیا گیا ہے کہ فیصل آباد شہر میں چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ایچ اے) فیصل آباد کے ماتحت دو ہسپتال ہیں تو یہاں پر ڈی ایچ کیو کا ذکر کیا گیا ہے اور نہ ہی سول ہسپتال کا ذکر کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس کے ساتھ محکمے کی زیادتی ہے کہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کا سب سے بڑا ہسپتال ہے اس کا ذکر نہیں کیا گیا اور سول ہسپتال کا ذکر نہیں کیا گیا تو کیا وجہ ہے کہ منسٹر صاحبہ نے یا تو صحیح طریقے سے تیاری نہیں کی یا جواب نہیں پڑھا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل بھائی کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ یہ دو محکمے ہیں آج کے سوالات پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے بارے میں تھے اور جن ہسپتالوں کا یہ ذکر کر رہے ہیں یہ سارے ہسپتال Tertiary Care کے نیچے آتے ہیں یا یہ کہہ دیتے کہ سارے ہسپتال primary اور tertiary

میں، آپ نے جن سوالوں کا پوچھا ہے اس کا پرائمری ہیلتھ کیئر سے تعلق ہے اوران دونوں ہسپتالوں کا نام میں نے بتایا ہے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے جن ہسپتالوں کا ذکر کیا ہے وہ پرائمری و سیکنڈری کے ہیں انہوں نے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کا ذکر نہیں کیا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس میں بڑے احترام کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ کیا وہ محکمہ محکمہ زراعت کے under آتا ہے؟

جناب چیئرمین: آپ title دیکھ لیں آج کے جو سوالات ہیں وہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری ذرا بات سن لیجئے گا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ فیصل آباد شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کہاں، کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں اور ان کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے تو اس میں سرکاری ہسپتال میں وہ تمام کے تمام ہسپتال آتے ہیں اور صوبے کے اندر کام کر رہے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ کوئی محکمہ زراعت نے کوئی ہسپتال بنا کر دے دیا ہے تو وہ ان کو deal کر رہا ہے۔ یہی منسٹر صاحبہ ان کو deal کر رہی ہیں اور یہی ان کی منسٹر ہیں تو میرے خیال میں میرا سوال pending کیا جائے کیونکہ اس کا صحیح جواب ہاؤس کے اندر پیش کیا جائے۔ اگر نہیں تو اس کی وضاحت کر دیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! اگر کہتے ہیں تو ہم اس سوال کے ایک portion کو pending کر لیتے ہیں کیونکہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کا جواب آ گیا جب سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کا جواب آئے گا تو پھر اس میں آپ کے یہ ہسپتال نہیں ہوں گے تو پھر آپ کا اعتراض آئے گا کہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے کیوں نہیں آئے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔

جناب چیئرمین: اس کا آپ خود ہی solution بتا دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ہم on the floor of the House یہ پوچھ رہے ہیں کہ فیصل آباد میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں؟ اس میں کوئی ایسا کام تو ہے نہیں جو میں کوئی چھپا کر پوچھ رہا ہوں اور on the floor of the House منسٹر صاحبہ بھی کہہ رہی ہیں۔ اگر آپ یہ حصہ pending کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل بھائی کو بتانا چاہتی ہوں کہ یہ دو مکمل محکمے ہیں، ہر محکمہ کا اپنا سیکرٹری ہے اور ہم نے یہ سارے جواب سیکرٹری کے ساتھ بیٹھ کر دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر جس سیکرٹری کی ذمہ داری ہے اس نے یہ جواب دیا ہے اور بالکل صحیح جواب دیا ہے کیونکہ یہ دونوں ہسپتال پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے نیچے آتے ہیں باقی سارے ہسپتال جو ہیں سب کے بارے میں پتا ہے اور بہت دفعہ جواب دیا ہے کہ یہ tertiary care کے نیچے آتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس سوال کو سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی حد تک pending کرتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال pending کر دیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2881 محترمہ طحیانون!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 3226 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کرتے ہیں۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3315 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ آر ایچ سی میانی میں ایمبولینس کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3315: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) آر ایچ سی میانی کتنے وارڈز اور بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سنٹر پر ایمبولینس کی سہولت میسر تھی لیکن اس ایمبولینس کو کسی اور ہسپتال میں شفٹ کر دیا گیا؟

(ج) مذکورہ ہسپتال کو سال19-2018 اور 20-2019 میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا اور اس فنڈ کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا؟

(د) کیا حکومت مذکورہ آر ایچ سی میں ایمبولینس کی سہولت مہیا کرنے اور ادویات کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) آر ایچ سی میانی20 بیڈز اور 4 وارڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے حکم کے مطابق تمام ایمبولینسز ریسکیو 1122 کے سپرد کر دی گئی ہیں جن میں آر ایچ سی میانی بھی شامل ہے۔

(ج) برائے سال 19-2018 میں-/56,83000روپے(5.68 ملین) یہ رقم پورے سال میں contingency bills کی مد میں خرچ ہوئی جن میں ادویات، سٹیشنری پرنٹنگ، بجلی، ٹیلیفون، COS اور X-Ray وغیرہ شامل ہیں۔ برائے سال20-2019 میں-/6540672روپے(6.54 ملین) اب تک-/9,10,559روپے رقم خرچ کی گئی جن میں ادویات، سٹیشنری پرنٹنگ، بجلی، ٹیلیفون، COS اور X-Ray وغیرہ شامل ہیں۔

(د) گورنمنٹ آف پنجاب نے مریضوں کو ریفر کرنے کے فرائض ریسکیو1122 کے سپرد کر دیئے ہیں گورنمنٹ ویلفیئر کی طرف سے مہیا کئے جانے والی ایمبولینسز میں سے ایک ایمبولینس آر ایچ سی سنٹر میانی پر مہیا کی گئی ہے اور وہ فنکشنل ہے جبکہ لائف سیونگ ادویات موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ جب کل آپ ہاؤس میں تھے تو میرا ریسکیو1122 سے متعلق سوال تھا تو وزیر قانون تشریف رکھتے ہیں۔ ہماری تحصیل بھیرہ کا جو میرا حلقہ بنتا ہے اور تحصیل بھلوال کے ریسکیو1122 کا process ابھی تک complete نہیں ہوا اور جو ان کے محکمہ نے جواب داخل کیا ہے اس میں آپ کی میں attention چاہوں گا کہ جز(ب) میں فرمارہے ہیں کہ سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے حکم کے مطابق تمام ایمبولینسز ریسکیو1122 کے سپرد کر دی گئی ہیں جس میں آر ایچ سی میانی بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر! اب یہ تو وزیر قانون بتا سکتے ہیں کیونکہ کل انہوں نے اس کا جواب دیا ہے تو میری آپ کی وساطت سے یہ request ہے کہ جز(ب) کے اندر یہ جواب غلط ہے۔ ہماری تحصیل کے اندر ریسکیو1122 زیر عمل ہے اور جب اس کا کام ہی مکمل نہیں ہوا تو یہ اس کے سپرد کس طرح کر سکتے ہیں؟ اگر وہ سپرد کر دی گئی ہے تو مجھے بتا دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جہاں تک ایمبولینس سروس ہے تو اس کا تعلق ریسکیو1122 سے ہے جتنی ایمبولینسز ہیں یہ ساری ریسکیو1122 کے حوالے اس لئے کی گئی ہیں کہ اس سے پہلے جب ان کے وقت میں ہی ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو کو ایمبولینسز دی ہوئی تھیں تو these Ambulances were being misused اب ہم نے یہ ایمبولینس ریسکیو1122 کو دی ہوئی ہے بہت اچھی سروس چل ہو رہی ہے۔ اس سروس کے مطابق جس وقت ایمبولینس چاہئے ہوتی ہے within ten to

ایمبولینس fifteen minutes پہنچ جاتی ہے۔ مریض نے جہاں شفٹ ہونا ہے سرکاری ہسپتال کے اندر ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال میں shifting کا بالکل کوئی problem نہیں ہوتا اس لئے اس چیز کو مزید فعال کرنے کی خاطر جتنی بھی ایمبولینسز ہیں ان کو دیا گیا ہے سوائے mother and child health services کے، جو ہم کر رہے ہیں تو وہ basically Basic Health Units کے لیول پر ہیں اس کے لئے 480 علیحدہ ایمبولینسز ہیں اگر خدانخواستہ ایک خاتون کو زچگی کے دوران کوئی مسئلہ بن جائے تو علیحدہ ایمبولینسز سسٹم جو ان کو Tertiary Healthcare میں لے کر جاتا ہے۔ جہاں تک ریسکیو 1122 کا تعلق ہے for emergency purposes now 1122 is going to serve

جناب چیئرمین: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو وزیر قانون ہاؤس میں موجود ہیں۔ میں نے mother and child کے ایمبولینسز کی بات نہیں کی جب ایک چیز ریسکیو 1122 آپریشنل نہیں ہے kindly اس سوال کو pending کریں۔ یہ جواب درست نہ ہے۔ اگر اس کی تائید میں وزیر قانون کہہ دیتے ہیں کہ وہ آپریشنل ہے تو میں آپ کی بات مان لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، وقفہ سوال معزز ہیلتھ منسٹر صاحبہ کا ہے اور وہی جواب دیں گی۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ریسکیو 1122 کو ایمبولینسز فراہم کر دی ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگر ریسکیو 1122 میں complete نہیں ہیں تو پھر ہم بھیرہ اور بھلوال والے لاہور فون کریں؟ ہمارا ادھر ریسکیو 1122 آپریشنل ہی نہیں ہے، ادھر کی سیٹیں نہیں ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: دیکھیں پلیز! آپ question put کریں۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پہلا تو میرا ضمنی سوال آپ کی وساطت سے یہ ہے کہ اس میں لکھا گیا ہے آپ جز(ب) میں پڑھ لیں کہ ہم نے ایمبولینسز ریسکیو 1122 کے حوالے کر دی ہیں۔ ہمیں تو نہیں پتا لگ رہا، یہ میری بزرگ بھی ہیں میں تو گستاخی نہیں کر سکتا لیکن میرے کہنے کا

مطلب ہے کہ ایک چیز موجود ہی نہیں ہے تو آپ کس طرح اس کے حوالے کر سکتے ہیں؟ آپ اس سوال کو pending کر دیں یا آپ وزیر قانون سے بات کر لیں۔

جناب چیئرمین: میں بات کرتا ہوں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ کل ان کا سوال ریسکیو1122 کے حوالے سے تھا انہوں نے دو سنٹرز سے متعلق پوچھی تھی کہ وہاں پر progress کیا ہے تو ہم نے اس کے جواب میں یہ گزارش کی تھی وہاں کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور انشاءاللہ بہت جلد اس کو functional کر دیں گے یہ کل کی بات ہے۔

جناب سپیکر! اب جو یہ سوال ہے اس میں لکھا یہ گیا ہے کہ جتنی بھی مختلف ہسپتالوں کی آر آئی سی کی ایمبولینسز تھیں وہ ریسکیو1122 کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ یہاں پر کہیں نہیں لکھا ہوا کہ آر ایچ سی میانی کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ لکھا ہوا ہے کہ ریسکیو1122 کے حوالے کی گئی ہیں اور جس طرح منسٹر صاحبہ فرما رہی تھیں کہ وہ patients transfer کے کام کرتی ہیں اور جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں چلی جاتی ہیں۔ آپ کے دونوں سنٹرز کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے یہاں کہیں نہیں لکھا کہ یہ ایمبولینسز آپ کے سنٹرز کے لئے دی گئی ہیں۔ آپ کا سنٹر تو ابھی مکمل نہیں ہے ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، یہ آپ کا آخری سوال ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! نہیں۔ یہ میرا تو پہلا ضمنی سوال ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے specific نہیں ہے آپ اوپر heading پڑھیں۔ تحصیل بھیرہ آر ایچ سی میانی میں ایمبولینس کی فراہمی سے متعلق سوالات، وہ کہہ رہے ہیں، میں سرگودھا کی بات ہی نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر! میں تحصیل بھیرہ کی بات کر رہا ہوں، آپ اوپر heading پڑھیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے اس سے متعلق سوال ہی نہیں کیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!ہم نے آر ایچ سی میانی کو کوئی ایمبولینس نہیں دی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!آپ کہہ رہے ہیں کہ ریسکیو1122 کو دی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایمبولینسز1122 کو دی ہیں میانی صاحب کو تو نہیں دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!وہاں پر ریسکیو1122 تو آپریشنل ہی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جب آپریشنل ہو گا تو وہ ایمبولینسز استعمال ہو جائیں گی جو آپریشنل سنٹر ہے وہاں پر یہ ایمبولینسز استعمال ہو رہی ہیں، specifically آپ کے سنٹر کے لئے ہم نے کہیں نہیں کہا وہاں پر ایمبولینس دی گئی ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!آپ کی اجازت سے میرا specific سوال تھا۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک !منسٹر صاحبہ!آپ کو جواب دینا چاہتی ہیں۔جی، محترمہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!میں تھوڑا سا بتانا چاہتی ہوں کہ جو ریسکیو1122 کی سروس ہے وہ پورے پنجاب کے لیول پر for shifting patients from one hospital to another خدانخواستہ اگر کسی علاقے میں accident ہو یا کوئی ایمرجنسی ہو تو یہ مریض کو ہسپتال شفٹ کرنے کے لئے ہیں۔

جناب سپیکر!میں آپ کو یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ پنجاب حکومت نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اپنی ساری ایمبولینسز ریسکیو1122 کو handover کر دی ہیں اور یہ پہلے سے handover ہوئی ہوئی ہیں اور یہ سروسز بالکل احسن طریقے سے دی جا رہی ہیں within 15 minutes جب ریسکیو1122 پر فون کرتے ہیں ایمبولینس پہنچ جاتی ہے اور جو قریب ترین سرکاری ہسپتال ہے وہاں تک وہ پہنچا دیتی ہے۔یہ ایک پالیسی تھی جس کے basis پر ساری ایمبولینسز دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! اُس کے علاوہ بھی میں نے آپ کو بتایا ہے کہ mother and child service جو ہم کر رہے اُس کے basis پر 480 ایمبولینسز ہمارے پاس ہیں جو چھوٹی ایمبولینسز ہیں only to shift زچگی میں خاتون اگر کسی complication میں ہوں تو اُس کو ہم اُس وقت شفٹ کروا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب مقصد یہ ہے کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو آپ کا خیال ہے کہ آپ کے ہسپتال کے لئے ایک علیحدہ ایمبولینس تھی اُس کو اُٹھا کر دے دیا گیا ہے۔ جتنی ایمبولینسز ہیں

They all have been handedover to 117 and it is performing very well.

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال۔۔۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے ابھی ایک ضمنی سوال کیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں آپ کی اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔ محترمہ نے collectively جواب دیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے ابھی ایک ہی ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے تین ضمنی سوال کر لئے ہیں، چلیں آپ آخری ضمنی سوال کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں ہے کہ 2018-19 میں -/56,83,000 روپے (5.68 ملین) یہ رقم پورے سال میں contingency bills کی مد میں خرچ ہوئی جن میں ادویات، سٹیشنری پرنٹنگ، وغیرہ وغیرہ ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں میرا ایک اور سوال نمبر 3652 تھا اُس کے صفحہ نمبر 5 پر تحصیل بھیرہ کا ہے یہ اگلا سوال ہے لیکن اس کے اندر ہی انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے medicines پر خریدا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک! جب یہ سوال آئے گا تب یہ سوال کر لیجئے گا ابھی اسی سوال پر رہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! medicines کے حوالے سے آر ایچ سی ہسپتال میانی میں 2019-20 کے اندر جو دوائیاں فراہم کی گئی ہیں اُس کی مجھے مخصوص قیمت بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس میں لکھا ہے کہ 2019-20 میں -/65,40,672 روپے یہ رقم پورے سال میں contingency bills کی مد میں خرچ ہوئے ہیں جس میں ادویات، سٹیشنری پرنٹنگ، بجلی، ٹیلیفون۔ آپ نے جو سوال کیا تھا سوال یہ کیا تھا کہ کتنا فنڈ فراہم ہوا ہے۔ آپ کو ٹوٹل فنڈ کا بتا دیا گیا ہے آپ کو detail چاہئے تو وہ detail بھی آپ کو حاضر کر دیں گے۔

جناب سپیکر! مقصد یہ ہے کہ یہ سارے پیسے جو ہیں ان چیزوں کا آپ کو بھی پتا ہے کہ ہسپتالوں میں زیادہ تر پیسے دوائیوں پر ہی خرچ ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال نمبر 3334 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 3377 بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3383 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل دیپالپور کے آر ایچ سی اور بی ایچ یوز میں کتے کے کاٹنے اور سانپ کے ڈسنے کی ویکسین کی عدم فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3383: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا آر ایچ سی بصیر پور، آر ایچ سی بٹک، رورل ہیلتھ سنٹر منڈی احمد آباد، بی ایچ یو رکن پورہ، بی ایچ یو چک فیض آباد، بی ایچ یو محمد نگر اور بی ایچ یو معروف میں زندگی بچانے والی ادویات اور کتے، سانپ کے کاٹنے کی ویکسین موجود نہ ہے؟

(ب) مذکورہ سنٹروں کو یکم اگست 2018 سے اب تک کتنی ادویات فراہم کی گئی کیا مذکورہ ویکسین بھی فراہم کی گئی تو تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے اور سانپ کے ڈسنے کے کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا اور ان کو کون کون سی ادویات فراہم کی گئیں کتنے مریض جان کی بازی ہار گئے اور کتنے مریض علاج کے بعد صحت یاب ہوئے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سنٹروں میں ضروری ادویات، ویکسین اور مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) درست نہ ہے۔ آر ایچ سی بصیر پور، آر ایچ سی بٹک، رورل ہیلتھ سنٹر منڈی احمد آباد، بی ایچ یو رکن پورہ، بی ایچ یو چک فیض آباد، بی ایچ یو محمد نگر اور بی ایچ یو معروف میں زندگی بچانے والی تمام ادویات موجود ہیں۔ کتے کے کاٹنے، سانپ کے ڈسنے کی ویکسین ٹی ایچ کیو اور آر ایچ سیز میں موجود ہے جبکہ BHU's میں کتے کے کاٹنے، سانپ کے ڈسنے کی ویکسین دستیاب نہ ہے البتہ مریض کو ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس refer کر دیا جاتا ہے جہاں ویکسین موجود ہوتی ہے۔

(ب) مذکورہ سنٹروں کو یکم اگست 2018 سے اب تک جو ادویات اور ویکسین فراہم کی گئی ہیں ان کی تفصیلات ساتھ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) **آر ایچ سی بصیر پور:**

کتے کاٹے مریضوں کو ARV ویکسین لگائی گئی جن کی تعداد 294 ہے جبکہ کوئی بھی مریض جاں بحق نہیں ہوا۔

سانپ ڈسے مریضوں کو ASV ویکسین لگائی گئی جن کی تعداد 63 ہے جبکہ کوئی بھی مریض جاں بحق نہیں ہوا۔

آر ایچ سی بٹک:

کتے کاٹے مریضوں کو ARV ویکسین لگائی گئی جن کی تعداد چالیس ہے جبکہ کوئی بھی مریض جاں بحق نہیں ہوا۔

سانپ ڈسے مریض کو ASV ویکسین لگائی گئی جن کی تعداد ایک ہے جبکہ کوئی بھی مریض جاں بحق نہیں ہوا۔

آر ایچ سی منڈی احمد آباد:

کتے کاٹے مریضوں کو ARV ویکسین لگائی گئی جن کی تعداد 130 ہے جبکہ کوئی بھی مریض جاں بحق نہیں ہوا۔

سانپ ڈسے مریضوں کو ASV ویکسین لگائی گئی جن کی تعداد 24 ہے جبکہ کوئی بھی مریض جاں بحق نہیں ہوا۔

(د) مذکورہ سنٹروں میں ضروری ادویات، ویکسین اور تمام فسیلٹیز موجود ہیں اور عوام صحت علاج معالجہ کی تمام سہولیات سے مفت مستفید ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (د) کے متعلق ہے میرا سوال یہ تھا کیا حکومت مذکورہ سنٹروں میں ادویات ویکسین اور مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائی جائیں۔ اب اس کا stereo type/typical اور ٹوٹل حقائق سے برعکس ایک جواب دیا گیا ہے۔ وہ جواب یہ دیا گیا ہے کہ مذکورہ سنٹروں میں ضروری ادویات ویکسین، تمام فسیلٹیز موجود ہیں اور عوام کو صحت علاج معالجہ کی تمام سہولیات سے مفت مستفید ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس جواب سے ٹوٹل disagree ہوں اور یہ میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ یہ منسٹر صاحبہ کو غلط جواب دیا گیا ہے اگر مناسب سمجھیں تو اس کو reconfirm کر لیں یہ حقائق کے بالکل برعکس ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ پی پی-185 میں تین آر ایچ سیز ہیں، آر ایچ سی بصیر پور، آر ایچ سی منڈی احمد آباد، آر ایچ سی بٹک---

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ ضمنی سوال پر آئیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کیا منسٹر صاحبہ اپنے اس جواب کو own کرتی ہیں میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے پھر میں اُس کے بعد میں دوبارہ سوال کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبر نے دوائیوں کے بارے میں پوچھا ہے، ویکسین کے بارے میں پوچھا ہے۔ ان کو باقاعدہ ایک ایک میڈیسن کی detail دی گئی ہے اور یہ سارے کاغذ لف ہیں اور اس پر باقاعدہ stamps ہیں اگر آپ ان ساری کو چیلنج کرنا چاہتے ہیں تو آپ ضرور ہمیں بتا دیں۔

جناب سپیکر! شکایت درج کر دیجئے کہ یہ جو چیزیں ہمیں اُدھر کے سی ای او نے اور جو وہاں کا ایم ایس ہے اُس نے لکھ کر بھیجی ہیں وہ غلط ہیں تو we will do enquiry لیکن یہ چیزیں آپ کی انفارمیشن کے لئے ہیں تبھی تو کاغذ جواب کے ساتھ لف کئے گئے ہیں۔ اُن سے detail منگوائی گئیں کہ کون کون سی دوائی موجود ہے اور جہاں تک rabies کی ویکسین ہے وہ میں آپ کو بتا دوں آج بھی میں اس کے اوپر ایک پوری detailed رپورٹ لے کر آئی ہوں، ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ rabies کی ویکسین ہر ڈسٹرکٹ کے اندر available ہو، سی ای او کے پاس available ہو۔ اُس کی core chain کی وجہ سے low bound جیسے بی ایچ یو اور آر ایچ سی پر وہ ہمارے لئے maintain کرنا مشکل تھا so according to it ہم نے یہ کہا اگر خدانخواستہ اگر بچے کو یا کسی کو کتا کاٹ جائے تو information immediately should be given to the CEO اور اُس کے اوپر ہر ضلع میں ہمارے پاس اس وقت ویکسین موجود ہے اور سنٹرل سٹور جو ہے اُس کے پاس 25 ہزار doses موجود ہیں۔ اس کے علاوہ 50 ہزار doses ہماری اس مہینے کے end تک آرہی ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے پاس ویکسین کے بارے میں بالکل کوئی مسئلہ نہیں ہے اس لئے یہ جو آپ کو detail دی گئی ہیں اگر آپ کا خیال ہے کہ یہ جواب غلط ہے تو آپ پلیز اس پر لکھ کر دے دیں۔ we will have find out کہ اگر یہ کوئی غلط بیانی کسی نے کی ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! اگر آپ کو doubt ہے تو۔۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں میرا یہ سوال ہی نہیں ہے جس کا میری بڑی بہن محترمہ نے جواب دیا ہے۔ میرا سوال یہ تھا کہ جو جز(د) ہے اس میں بڑا clear لکھا ہوا ہے کہ ضروری ادویات ویکسین اور مسنگ فسیلٹیز کے متعلق ہے انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ دیا ہے کہ ضروری ادویات اور ویکسین اور تمام فسیلٹیز موجود ہیں میرا سوال ان کے متعلقہ تھا کہ کیا منسٹر صاحبہ اس جواب کو on the floor of the House own کرتی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ۔۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں میں اس پر تحریک استحقاق دوں گا، یہ ٹوٹل ہاؤس کو misguide کیا جا رہا ہے اور اس کا جواب غلط دیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے مجھے اگر ایک منٹ دے دیں آر ایچ سی بصیرپور، آر ایچ سی منڈی احمد آباد اور آر ایچ سی بٹک۔ آر ایچ سی منڈی احمد آباد کی ایکسرے مشین خراب، آر ایچ سی بٹک کی ایکسرے مشین خراب ہے۔ یہ basic چیزیں ہیں ای سی جی دو جگہ موجود نہیں اور جو محترمہ نے کہا ہے کہ مفت فسیلٹیز ہیں مفت نہیں ہیں 2018 سے پہلے تمام فسیلٹیز۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر! محترمہ نے فرمایا ہے کہ اگر آپ کو جواب پر doubt ہے تو وہ انکوائری کے لئے تیار ہیں۔ آپ کے پاس دو option موجود ہیں محترمہ کی offer بھی موجود ہے اور تحریک استحقاق کی offer بھی موجود ہے تو آپ جس کو adopt کرنا چاہیں یہ آپ کا اپنا prerogative ہے۔ اب میرے خیال میں ہم اگلے سوال پر چلیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔

جناب چیئرمین: جی، Order in the House please

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے اس ایوان کی sanctity کیا ہے میں تو سوال یہ کرتا ہوں میں نے یہ نہیں کہا کہ منسٹر صاحبہ غلط کہہ رہی ہیں یا غلط بیانی کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ بالکل حقائق کے بر عکس جواب دیا ہے اس سوال کو pending کر لیں اس پر انکوائری کروا لیں۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! انکوائری کی تو محترمہ نے آپ کو خود آفر کی ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! مجھے انکوائری پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ! آپ پلیز انکوائری کی assurance دے دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، انکوائری کروا دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر3404 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3405 بھی جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3458 جناب محمد جمیل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3498 محترمہ حمیدہ میاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3583 جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فردوس رعنا کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! سوال نمبر3592 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں جنوری تا اکتوبر2019 میں ڈینگی مہم سے متعلقہ تفصیلات

***3592: محترمہ فردوس رعنا:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈینگی مہم 2019 (یکم جنوری 2019 تا 31۔اکتوبر 2019) کے لئے کتنے ورکرز بھرتی کئے گئے ان علاقہ جات کی تفصیل فراہم کریں جہاں ڈینگی مہم جنوری 2019 سے اکتوبر 2019 تک سرانجام دی گئی تفصیل یونین کونسل وار مع ٹیم اراکین اور انچارج ٹیم فراہم فرمائیں؟

(ب) کن علاقوں میں لاروا کی شناخت ہوئی اور کس قسم کے حفاظتی اقدامات اٹھائے گئے فالواپ پلانز کی بھی تشریح سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) محکمہ ہذا میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تعینات کرنے کا کیا معیار ہے مذکورہ اہلکار کو دوبارہ لگانے کے لئے کیا طریق کار ہے اور 2005 سے لے کر 2019 تک فیصل آباد ضلع میں کتنے ایم ایس اپنی خدمات سرانجام دے چکے ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈینگی مہم 2019 (یکم جنوری 2019 تا 31-اکتوبر 2019) میں بھرتی کئے جانے والے ورکرز کی پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی جانب سے اجازت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب میں ڈسٹرکٹ وار تفصیل ملنے والے ڈینگی لاروا کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب میں ڈینگی حفاظتی اقدامات میں درج ذیل کام انجام دیئے گئے:

- روزانہ کی بنیاد پر گھر گھر ڈینگی لاروا کی سرویلینس کی گئی۔
- عوام کی آگاہی کے لئے آگاہی مہم شروع کی گئی۔ اخبار اور ٹی وی میں ڈینگی سے حفاظت کے بارے میں آگاہی پروگرام کئے گئے۔
- ڈینگی کے تدارک کے تمام تر اقدامات کا جائزہ لینے کے لئے تمام محکموں کی ہفتہ وار ضلعی سطح پر ڈپٹی کمشنر اور تحصیل سطح پر اسسٹنٹ کمشنر کے زیر صدارت ڈینگی میٹنگ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔
- صوبائی سطح پر (Cabinet Committee on Dengue) کے اجلاس منعقد کئے گئے جس کی صدارت منسٹر ہیلتھ نے کی اور تمام محکموں کے سربراہان کو ضروری ہدایات جاری کی گئیں۔
- Third Party Validation(TPV) کی گئی اور Anti Dengue Activities کو مزید موئثر بنایا گیا۔
- تمام Anti Dengue Activities کی سخت monitoring کی گئی اور تمام محکموں نے اس میں بھرپور کردار ادا کیا۔
- تمام فیلڈ سٹاف کی ریفریشر ٹریننگ کروائی گئی تاکہ بہتر طریقے سے فیلڈ میں کام ہوسکے۔

- تمام سرکاری ہسپتالوں میںDengue Expert Advisery Group (DEAG)سے تربیت یافتہ ڈاکٹرز کی موجودگی کو یقینی بنا گیا۔
- تمام ضروری ادویات Dextran-40 فراہم کی گئی جو کہ Dengue Fever (DHF)کے مریضوں کے علاج کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔
- ڈینگی کے کام کو مزید بہتر کرنے کے لئے(Enforcement Activities) بھی کی گئیں اورSOPsپر عمل نہ کرنے والوں کے خلاف ایف آئی آر کا اندراج بھی کیا گیا۔

(ج) ان ہسپتالوں میں ایم ایس تعیناتی کا اختیار سیکرٹری پرائمری و سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے جو کسی بھی اہل ڈاکٹر کو تعینات کر سکتے ہیں۔

2005 سے 2019 تک جنرل اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں جو ایم ایس تعینات رہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے بہت تفصیل سے جواب دیا ہے اور میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے جو بھی جوابات چاہئے تھے وہ مجھے میری tableپرprovide کر دیئے گئے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال جناب جاوید کوثر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3613 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان میں ڈاکٹرز کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3613: **جناب جاوید کوثر:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان(ضلع راولپنڈی)میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اوران پر کتنے ڈاکٹر تعینات ہیں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) ہسپتال ہذا میں سپیشلسٹ ڈاکٹر کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں اگر اسامیاں خالی ہیں تو کب تک، ان پر ڈاکٹرز سپیشلسٹ تعینات کر دیئے جائیں گے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد، تعینات شدہ ڈاکٹرز کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

Sanctioned	Filled	Vacant
70	55	15

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد، تعینات شدہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تعداد تفصیل درج ذیل ہے:

Sanctioned	Filled	Vacant
23	16	07

جو اسامیاں خالی ہیں اُن کو ایڈہاک کی بنیاد پر پُر کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی راولپنڈی میں ہر مہینے کے دوسرے اور چوتھے ہفتے میں انٹرویوز کئے جاتے ہیں اور سفارشات موصول ہونے پر محکمہ آرڈرز ایشو کر دیتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا تھا کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان ضلع راولپنڈی میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں تو اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 70 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 55 اسامیاں پُر ہو چکی ہیں اور پندرہ اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی 23 منظور شدہ اسامیوں میں سے 16 اسامیاں پُر ہیں اور سات اسامیاں خالی ہیں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان کی OPD میں ماہانہ 36 ہزار سے زائد مریض آتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں مریضوں کی تعداد کئی اضلاع سے زائد ہے اگر وہاں تحصیل ہیڈ کوارٹر میں اتنی اسامیاں خالی ہیں اور وہاں پر مریض رُل رہے ہیں تو منسٹر صاحبہ یہ بتانا پسند فرمائیں گی کہ کب تک یہ posts fill کر دی جائیں گی؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ایک تو میں اپنے فاضل بھائی کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ جب میں شروع میں آئی تھی تو اس وقت 50 فیصد سیٹیں خالی تھیں اور ہم نے پھر 55 میڈیکل افیسرز اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی 16 سیٹیں پُر کیں۔ اس وقت پبلک سروس کمیشن میں WMO's کا ہمارے پاس رزلٹ آگیا ہے اور WMO's کا جس طرح رزلٹ آئے گا اس کی روشنی میں انشاءاللہ باقی ماندہ خالی اسامیوں پر عنقریب according to the merit لوگوں کو choices دی جائیں گی اور ان کو لگادیا جائے گا۔ جہاں تک specialists کا تعلق ہے جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ جب ہم آئے تو اس وقت specialists کی 2200 سیٹیں خالی تھیں تو ان 2200 سیٹوں کے against صرف 1800 لوگوں نے apply کیا تھا تو 1800 سپیشلسٹس اس وقت کام کر رہے ہیں، ہمارے پاس اس وقت 400 سیٹیں خالی ہیں اور ہم نے دوبارہ اس کے لئے ریکوزیشن بھیج دی ہے۔ COVID-19 کی وجہ سے تھوڑا delay ہو گیا ہے لیکن انٹرویوز ہر جگہ پر ہو رہے ہیں۔ پبلک سروس کمیشن کو اجازت دے دی گئی ہے ہم کوشش کر رہے ہیں جتنی جلدی ان کی selection ہو گی اتنی جلدی یہ اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

جناب چیئرمین: جی، COVID-19 کے بعد بھرتیاں ہو جائیں گی۔ اگلا سوال بھی جناب جاوید کوثر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3615 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان
میں پیرا میڈکس کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3615: **جناب جاوید کوثر:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان (ضلع راولپنڈی) میں پیرامیڈکس کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان میں پیرامیڈیکس کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے:

	Sanctioned	Filled	Vacant
Paramedics	76	62	14

(ب) اسامیاں پُر کرنے کے لئے اشتہار دیا جائے گا اور قواعد وضوابط کے مطابق بھرتی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان میں پیرامیڈکس کی اسامیاں خالی ہیں تو یہ اسامیاں بھی جلدی پُر کر دی جائیں کیونکہ وہاں پر مریضوں کا بہت زیادہ رش ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت پریشانی کا سامنا ہے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم نے پیرامیڈکس بھی NTS کے through بھرتی کئے ہیں۔ ہم نے اس مرتبہ پوری کوشش کی ہے کہ ڈاکٹرز، نرسز اور گریڈ 17 یا اس سے above کی جو بھرتیاں کرنی ہیں ان سب کو پبلک سروس کمیشن کے through کریں۔ پیرامیڈکس کو NTS کے through لے رہے ہیں تاکہ transparency اور میرٹ بھی رہے تو میں اپنے بھائی کو پوری تسلی دے رہی ہوں کہ اس پر already ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے۔ We have already employed more than four thousand paramedics through NTS اب مزید جو اگلی کھیپ آ رہی ہے اس میں انشاءاللہ آپ کے پیرامیڈکس بھی شامل ہوں گے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 3619 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین کی تیاری سے متعلقہ تفصیلات

***3619: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ بھر میں کون کون سی کمپنیاں کتے کے کاٹنے کی ویکسین تیار کرتی ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

پاکستان میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین صرف National Institute of Health (NIH)، اسلام آباد میں تیار کی جاتی ہے جو پنجاب اور پاکستان کے باقی صوبوں کے صرف سرکاری ہسپتالوں میں فراہم کی جاتی ہیں۔ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب نے NIH سے گزشتہ تین سالوں میں درج ذیل ویکسین خریدی:

1. 2016-17 میں 45,000 ویکسین،
2. 2017-18 میں 1,50,000 ویکسین،
3. 2019-20 میں 1,50,000 ویکسین

ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب NIH سے ویکسین خریدتا ہے جو کہ تمام THQ/DHQ اور پھر CEOs Health کو فراہم کی جاتی ہے اس وقت پنجاب میں تقریباً 18000 ویکسین صوبائی سٹور میں دستیاب ہے۔NIH اسلام آباد کے علاوہ پاکستان کے تمام صوبوں کی مارکیٹ میں جتنی بھی کتے کے کاٹنے کی ویکسین موجود ہیں وہ پرائیویٹ کمپنیاں دوسرے ممالک سے درآمد کرتی ہیں۔ ان کمپنیوں کو ایسی ویکسین درآمد کرنے کی اجازت ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان (DRAP) اسلام آباد کے دائرہ اختیار میں ہے اور ان کمپنیوں کی مکمل تفصیلات بھی ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان، اسلام آباد کے پاس موجود ہیں۔ تاہم جن کمپنیوں کی کتے کاٹنے کی ویکسین صوبہ پنجاب کی مارکیٹ میں دستیاب رہی ہیں، ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1. Amson Vaccines & Pharma Islamabad.
2. Atlantic Pharmaceutical, Karachi.
3. Cirin Pharmaceuticals (Pvt.) Ltd. Hattar.
4. Hakimsons (Impex) (Pvt.) Ltd. Karachi.
5. Hi-Warble Pharmaceuticals (Pvt).Ltd Lahore.
6. Hospital Services & Sales Karachi.
7. Novartis Pharma Pakistan, Ltd. Karachi.
8. Sanofi Aventis Pakistan Karachi.
9. Sind Medical Stores Karachi.

اس وقت محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تمام ہسپتالوں (DHQs, THQs & RHCs) میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین دستیاب ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں لیکن میرا صرف ایک ضمنی سوال ہے کیا ہم یہ ویکسین مزید produce کر سکتے ہیں کیونکہ چائنا ویکسین کا result اتنا اچھا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس وقت نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ rabies کی vaccine produce کر رہی ہے۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ جتنی پاکستان میں اس ویکسین کی ضرورت ہے وہ نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ ہی پوری کرے۔ نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ نے اپنی capacity کچھ حد تک بڑھائی ہے لیکن ہماری ضرورت کے مطابق ابھی تک نہیں بڑھی اس لئے ہم ابھی بھی کچھ خاص ویکسین چائنا سے امپورٹ کر رہے ہیں لیکن جس طرح انہوں نے فرمایا ہے اس پر فیڈرل گورنمنٹ بہت کام کر رہی ہے اور ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ہم کو جتنی بھی rabies کی ویکسین چاہئے وہ ہم مکمل طور پر پاکستان میں ہی produce کریں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3651 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور میں
ڈاکٹرز / سٹاف کی تعداد اور ڈائیلسز مشینوں سے متعلقہ تفصیلات

*3651: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور (ضلع راجن پور) کو سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا تھا اس فنڈ کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ٹی ایچ کیو ہسپتال میں کتنے ڈاکٹرز اور سٹاف کام کر رہا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس ہسپتال میں ڈائیلسز کی کتنی مشینیں کام کر رہی ہیں کیا یہ مشینیں مریضوں کی تعداد کے مطابق کافی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سٹاف اور فنڈز کی کمی کے باعث مریضوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور (ضلع راجن پور) کو سال 19-2018 میں -/4,00,06,000 روپے 40.006 ملین کی رقم دی گئی تھی اور 20-2019 میں -/2,00,06,000 روپے 20.006 ملین کی رقم دی گئی ہے جس کی مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور میں 171 ملازمین کی سیٹیں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

	Sanctioned	Filled	Vacant
Doctors.1	84	70	14
Others Staff.2	87	70	17
	171	140	31

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور میں ڈائیلسز مشینز کی تعداد پانچ ہے۔ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور میں ڈائیلسز کی دو شفٹ چل رہی ہیں جس میں رجسٹرڈ مریضوں کی تعداد30 ہے۔

(د) خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ہر ماہ کی پہلی اور آخری جمعرات کو واک ان انٹرویو کئے جاتے ہیں۔ مبلغ-/9,72,000 روپے مورخہ 20-01-2020 کو تحصیل ہیڈ کوارٹر جام پور کے اکاؤنٹ میں ڈائیلسز کے فنڈز ٹرانسفر کر دیئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور ضلع راجن پور کو سال 19-2018 اور20-2019 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا تھا اور اس فنڈ کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟ تو یہ جو تفصیل سے آگاہ کیا گیا ہے یہ مجھے ایک بلیک پیپر دے دیا گیا ہے تو یہ پیپر مجھے منسٹر صاحبہ خود ہی پڑھ کے سنائیں تو ہی میں سمجھ سکتی ہوں کیونکہ یہ پڑھا ہی نہیں جا رہا اگر ہاؤس میں اس طرح کی تفصیل فراہم کی جائے گی تو پھر ہمارا قصور بتا دیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! اسمبلی سیکرٹریٹ آپ کو اس کی clear copy provide کر رہا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں ابھی تو اس تفصیل کو نہیں پڑھ سکتی بعد میں ہی پڑھوں گی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اب یہ تفصیل میں پڑھوں گی تو ہی اس پر کوئی ضمنی سوال کر سکتی ہوں۔ میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ مذکورہ ٹی ایچ کیو ہسپتال میں کتنے ڈاکٹرز اور سٹاف کام کر رہا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر! اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ڈاکٹرز کی 84 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 70 اسامیاں پُر ہیں اور بقیہ 14 اسامیاں خالی ہیں تو میں منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گی یہ مجھے ذرا تفصیل سے بتائیں کہ کون کون سے سپیشلسٹ ڈاکٹرز وہاں پر موجود نہیں ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور ضلع راجن پور میں اس وقت جو ٹی ایچ کیو لیول پر specialties permitted ہوتی ہیں ان کی یہ مجھ سے اگر detail لینا چاہتی ہیں تو میں ان کو provide کر دوں گی، ٹوٹل سٹاف اور ڈاکٹرز کی تعداد تو میں نے آپ کو پہلے ہی فراہم کر دی ہے کہ وہاں پر ڈاکٹرز کی ٹوٹل 84 سیٹیں ہیں جن میں سے 70 پُر ہیں۔ آپ مجھے بتائیں اور انصاف بھی کریں کہ کیا آج سے پہلے کبھی اتنے ڈاکٹرز وہاں پر موجود تھے؟ ہم نے آنے کے بعد پوری کوشش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ڈاکٹرز لیں اور دیہی علاقوں میں یہ سہولیات دیں تو کم از کم اس بات سے تو آپ کو خوش ہونا چاہئے کہ کچھ نہ کچھ ڈاکٹرز ہم نے بڑھا دیئے ہیں اور بقیہ کی 14 سیٹیں بھی انشاءاللہ جلد ہی پُر کر دیں گے۔ جہاں تک specialists کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتادوں کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ضلع راجن پور جب میں گئی تو مجھے سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہوئی کہ میرے اپنے پرانے سٹوڈنٹس کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے وہاں پر موجود تھے جن میں فزیشن ،یورالوجسٹ اور سرجن بھی موجود ہیں تو یہ ابھی recently وہاں پر گئے ہیں۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ پوری کوشش کریں گے یہ تفصیل ابھی میرے پاس نہیں ہے اگر آپ کہیں گی تو میں وہ بھی میں آپ کے ساتھ شیئر کر لوں گی۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتی ہوں میرا نہیں خیال کہ اس دو سال کے عرصے میں کوئی نیا سپیشلسٹ ڈاکٹر وہاں آیا ہو، وہاں جو بھی سپیشلسٹ موجود ہیں وہ پہلے سے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! Please address to the Chair.

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ میرے ساتھ بات کر رہی تھیں اس لئے میں نے ان کے ساتھ بات کی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ مجھے بتائیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ جو 14 اسامیاں خالی ہیں وہاں سب سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی ضرورت ہے وہ remote area ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ منسٹر صاحبہ کب تک یہ اسامیاں پُر کریں گی؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! بالکل یہ ان کی جائز بات ہے کہ ہمارے جو دیہی علاقے ہیں وہاں سب سے بڑا مسئلہ یہ بنتا ہے کہ ہمارے سپیشلسٹ وہاں جانے سے انکار کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی انہیں بتاتی جاؤں کہ محترمہ راجن پور کے علاقے سے آگے جام پور کی بات کر رہی ہیں۔ ہمیں پتا ہے کہ راجن پور تک بھی ڈاکٹروں کو مشکل سے بھیجا گیا ہے لیکن میں انہیں پوری تسلی دے رہی ہوں کہ ہم دوبارہ 400 سیٹیں ایڈورٹائز کر رہے ہیں جیسے ہی سپیشلسٹ آئیں گے انشاءاللہ first priority پر آپ کے پاس بھجوائیں گے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ آپ کا آخری سوال ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! آخری سوال بھی آ گیا ہے؟ ڈاکٹرز کا وہاں نہ آنا تو بعد کی بات ہے کیا منسٹر صاحبہ بتا سکتی ہیں کہ کیا دو سال کے دوران کوئی اسامیاں announce کی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جیسے میں نے شروع میں بتایا تھا کہ ہمارے پاس سپیشلسٹ کی 2200 اسامیاں تھیں۔ جب ہم نے حکومت سنبھالی تو پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے اندر کنسلٹنٹ کی 2200 اسامیاں خالی پڑی ہوئی تھیں لیکن ہم نے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے 1800 ڈاکٹر رکھے ہیں مگر ابھی 400 اسامیاں خالی رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اب ہم نے دوبارہ پبلک سروس کمیشن کو اس کی ریکوزیشن بھیج دی ہے چونکہ نئے پوسٹ گریجویٹ نکل رہے ہیں تو ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ 400 ڈاکٹر آجائیں گے، ان کی باقاعدہ staggering ہوئی ہوئی ہے لیکن COVID کی وجہ سے پبلک سروس کمیشن کی چار ماہ کی delay چل رہی ہے چونکہ پہلے انہیں انٹرویو لینے کی اجازت نہیں دی گئی تھی لیکن اب ہم نے کیبنٹ کے ذریعے اجازت لے لی ہے اور پبلک سروس کمیشن نے اپنے انٹرویو شروع کر دیئے ہیں لہٰذا میں اپنی بہن کو تسلی دیتی ہوں کہ انشاء اللہ ہماری پوری کوشش ہے اور یہ ہماری اپنی ضرورت ہے کہ ہمارے جو سپیشلسٹ نکل رہے ہیں یہ accommodate ہوں۔

جناب سپیکر! میں خاص طور پر اسے priority No.1 پر رکھ کر گزارش کر دوں گی کہ آپ پہلے ان 400 کی selection پر کام کر لیں تاکہ ہم جلد سے جلد اپنی periphery میں سپیشلسٹ بھیج دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3652 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھلوال اور بھیرہ کے
بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کے لئے سال مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3652: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ (ضلع سرگودھا) میں BHUs اور RHCs کے لئے سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ب) مذکورہ سالوں کے فنڈز کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا تھا سال وار اخراجات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ کے تمام ہسپتالوں میں فنڈز کی کمی کی وجہ سے میڈیسن اور دیگر سہولیات کا فقدان پیدا ہے؟

(د) ان تحصیلوں کے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں کون کون سی مشینری چالو حالت میں ہے اور کتنی مشینری کب سے خراب ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل بھلوال میں ایک رورل ہیلتھ سنٹر، 14 بی ایچ یوز اور تحصیل بھیرہ میں ایک رورل ہیلتھ سنٹر اور دس بی ایچ یوز ہیں جن کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

	بجٹ 2018-19	بجٹ 2019-20
تحصیل بھلوال	-/17,00,000 روپے	-/8,00,000 روپے
تحصیل بھیرہ	-/19,80,592 روپے	-/23,26,999 روپے

(ب) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ ضلع سرگودہا کی ہیلتھ فسیلٹیز کو بجٹ سال 2018-19 اور بجٹ سال 2019-20 میں ملنے والے فنڈز کے اخراجات سول ورک، ادویات، پرچیز آف مشینری ایکوئمنٹ اور other expense پر خرچ ہوئے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ درج بالا سوالات کی مد میں جواباً درج کیا گیا ہے کہ سال 2018-19 اور موجودہ سال 2019-20 کے دوران جو بجٹ موصول ہوا اس میں سے ضروری ادویات و اشیاء خریدی گئیں جبکہ essential ادویات ہر ماہ کے ٹارگٹ کے مطابق ہر رورل ہیلتھ سنٹرز اور بی ایچ یوز کو ضلعی ہیلتھ اتھارٹی سرگودھا کی طرف سے فراہم کی جاتی ہیں اور کسی قسم کی میڈیسن کی اور دیگر سہولیات کا فقدان نہ ہے۔ دستیاب ادویات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں موجود آر ایچ سی اور بنیادی مراکز صحت پر جو علاج معالجہ کے لئے ضروری مشینری موجود ہے تمام چالو حالت میں ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ نے ٹائم نہیں دینا تو میں strait forward ادھر چلا جاتا ہوں۔ میرے دو تین سوال ہوتے ہیں لیکن آپ مہربانی نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! میں جز(د) کے حوالے سے بات کروں گا کہ جز(د) کے جواب میں موجود ہے کہ تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں موجود آر ایچ سی اور بنیادی مراکز صحت پر جو علاج معالجہ کے لئے ضروری مشینری موجود ہے تمام چالو حالت میں ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تفصیل پڑھیں گے تو پھر آپ نے کہنا ہے کہ آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ آپ کا تعلق بھی دیہات سے ہے اور ہم بھی دیہات سے تعلق رکھتے ہیں یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کسی بھی حلقے اور پنجاب کے اندر ساری مشینیں چالو ہوں۔

جناب سپیکر! میں مخالفت برائے مخالفت نہیں کرتا لیکن میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے سوال ڈالنے کا مقصد ہوتا ہے کہ بہتری ہو چونکہ ہم اپوزیشن میں ہیں ہمارے جو معاملات نہیں ہوسکتے ان کے بارے میں سوال ڈال کر ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں اور ان کا بازو بننا چاہتے ہیں۔ میں سوال ہی نہیں کرتا چونکہ پھر آپ نے ٹائم نہیں دینا۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میری finger tips پر ہیں، میں آپ کی وساطت سے آر ایچ سی پھلروان اور دھوری کے حوالے سے انفارمیشن منسٹر کے ساتھ share کر دیتا ہوں۔ مشین کی جو تفصیل میرے پاس ہے منسٹر صاحبہ مہربانی کر کے اسے چالو کروا دیں تو ان کی مہربانی ہو گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ منسٹر صاحبہ آپ share کر لیجئے گا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، میں share کر لیتی ہوں اور جو ان کی مسنگ فسیلٹیز ہیں وہ پوری کرا دوں گی۔ جس طرح جناب صہیب احمد ملک نے کہا ہے definitely I will cooperate and

coordinate with him اگر ہماری طرف سے کوئی کمی بیشی رہ گئی ہے تو میں پوری تسلی دیتی ہوں کہ آپ جو کہیں گے انشاءاللہ پورا کریں گے۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک! آپ کا مسئلہ حل ہو گیا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ہمارے بھائی جناب صہیب احمد ملک نے اپنے ضمنی سوال سے پہلے ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ یہاں پر یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کبھی ساری مشینری ٹھیک چل رہی ہو۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ یہ جو لکھا گیا ہے یہ بالکل صحیح لکھا گیا ہے، یہ پچھلے پانچ سال نہیں ہیں کہ مشینری نہیں ہو گی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک! پلیز آپ میری بات مانیں اور تشریف رکھیں۔جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جب میرے بھائی ایم پی اے تھے تو انہوں نے اس وقت پانچ کروڑ روپے کی مشینری منگوائی تھی اور وہ آج بھی موجود ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر3671 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3672 بھی جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3693 محترمہ طحیا نون کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3704 جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3738 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: آر ایچ سی کمیر کے لئے

سال19-2018 میں فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*3738: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آر ایچ سی کمیر ساہیوال کو اپ گریڈ کر کے تحصیل لیول ہسپتال کا درجہ دیا گیا ہے؟

(ب) سال19-2018 میں اس ہسپتال کے لئے کتنے فنڈ جاری کئے گئے تھے اس کی بلڈنگ کا کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا کام بقایا ہے اس کے لئے مزید کتنے فنڈز درکار ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) ہسپتال ہذا کے لئے حکومت اور محکمہ نے کون کون سی جدید مشینیں فراہم کی ہیں جو اس ہسپتال کے لئے ضروری ہیں، اس کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ آر ایچ سی کمیر ساہیوال کو اپ گریڈ کر کے تحصیل لیول ہسپتال کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

(ب) سال 19-2018 میں ہسپتال ہذا کے ترقیاتی کاموں کے لئے10.314 ملین جاری ہوئے تھے اور اس کی بلڈنگ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ بلڈنگ کے لئے مزید فنڈز کی ضرورت نہیں ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا کو محکمہ نے درج ذیل مشینری فراہم کی ہے۔

1۔ ایمبولینس مع آلات	2۔ ایکسرے یونٹ
3۔ لیب کی تمام مشینری	4۔ آپریشن تھیٹر کا سامان
5۔ ائر کنڈیشنرز	6۔ بیڈز، سائیڈ لاکر

7۔	آٹوکلیو، ایمرجنسی ٹیبل، کاؤچ، گدے	8۔	بلڈ پریشر مشین
9۔	سٹریچر، ویل چیئر	10۔	مائیکروسکوپ مشین
11۔	ہاٹ ائراوون	12۔	ای سی جی مشین
13۔	سکشن یونٹ	14۔	کمپیوٹر مع پرنٹر
15۔	کلوری میٹر، آٹومیٹک اینالائزر، OTلائٹ		

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ جو پانچ سات منٹ مشاورت میں لگے ہیں اگر انہیں بڑھادیا جائے تو بہتر ہو گا کیونکہ ہاؤس کا ایک ایک منٹ قیمتی ہے۔ میرے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ آر ایچ سی کمیر ساہیوال کو اپ گریڈ کر کے تحصیل لیول ہسپتال کا درجہ دے دیا گیا ہے اور 19-2018 میں ہسپتال کے ترقیاتی کاموں کے لئے 10.314 ملین جاری ہوئے اس کی بلڈنگ کا کام مکمل ہو چکا ہے بلڈنگ کے لئے مزید فنڈ کی ضرورت نہیں ہے اور جز(ج) میں بتایا گیا ہے کہ ایمبولینس مع آلات دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں میری گزارش ہے کہ on the floor of the House میرے سوال کا غلط جواب دیا گیا ہے۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں پھر ٹائم پورا ہو جانا ہے اور آپ نے تین ضمنی سوال بھی گن لینے ہیں چونکہ یہ کمیر اور ساہیوال کی پبلک کا معاملہ ہے یہ تحصیل لیول ہسپتال ہے لیکن ابھی تک چالو نہیں ہوا وہاں پر ایمبولینس موجود نہیں ہے جو بلڈنگ بنی ہے وہ بھی takeover نہیں کروائی گئی وہاں پر کوئی چیز نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبر نے یہ سوال پوچھا تھا کہ آر ایچ سی کمیر ساہیوال کو اپ گریڈ کر کے تحصیل لیول ہسپتال کا درجہ دیا گیا ہے اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ جی کر دیا گیا ہے۔ جہاں تک۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آئی لہٰذا منسٹر صاحبہ دوبارہ بتا دیں۔

جناب چیئرمین: .Order in the House پلیز منسٹر صاحبہ کی بات سن لیں۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جہاں تک انہوں نے اس ہسپتال کے کام کے بارے میں پوچھا ہے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ 10.314 ملین روپے جاری ہوئے اور اس کا سارا سول ورک مکمل ہو گیا ہے۔ آپ کو بھی پتا ہے کہ جب سول ورک مکمل ہو تو اس کی باقاعدہ انسپکشن ہونے کے بعد اسے takeover کرتے ہیں لیکن آپ نے جو سوال پوچھا تھا اس سلسلے میں عرض ہے کہ سول ورک کے لئے مزید پیسوں کی ضرورت نہیں ہے اس کا سامان بھی منگوا لیا گیا ہے انشاء اللہ جلد سے جلد we will put working condition in to

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! وہ as a Rural Health Center کام کر رہا ہے۔ انشاء اللہ یہ جلد ہی بطور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کام کرنا شروع کر دے گا۔ جناب محمد ارشد ملک! آپ بالکل فکر نہ کریں۔ آپ کو شکایت کا کوئی موقع نہیں دیں گے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! اب تو ہماری بہن وزیر صحت نے آپ کو یقین دہانی کروا دی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! منسٹر صاحبہ ماشاءاللہ ڈاکٹر، پروفیسر اور وزیر بھی ہیں۔ انہوں نے on the floor of the House فرمایا ہے کہ اس ہسپتال کا سامان آ چکا ہے---

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ہمیں منسٹر صاحبہ کے جواب کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب چیئرمین: آغا علی حیدر! آپ کو سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ میرے حلقہ کی عوام کا مسئلہ ہے لہٰذا مہربانی فرمائیں۔ میری بہن وزیر صحت نے فرمایا ہے کہ سامان آ چکا ہے۔ میرے لئے وہ بہت معزز ہیں لیکن ان کی یہ بات غلط ہے۔ میں اس کو on the floor of the House challenge کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ریونیو Component میں 40 ملین روپے کا سامان خریدنے کے لئے ڈپٹی کمشنر دستخط ہی نہیں کر رہا۔ ٹینڈر کمیٹی ابھی تک pending پڑی ہوئی ہے کیونکہ ڈپٹی کمشنر 40 ملین روپے کی خریداری کی اجازت نہیں دے رہا۔ اس ہسپتال میں لیب کی مشینری، ایمرجنسی کا روم، فرنیچر اور دوسری بہت سی اشیاء کی ضرورت ہے۔ یہ کل اُنیس items ہیں جو کہ اس 40 ملین روپے کی رقم سے خریدی جانی ہیں لیکن ڈپٹی کمشنر اس کی اجازت ہی نہیں دے رہا۔ اس ہسپتال کے لئے تین ایمبولینس خریدی جانی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ کا اس میں ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ بات کرنے دیں۔ ابھی تک کمیر شہر میں ریسکیو 1122 کی سروس establish نہیں ہوئی لیکن آر ایچ سی کمیر جو کہ ایک تحصیل لیول کا ہسپتال ہے اس کی تین ایمبولینسوں پر ریسکیو 1122 نے قبضہ کر لیا ہے۔ ہم کدھر جائیں؟

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحبہ! آپ کو جواب دیتی ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے as a policy matter شروع میں بھی explain کیا ہے کسی تحصیل یا ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کے لئے جو بھی ایمبولینس آئی ہے۔ پنجاب حکومت نے وہ ساری ایمبولینسز ریسکیو 1122 کو دے دی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال RHCs اور BHUs کے لئے ایمبولینس کی یہ سہولت میسر ہے۔ ان ایمبولینسوں کا ہمیں یہ فائدہ ہے کہ جب کوئی کال کرتا ہے تو وہ پندرہ منٹ کے اندر پہنچ جاتی ہیں اور مریض کو جہاں شفٹ کرنا ہوتا ہے کر دیتی ہیں۔

جناب سپیکر! اس سروس کا بڑا اچھا result آرہا ہے۔ جب بھی کسی ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال یا تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کے لئے نئی ایمبولینس آئے گی، خریدی جائے گی تو اسے ریسکیو 1122 کے سپرد کیا جائے گا۔ It's a part of the policy. خدانخواستہ ان کے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کے ساتھ کوئی ناروا سلوک نہیں کیا گیا بلکہ یہ ایک پالیسی ہے جس پر یکساں طور پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق آر ایچ سی کمیر کے لئے سارا سامان آ چکا ہے۔ معزز ممبر نے اس حوالے سے شک وشبہ کا اظہار کیا ہے۔ میں اس کا بالکل پتا کروں گی لیکن میری اطلاع کے مطابق سامان آ چکا ہے۔ جب ہسپتال کا سول ورک مکمل ہو جائے گا تو اس کے بعد یہ سامان وہاں پر installation کے لئے شفٹ ہو گا۔ اس سے پہلے یہ سامان ہسپتال کو نہیں دیا جاتا کیونکہ اس طرح قیمتی سامان کے نقصان ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی میرا تیسرا ضمنی سوال رہتا ہے۔ منسٹر صاحبہ مجھے assurance دے دیں کہ کب تک یہ ہسپتال مکمل ہو جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3785 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن: ڈی ایچ کیو ہسپتال کی بلڈنگ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3785: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکپتن ڈی ایچ کیو ہسپتال کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے مگر اس پر کام کافی عرصے سے بند پڑا ہے جس سے عوام الناس شدید مشکلات کا شکار ہیں اس پر کام کی بندش کے کیا اسباب ہیں؟

(ب) اس ہسپتال کی تعمیر اور توسیع کب شروع کی جائے گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نامکمل بلڈنگ کی وجہ سے آئے روز ڈاکٹروں کے کمروں کو تبدیل کیا جاتا ہے جس بناء پر مریضوں کو ڈاکٹروں کی تلاش میں پورے ہسپتال کے چکر لگانے پڑتے ہیں اور اکثر اوقات وہ بغیر مشورے اور دوائیوں کے واپس لوٹ جاتے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت عوام کی تکالیف دور کرنے کے لئے مذکورہ ہسپتال کی تعمیر و توسیع کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن کی بلڈنگ IDAP کے تحت زیر تعمیر ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کی revamping کا کام IDAP نے اگست 2017 میں شروع کیا تھا اور اس کام کو اگست 2018 میں مکمل کرنا تھا تاہم ابھی تک کام نامکمل ہے اس سلسلے میں ڈپٹی کمشنر پاکپتن اور CEO ہیلتھ پاکپتن نے IDAP کو مراسلے لکھے تاہم ابھی تک IDAP نے دوبارہ کام شروع نہیں کیا۔

(ب) حکومت کی طرف سے فضائی سفر سے پابندیاں ہٹانے کے بعد محکمہ نے IDAP سے درخواست کی ہے۔ لیٹر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کہ چینی کمپنی چائنا ریلوے گروپ کو پابند کیا جائے کہ باقی ماندہ چالیس فیصد کام جلد از جلد مکمل کرے۔

(ج) جی نہیں! لیکن زیر تعمیر تمام OPD Rooms ہونے کی وجہ سے ہسپتال انتظامیہ کو مشکلات کا سامنا ہے لیکن پھر بھی مریضوں کو تمام ہر ممکن سہولت مہیا کی جارہی ہے۔

(د) مذکورہ سوال کا جواب جز (الف اور ب) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر پاکپتن اور CEO ہیلتھ پاکپتن نے IDAP کو مراسلے لکھے تاہم ابھی تک IDAP نے دوبارہ کام شروع نہیں کیا۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس وقت اس کا exactly کیا status ہے اور IDAP والے کیوں response نہیں کر رہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہماری حکومت کے آنے سے پہلے تقریباً 25 ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اور 16 تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال revamping, re-building اور دوسری مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کے

لئےIDAPکو دے دیئے گئے تھے۔ چینی کمپنی نے یہ کنٹریکٹ لیا تھا لیکن litigation کی وجہ سے یہ کام delayہو گیا۔ یہ معاملہ litigationمیں جانے کی وجہ سے ہمیں کافی نقصان ہوا ہے لیکن اب IDAPوالوں نے پوری تسلی دی ہے کہ within this month everything will be sorted outاور انشاءاللہ ان ہسپتالوں کی revamping کا کام جلد از جلد شروع ہو جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بہت شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری سیٹ پر COVID-19 کا مریض بیٹھ گیا ہے۔ یہ بیمار آدمی ہے لہٰذا میری سیٹ اس سے خالی کروائی جائے۔ کورونا دے مریض نوں محترمہ یاسمین راشد دے کول بٹھاؤ تے میری سیٹ ایہدے کولوں خالی کراؤ۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! اگر رولز آف پروسیجر دے وچ گنجائش ہووے تے میں تہاڈی سیٹ اپنے نال لوا دیاں۔ اگلا سوال محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3793 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ادارہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام
کے قیام کے اغراض و مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*3793: **محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کا قیام کس بناء پر عمل میں لایا گیا اس پر ہونے والی پیشرفت کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) پروگرام اور اس سے متعلقہ افسران کے کام کا دائرہ کار کیا ہے، اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اب تک صوبہ بھر میں ایڈز کے کتنے کیسز رپورٹ ہوئے ہیں ان کے علاج کے حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے گئے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ایڈز کی روک تھام اور عوام میں اس کا شعور اجاگر کرنے کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے؟

(ہ) کیا اس پروگرام کی کارکردگی کی رپورٹ متعلقہ ویب سائٹ پر شائع کی جاتی ہے، اگر نہیں تو وہ کہاں سے حاصل کی جاسکتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کا قیام صوبہ میں ایچ آئی وی / ایڈز کی بڑھتی ہوئی شرح کو روکنے کے لئے 1998 میں عمل میں لایا گیا۔ اس کی ابتداء لاہور سے ہوئی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں تک سہولیات کی آسان رسائی کے لئے نئے سنٹرز کھولنے پر پیشرفت ہوتی رہی ہے۔ اس وقت پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے 16 اضلاع میں 26 سنٹر موجود ہیں جہاں عوام کی سہولت کے لئے تمام سہولیات بالکل مفت فراہم کی جارہی ہیں اور تمام 36 اضلاع میں سنٹرز کی توسیع کا عمل تیزی سے جاری ہے جو کہ جون 2021 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ پروگرام کے پاس اپنی ایڈوانس ڈائیگناسٹک لیبارٹری بھی موجود ہے۔

(ب) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام حکومت پنجاب کے محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تحت اپنی خدمات عوام کو فراہم کر رہا ہے۔ پروگرام کا دائرہ کار 16 اضلاع میں پھیلا ہوا ہے جہاں موجود 26 سنٹرز میں ایچ آئی وی / ایڈز کے مشتبہ افراد کو مفت معائنہ ومشاورتی سہولیات کے ساتھ ساتھ بالکل مفت سکریننگ، ٹیسٹنگ اور ایچ آئی وی پازیٹو ہونے کی صورت میں مفت ادویات کے ذریعے ان کا علاج کیا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پروگرام کی اپنی ایڈوانس ڈائیگناسٹک لیبارٹری کے ذریعے پی سی آر اور سی ڈی فور جیسے مہنگے ٹیسٹ بالکل مفت کئے جاتے ہیں۔ پروگرام اس وقت 36 اضلاع میں اپنے سنٹرز کھولنے پر کام کر رہا ہے تاکہ صوبہ کے ہر ضلع کے لوگ آسانی سے علاج معالجہ کی سہولیات سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

(ج) اب تک صوبہ پنجاب میں11080 افراد ایچ آئی وی پازیٹو رپورٹ ہوئے ہیں۔ ان افراد کو پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی جانب سے مفت ادویات،مُشاورت اور طبّی راہنمائی فراہم کی جارہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ادارہ کے پاس ایک مربوط فالو اپ نظام موجود ہے جس کے ذریعے اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ مریض باقاعدگی سے ادویات لیتارہے۔ ماں سے پیدا ہونے والے بچے میں ایچ آئی وی کی ترسیل کے روکنے پر کامیابی سے کام جاری ہے جس کے نتیجے میں اب تک 160 ایچ آئی وی فری بچوں کی پیدائش ہوئی ہے جن کی مائیں ایچ آئی وی پازیٹو تھیں۔

(د) ایڈز کی روک تھام اور عوام میں شعور اور آگہی اُجاگر کرنے کے لئے ادارہ مہم جوئی کرتا رہتا ہے۔ اس حوالے سے ریڈیو، پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر ایچ آئی وی / ایڈز کی روک تھام کے پیغامات نشر کئے جاتے ہیں۔ ان ذرائع ابلاغ کے ذریعے ادارہ کی جانب سے میسر سہولیات کی مفت دستیابی کے ساتھ ساتھ اس بیماری سے بچنے کے طریقوں کی تعلیم اور اس بیماری سے منسلک غلط افواہوں کو دور بھی کیا جاتا ہے۔ مزید بر آں ایچ آئی وی / ایڈز کی آگاہی سے متعلق یونیورسٹی اور کالجز میں مختلف پروگرامز کئے جاتے ہیں اور ضلع اور تحصیل کی سطح پر ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اشتراک کے ساتھ آگاہی مہم کی جاتی ہیں۔

(ہ) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کاweb page محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ اسweb page پر کارکردگی رپورٹ شائع نہیں کی جاتی۔ ادارہ کی کارکردگی کی رپورٹ کے لئے محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ میں منسٹر ہیلتھ صاحبہ کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے 16 اضلاع میں 26 سنٹر موجود ہیں جہاں عوام کی سہولت کے لئے تمام سہولیات بالکل مفت فراہم کی جارہی ہیں اور تمام 36 اضلاع میں سنٹرز کی توسیع کا عمل تیزی سے جاری ہے جو کہ جون 2021 تک مکمل کر لیا جائے گا۔اس کے ساتھ ساتھ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی اپنی ایڈوانس ڈائیگناسٹک لیبارٹری بھی موجود ہے۔یہ ایک قابل ستائش بات ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ 2020-21 تک اس کو مکمل کر لیا جائے گا۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، مہربانی۔اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر3815 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: آر ایچ سیز بصیر پور، منڈی احمد آباد اور بٹک میں ایکسرے مشینوں کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3815: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آر ایچ سی بصیر پور آر ایچ سی منڈی احمد آباد اور آر ایچ سی بٹک تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ایکسرے مشین کتنی اور کس حالت میں ہیں؟

(ب) اگر تمام مشین ٹھیک ہیں تو اس سے کتنے لوگ روزانہ مستفید ہو رہے ہیں؟

(ج) کون کون سی مشینیں خراب حالت میں ہیں حکومت ان کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) آر ایچ سی بصیر پور میں دو ایکسرے مشینیں دستیاب ہیں اور دونوں بالکل درست حالت میں کام کر رہی ہیں۔ آر ایچ سی منڈی احمد آباد میں دو ایکسرے مشینیں دستیاب ہیں اور دونوں بالکل درست حالت میں کام کر رہی ہیں اور آر ایچ سی بٹک میں دو ایکسرے مشینیں دستیاب ہیں اور دونوں بالکل درست حالت میں کام کر رہی ہیں۔

(ب) آر ایچ سی بصیر پور میں ایکسرے کی Average Daily OPD 10 سے 15 ہے۔
آر ایچ سی منڈی احمد آباد میں ایکسرے کی Average Daily OPD 10 ہے۔
آر ایچ سی بٹک میں ایکسرے کی Average Daily OPD 3 سے 5 ہے۔

(ج) اس وقت تمام مشینری چالو حالت میں ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری اب دوبارہ معزز منسٹر ہیلتھ صاحبہ کی خدمت میں دست بدستہ عرض ہے کہ میرے اس سوال کا جواب بالکل غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House مکمل اعتماد کے ساتھ کہہ رہا ہوں اور میں چیلنج کر رہا ہوں کہ میرے سوال کا جواب بالکل غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ آر ایچ سی بصیر پور آر ایچ سی منڈی احمد آباد اور آر ایچ سی بٹک تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ایکسرے مشین کتنی اور کس حالت میں ہیں؟

جناب سپیکر! اس کا جواب دیا گیا ہے کہ آر ایچ سی بصیر پور آر ایچ سی منڈی احمد آباد اور آر ایچ سی بٹک تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں دو دو ایکسرے مشینیں ہیں اور سب کام کر رہی ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں پر ایک ایک مشین ہے اور کوئی بھی working میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ نے جس دوسری مشین کا ذکر کیا ہے یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں سال 2018 میں خریدی گئی تھی اور وہ ابھی تک ڈبہ pack پڑی ہوئی ہے۔ میرے سوال کا جواب غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بڑی بہن معزز منسٹر صاحبہ سے کہوں گا کہ اگر اسی طرح غلط جواب ہی آنا ہے تو پھر میں آج کے بعد کوئی سوال نہیں دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبر نے تین RHCs کے بارے میں پوچھا تھا کہ کیا وہاں پر ایکسرے مشینیں کام کر رہی ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر! انہیں بتایا گیا ہے کہ تینوں RHCs میں ایکسرے مشینیں کام کر رہی ہیں۔ معزز ممبر نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ وہاں پر کتنے ایکسرے ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں اس کے جواب میں عرض کرتی ہوں کہ آر ایچ سی بصیر پور میں دس سے پندرہ ایکسرے روزانہ ہوتے ہیں۔ آر ایچ سی منڈی احمد آباد میں روزانہ کی بنیاد پر دس ایکسرے کی averageہے۔اسی طرح آر ایچ سی بٹک میں روزنہ تین ایکسرے ہورہے ہیں۔اگر ان RHCs میں ایکسرے مشینیں کام نہ کر رہی ہوتیں تو پھر ایکسرے نہ ہو رہے ہوتے۔وہاں پر مشینیں کام کر رہی ہیں اور ایکسرے بھی ہو رہے ہیں۔ آپ نے کہا ہے کہ محکمہ کی طرف سے غلط جواب دیا گیا ہے۔ میں آپ کی بات کو چیلنج نہیں کرتی۔

جناب سپیکر! میں پتا کر لیتی ہوں۔ میرے حساب سے محکمہ نے مجھے غلط رپورٹ نہیں دی لیکن میں دوبارہ چیک کر لیتی ہوں کہ آیا دونوں مشینیں کام کر رہی ہیں یا نہیں۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ ان RHCs میں روزانہ ایکسرے ہو رہے ہیں۔ اگر وہاں پر مشینیں کام نہ کر رہی ہوتیں تو پھر ایکسرے نہ ہوتے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری humble submission ہے میں نے بات بھی طے کر دی ہے۔ میں سرکاری رجسٹر کا ایک پیپر لے کر آیا ہوں 2018 کے بعد اگر ایک بھی ایکسرے ہوا ہے تو میں ذمہ دار ہوں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ معاملہ معزز چیئر کے غور طلب ہے کہ یہ افسر شاہی اس ایوان کے ساتھ کیا کر رہی ہے، ہم کہاں پر جا کر روئیں اور کہاں پر جا کر بات کریں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ! آپ اس معاملے کی ضرور انکوائری کروائیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبر وہ پیپر مجھے دے دیں میں انشاءاللہ انکوائری کراؤں گی۔ میں نے معزز ممبر سے شروع میں یہ بات کی ہے کہ آپ وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ بالکل صحیح نشاندہی کرتے ہیں۔ اگر محکمہ نے کوئی غلط انفارمیشن دی ہے تو محکمہ کے جس بندے کی یہ ذمہ داری ہے He will be taken to task. معزز ممبر مجھے وہ پیپر بھجوا دیں۔ شکریہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں on the floor of the House اپنی بہن کو چیلنج کرتا ہوں کہ اس سوال کے جواب میں ایک ایک لفظ حقائق کے برعکس ہے اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ اس ہاؤس کے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ نے انکوائری کرانے کا وعدہ کیا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! وزیر صاحبہ نے انکوائری کا وعدہ تو کر لیا ہے لیکن تب تک آپ اس سوال کو pending فرما لیں۔ یہ انکوائری رپورٹ آپ کی خدمت میں آ جائے تاکہ آپ کو بھی پتا چلے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ اس سوال کو بالکل pending کر دیں جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے ہم انشاءاللہ اس پر انکوائری کر کے رپورٹ آپ کے سامنے پیش کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3829 جناب ناصر محمود کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3830 بھی جناب ناصر محمود کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سعید اکبر خان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! چودھری افتخار حسین چھچھر نے on the floor of the House اپنے سوال کے جواب کو چیلنج کیا۔ جس محکمہ نے یہ جواب دیا ہے اگر وہی محکمہ اس کی انکوائری کرے گا تو انہوں نے جس طرح کا جواب دیا ہے اُسی طرح کی انکوائری کرے گا۔ میری گزارش ہے کہ آپ custodian of the House ہیں اور سوالات پر بہت بڑی exercise ہوتی ہے اور ان پر فنڈز بھی خرچ ہوتے ہیں تو چیئر کا یہ فرض ہے کہ معزز ممبران کو صحیح جوابات ملنے چاہئیں، وگرنہ نہ ملیں۔ ہم نے آپ کو ہی کہنا ہے، ہم نے آپ سے ہی یہ ضد کرنی ہے کہ یہ ہمارا prerogative ہے کہ ہمارے سوالات کے صحیح جوابات آنے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں 35 سال میں پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں کہ ایوان میں اتنی لاپروائی سے جوابات آتے ہیں جو یہاں ہر روز چیلنج ہوتے ہیں۔ منسٹر ہیلتھ صاحبہ بہترین کام کرتی ہیں اور بہت محنت سے کام کرتی ہیں انہوں نے کورونا کے دوران جو کام کیا ہم انہیں appreciate کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! معزز ممبران کا بہت بڑا right ہے کہ ان کو صحیح جوابات ملنے چاہئیں اور اس بات کا نوٹس لینا چاہئے کیونکہ ہر سوال کا جواب ہی چیلنج ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے کہتی ہوں کہ ان دو سوالوں کے علاوہ کوئی سوال چیلنج نہیں ہوا اور میں نے ان دونوں سوالوں کے بارے میں کہا کہ ان سوالوں کو pending کر دیا جائے اور ہم اس کا پتا کر لیتے ہیں۔ محکمہ میرا ہو یا کسی کا بھی ہو، حکومت کا کام ہے اور اگر حکومت کسی کام میں کوتاہی کر رہی ہے تو ہم سب کا حق ہے کہ اُس کے بارے میں سوال وجواب کریں اور میں نے اس بات سے بالکل انکاری نہیں کی۔ میرے بھائی کا یہ کہنا کہ ہر سوال چیلنج ہوا ہے یہ زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہہ رہی ہوں اور میں نے پہلے بھی کہا ہے۔ اگر آپ کسی اور محکمے سے بھی انکوائری کرانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! چودھری افتخار حسین چھچھرنے آپ پر اعتماد کیا ہے تو آپ اپنی مرضی کا انکوائری افسر مقرر کر کے اس کا جواب ایوان میں جمع کرائیں گے اور اگر پھر بھی معزز ممبر کو doubt ہوا تو پھر یہ تحریک استحقاق لے آئیں گے۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3844 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز کمپنی میں میرٹ کے برعکس تقرریوں سے متعلقہ تفصیلات

3844*: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی میں ماضی میں میرٹ کے برعکس تقرریاں کی گئیں؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو کن افسران کو میرٹ کے برعکس بھرتی کیا گیا ان کے بارے میں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کمپنی نے ماضی میں پابندی کے باوجود کروڑوں روپے کی گاڑیاں خریدیں اس بابت حکومت کیا ایکشن لے رہی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی میں تمام عملہ میرٹ پر اور تمام قواعد وضوابط کو پورا کرنے کے بعد رکھا گیا ہے۔ خالی اسامیوں کی کمپنی کے بورڈ سے منظوری کے بعد ان کا اشتہار دیا گیا۔ امیدوار / امیدوارں کو شارٹ لسٹ کرنے کے بعد بورڈ کی قائم کردہ بھرتی کمیٹی نے انٹرویو اور تقرر کیا تھا جس کی بعد میں توثیق / منظوری کمپنی کے بورڈ نے بھی دی ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی نے اپنے قائم ہونے کے بعد مالی سال17-2016اور 18-2017میں کمپنی کے بورڈ اور پروکیورمنٹ کمیٹی کی منظوری کے بعد پندرہ عدد ٹیوٹا ہائیلکس سنگل کیبن خریدے جو کہ کمپنی کے آپریشنز چلانے کے لئے ناگزیر تھے کیونکہ کمپنی صوبہ پنجاب کے چودہ اضلاع کی 1300 ہیلتھ فسیلٹیز کے آپریشنز چلارہی ہے اور یہ ہیلتھ فسیلٹیز ان اضلاع کے دوردراز علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔

مزید یہ کہ کمپنی "Punjab Government Rules of Business 2011" کے تحت پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے انتظامی کنٹرول میں ہے اس لئے Austerity/Economic Measures میں جو چھوٹ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کو دی گئی ہے اس کا PHFMC پر بھی اتنا ہی اطلاق ہوتا ہے اور یہ کہ خریدی گئی گاڑیاں Austerity/Economic Measures سے مستثنیٰ تھیں اور ان پر حکومت کی جانب سے خریداری پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی تھی۔ Austerity Letter کی متعلقہ شقیں مندرجہ ذیل ہیں:

Austerity/Economy Measures 2016-17

Notification No FD.SO)Goods) 44-4/2016 dated: 19.09.2016. Para VI of the above referred notification: Specialized Healthcare & Medical Education Department, Primary & Secondary Healthcare Department, School Education Department, Higher Education Department, Literacy & Non-Formal Education Department and Specialized Education Department will be exempted from Austerity Measures for the FY 2016-17 except purchase of Cars/Jeeps which will only be procured after clearance from Austerity Committee and approval from the Chief Minister .

Austerity /Economy Measures 2017-18

Notification No. FD.SO)Goods) 44-4/2016 dated: 14.09.2017. Para V of the above referred notification: There shall be complete ban on procurement of locally assembled and imported new vehicles out of current & development budgets. Under un-avoidable circumstances, the vehicles, except listed below, shall be procured with the prior concurrence of Austerity Committee and subsequent approval of Chief Minister through submission of summary:

a. Ambulances and all operational vehicles for hospitals except cars/jeeps .
b. Tractors, Dumpers, Water Boozers, Fire Fighting Vehicles, Flood Relief Equipment(s)/Vehicles and solid Waste Management equipment(s)/vehicles
c. Motorcycles.

Para XII of the above referred notification: Specialized Healthcare & Medical Education Department, Primary & Secondary Healthcare Department, School Education Department, Higher Education Department, Literacy & Non-Formal Education Department and Special Education Department, IDAP, Punjab Food Authority and PAFDA will be exempted from Austerity Measures for the FY 2017-18 except purchase of Cars/Jeeps which will only be procured after clearance from Austerity Committee and approval from the Chief Minister.

(ج) مزید یہ کہ PHFMC نے کاروں / جیپوں کے زمرے میں آنے والی کوئی بھی گاڑی نہیں خریدی لہٰذا Austerity Committe سے کسی منظوری کی ضرورت نہیں تھی خریدی گئی گاڑیاں صرف آپریشنل گاڑیاں (پک اپس / ڈیلوری وین / منی ٹرک وغیرہ) ہیں اور یہ گاڑیاں PHFMC کے تحت پنجاب کے چودہ اضلاع میں 1300 ہیلتھ فسیلٹیز کی نگرانی اور متعلقہ سامان کی ترسیل کے لئے استعمال کی جاتی ہیں تاکہ عام عوام / غریب مریضوں کو صحت کی معیاری سہولیات بروقت فراہم کی جاسکیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

MS MOMINA WAHEED: Mr Speaker! I am quite satisfied from the answer.

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3847 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی

کے ہیڈ آفس کی تزئین آرائش پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***3847: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی کے ہیڈ آفس کی تزئین وآرائش پر قواعد کے برعکس 33 لاکھ روپے خرچ کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی کے ملازمین کو ساڑھے دس لاکھ روپے عید بونس کے نام پر ادا کئے گئے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی نے مورخہ 10.03.2017 کو اپنے قائم ہونے کے بعد کرایہ پر ایک عمارت جو کہ GOR-II,35-A بہاولپور ہاؤس، لاہور میں واقع ہے وہاں اپنا ہیڈ آفس قائم کیا۔ مندرجہ بالا عمارت کو کرایہ پر حاصل کرنے کے لئے کمپنی نے عمارت کے مالک سے پانچ سال کے لئے رینٹل لیز معاہدہ کیا۔

عمارت چونکہ انتہائی کم کرایہ جو کہ محض اڑھائی لاکھ روپے ماہانہ پر حاصل کی تھی اس لئے اس کو دفتری حالت میں قابلِ استعمال لانے کے لئے کچھ مرمتی کام ناگزیر تھے۔ جو کہ PPRA قوانین کے مطابق کروائے گئے جس کی رقم کو اگر پانچ سال پر تقسیم کیا جائے تو یہ محض -/45000 روپے ماہانہ بنتی ہے اور یہ بات بھی انتہائی اہم ہے کہ کمپنی جب بھی اس عمارت کو خالی کرائے گی تو بہت سا سامان اتار لے گی۔

(ب) پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی جس کا قیام مورخہ 10.03.2017 کو عمل میں آیا اپنی ابتدائی مدت کے دوران مینجر اور اس سے نچلی سطح کے ملازمین کو ان کی سخت محنت، لگن اور شاندار کارکردگی کی بناء پر ایک مہینہ کی بنیادی تنخواہ بطور اعزازیہ مالی سال 18-2017 میں دی گئی۔ اعزازیہ کی اس رقم کی منظوری کمپنی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر نے دی جس کی بعد میں کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے توثیق کی۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

MS MOMINA WAHEED: Mr Speaker! I am satisfied.

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں پولیو مہم کی ناکامی کے حوالہ سے

19۔2018کے دوران تھرڈ پارٹی آڈٹ کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*2249: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے اندر پولیو مہم کے حوالہ سے ستمبر 2018 سے مارچ 2019 کے دوران عالمی ادارہ صحت نے پولیو مہمات کی ناکامی کے اسباب جانچنے کے لئے کوئی تھرڈ پارٹی verification کروائی؟

(ب) اگر ہاں تو کون کون سی یونین کونسلز تھرڈ پارٹی کے لئے منتخب کی گئی تھیں؟

(ج) کتنی یونین کونسلز کے نتائج مؤثر رہے اور کتنی کے نتائج غیر مؤثر رہے؟

(د) عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کی روشنی میں اگر اس بابت کوئی کارروائی کی گئی ہے تو تفصیل بتائی جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ستمبر 2018 سے فروری 2019 کے درمیان پانچ انسداد پولیو مہم کا انعقاد کیا گیا جس میں سے تین قومی اور دو خصوصی مہم تھیں ہر مہم کے معیار کو جانچنے کے لئے خصوصی چیکنگ کا انعقاد کیا جاتا ہے جسے لاٹ کوالٹی اشورنس سیمپلنگ کہا جاتا ہے یہ چیکنگ پارٹنر ایجنسیوں کے نمائندوں اور پرائیویٹ پارٹی کے نمائندوں کی طرف سے کی جاتی ہے ان تمام مہمات کے معیار کا بھی جائزہ لیا گیا اور ان مہمات کے دوران بچوں کو پلائے گئے انسداد پولیو قطروں کا مجموعی تناسب 91.4 رہا ستمبر میں یہ تناسب 94 فیصد رہا نومبر بھی 93 فیصد اور دسمبر میں 88 فیصد جنوری میں 82 فیصد اور فروری میں 100 فیصد رہا۔

(ب) جو یونین کونسلز منتخب کی گئیں تھیں اُن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس سیمپلنگ کے دوران 76یونین کونسلز کا جائزہ لیا گیا جس میں سے 69یونین کونسلز مکمل طور پر ٹھیک تھیں اور سات یونین کونسلز میں مسائل پائے گئے جن کے تدارک کے لئے متعدد اقدامات اُٹھائے گئے۔

(د) چیکنگ کی روشنی میں مرتب کی گئی رپورٹ کے مطابق انسداد پولیو پروگرام کی جانب سے متعدد اقدامات اُٹھائے گئے رہ جانے والے بچوں کو پولیو سے بچاؤ کی خوراک پلانے کا بندوبست کیا گیا اور غفلت برتنے والی ٹیموں کے خلاف تادیبی کارروائی کا آغاز بھی کیا گیا انسداد پولیو پروگرام میں ہر یونین کونسل میں رہ جانے والے بچوں کا ریکارڈ رکھنے اور اُن کی چیکنگ کے لئے لاگ بک کا آغاز بھی کر دیا ہے اس رجسٹرڈ کے ڈیٹا کا موازنہ پروگرام ڈیٹا کے ساتھ کیا جاتا ہے تاکہ کوئی بچہ قطرے پینے سے محروم نہ رہ جائے۔

لاہور کے اندر ٹی ایچ کیو لیول کے ہسپتال

کی تعداد اور ان میں طبی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***2250: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے اندر ٹی ایچ کیو لیول کے کتنے ہسپتال ہیں یہ کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) ان میں سے کون کون سے ہسپتال میں ڈائیلسز کی سہولت موجود ہے؟

(ج) کیا لاہور کے علاقہ لدھڑ میں واقع ہسپتال بھی ٹی ایچ کیو لیول کا ہے اور وہاں پر کون کون سی سہولیات موجود ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کے زیرانتظام تحصیل ہیڈکوارٹر کے درجے کا ایک گورنمنٹ میاں میر ہسپتال ہے جو کہ دھرمپورہ کے علاقہ عقب دربار میاں میر میں واقع ہے۔

(ب) گورنمنٹ میاں میر ہسپتال میں ڈائیلسز کی سہولت میسر نہ ہے۔ لاہور کے بارہ ہسپتالوں میں ڈائیلسز کی سہولت موجود ہے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! لاہور کے علاقہ لدھڑ میں واقع ہسپتال تحصیل ہیڈ کوارٹر درجے کا ہے جو کہ رجب طیب اردگان ٹرسٹ (انڈس فاؤنڈیشن) کے زیر انتظام ہے۔اس ہسپتال میں تحصیل ہیڈکوارٹر کی تمام سہولیات میسر ہیں جن میں شعبہ ایمرجنسی، آؤٹ ڈور، سرجری اور مریضوں کے داخلے کی سہولیات نمایاں ہیں۔

صوبہ کے دیہاتی علاقوں میں
دانتوں کے علاج کے لئے سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*2881: **محترمہ طحیانون:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

صوبہ بھر کے دیہاتی علاقوں کی عوام کو ڈینٹل ہیلتھ کی کیا سہولیات میسر ہیں ضلع وار تفصیل فراہم کریں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

تمام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں، تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں اور رورل ہیلتھ سنٹروں میں دانتوں کے علاج کی تمام سہولیات حاصل ہیں۔ ہر ایک ہسپتال اور رورل ہیلتھ سنٹرز پر تجربہ کار ڈینٹل سرجن اور ماتحت عملہ دانتوں کے مریضوں کا علاج کر رہے ہیں۔ صرف بنیادی مراکز صحت میں دانتوں کے علاج کی سہولیات موجود نہیں ہیں۔

صوبہ بھر کے دیہاتی علاقوں کے عوام کو ڈینٹل ہیلتھ کی درج ذیل سہولیات میسر ہیں:

1. ڈینٹل او پی ڈی
2. دانتوں کی بیماریوں کی تشخیص اور علاج، کیوٹی وغیرہ کو بھرا جاتا ہے۔
3. ایمرجنسی کیسز جیسے دانتوں میں درد کا علاج کیا جاتا ہے۔
4. زیادہ خراب دانت نکالے جاتے ہیں اور قابل علاج دانتوں کا علاج کیا جاتا ہے۔
5. دانتوں کی سکیلنگ اور پالشنگ کی جاتی ہے۔
6. مریضوں کو خوراک اور برش استعمال کرنے کے طریقوں کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔

سرکاری ہسپتالوں میں ٹیسٹوں کی فیسوں میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

*3226: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے سرکاری ہسپتالوں میں ٹیسٹوں کی فیسوں میں تین سو فیصد اضافہ کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے اس اضافے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹیسٹ سابقہ حکومتوں کے دور میں بالکل فری کئے جاتے تھے؟

(ج) یکم اگست 2018 سے اب تک تمام ٹیسٹوں کی فیسوں میں کتنی بار اضافہ کیا گیا ہر ٹیسٹ کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت ٹیسٹوں کی فیسوں میں کیا گیا اضافہ واپس لینے اور عوام کو ریلیف دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) گورنمنٹ ہسپتالوں میں 1985-05-01 کے ریٹ نافذ العمل تھے جو کہ موجودہ دور کے مطابق انتہائی کم تھے یہاں تک کے مطلوبہ chemical/reagent بھی مارکیٹ سے خریدے نہیں جاسکتے تھے، جس کی وجہ سے تمام diagnostic tests کی سہولت میسر نہ تھی یا فراہم کردہ diagnostic tests مطلوبہ معیار کے مطابق نہ تھے۔ diagnostic tests کی فراہمی یقینی بنانے اور مطلوبہ معیار حاصل کرنے کے لئے no profit, no loss کی بنیاد پر صرف استعمال ہونے والے chemical/reagent کی قیمت کے مطابق نئے نرخ مقرر کئے گئے ہیں پہلے ہسپتالوں میں اکیس ٹیسٹوں کی سہولت میسر تھی اب پچیس مزید ٹیسٹوں کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ان اقدامات سے جو مریض پرائیویٹ سیکٹر سے یہ سہولیات مہنگے داموں حاصل کرتے ہیں انہیں بھی ریلیف ملے گا۔Emergency، ICU اور CCU کے تمام مریضوں کو یہ سہولیات بدستور بالکل فری میسر رہیں گی۔ اس کے علاوہ ان ڈور اور آوٹ ڈور کے تمام شعبہ جات کے مستحق مریضوں کو یہ سہولیات مفت فراہم کی جائیں گی اور اس مقصد کے لئے ہسپتالوں میں سہولت ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

(ب) یہ بالکل درست نہ ہے۔اس ضمن میں عرض ہے کہ سابقاحکومتوں کے دور میں ایمر جنسی اور ان ڈور کے مریضوں کے ٹیسٹ فری کئے جاتے تھے۔

موجودہ حکومت میں بھی تمام مریضوں کو ایمر جنسی، آئی سی یو اور سی سی یو کی سہولیات بدستور بالکل فری میسر ہیں۔ اس کے علاوہ ان ڈور اور آوَٹ ڈور کے تمام شعبہ جات کے مستحق مریضوں کو یہ سہولیات مفت فراہم کی جارہی ہیں اور اس مقصد کے لئے ہسپتالوں میں سہولت ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

(ج) یکم اگست 2018 سے اب تک تمام ٹیسٹوں کی فیسوں میں صرف ایک مرتبہ اضافہ کیا گیاہے۔ تفصیلاً جواب جُز(الف) میں دے دیا گیاہے۔

(د) یہ معاملہ فی الحال زیر غور نہیں ہے۔

تحصیل صادق آباد میں رورل
ڈسپنسریوں کی اپنی اور کرایہ کی عمارتوں سے متعلقہ تفصیلات

*3334: **جناب ممتاز علی:** کیاوزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد میں کتنی رورل ڈسپنسریز کی عمارات اپنی ہیں اور کتنی ڈسپنسریز کے لئے حکومت نے عمارات کرایہ پر حاصل کرر کھی ہیں؟

(ب) ان عمارات کا آخری سروے کب ہوا اس وقت کتنی ڈسپنسریز کی سرکاری عمارات کی حالت خستہ ہے اور حکومت ان کی تعمیر ومرمت سے متعلق کیا اقدامات اٹھارہی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل صادق آباد میں تمام ڈسپنسریز گورنمنٹ بلڈنگز یا عطیہ کی ہوئی بلڈنگ میں چل رہی ہیں کسی بھی رورل ڈسپنسری کے لئے بلڈنگ کرائے پر حاصل نہیں کی گئی۔

(ب) مختلف اوقات میں ڈسپنسریز وزٹ کی جاتی ہیں کیونکہ ان بارہ بلڈنگز کی مرمت کے فنڈز کبھی موصول نہ ہوئے ہیں اس لئے تمام ڈسپنسریز کی حالت خستہ ہے۔ ان ڈسپنسریوں کی مرمت کی ذمہ داری بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی ہے۔ ان کے پاس فنڈز موجود نہ ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز موصول ہونے پر ڈسپنسریز کی مرمت کروائی جائے گی۔

تحصیل صادق آباد میں بنیادی مراکز صحت کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3377: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد میں کتنے بنیادی مراکز صحت قائم ہیں؟

(ب) کسی بھی بنیادی مرکز صحت میں سٹاف کی مختص تعداد یکساں ہوتی ہے یا آبادی اور علاقہ کی مناسبت سے ہوتی ہے؟

(ج) کیا صادق آباد کے بنیادی مراکز صحت میں ڈاکٹروں کی تعداد مطلوبہ ضرورت کے مطابق ہے یا مزید ڈاکٹرز تعینات کرنے کی ضرورت ہے؟

(د) جن بنیادی مراکز صحت میں ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں ان کے نام فراہم فرمائیں؟

(ہ) حکومت ڈاکٹروں کی تعداد کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تا حال اس پر کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل صادق آباد میں 24 بنیادی مراکز صحت قائم ہیں۔ جن کے نام درج ذیل ہیں:

1۔	ماچھکہ	2۔	چک نمبرNP/39
3۔	محمد نواز واسہ	4۔	بھونگ
5۔	میرے شاہ	6۔	کوٹ سبزل
7۔	چک نمبرP/206	8۔	کوٹ سنجر خان
9۔	بندور عباسیاں	10۔	چک نمبرP/264
11۔	بستی سبزل خان	12۔	چک نمبرP/158
13۔	چک نمبرP/186	14۔	چک نمبرP/255
15۔	سعدی سلطان	16۔	روتی شریف
17۔	بستی عبدالکریم	18۔	چک نمبرNP/26
19۔	چک نمبرNP/5	20۔	چوک سویترا
21۔	بستی چوہدری صادق	22۔	گڑھی خیر محمد جھک
23۔	چک نمبرP/148	24۔	بیگر گڑھی

(ب) تمام بنیادی مراکز صحت میں گورنمنٹ کی مخصوص کردہ سٹاف کی تعداد یکساں ہوتی ہے۔

(ج) بنیادی مراکز صحت پر پالیسی کے تحت مخصوص کردہ صحت کی سہولیات کے مطابق ڈاکٹرز کی تعداد ضرورت کے تحت پوری ہے۔

(د) تحصیل صادق آباد کے تمام بنیادی مراکز صحت میں ڈاکٹرز کی کوئی اسامی خالی نہ ہے اور تمام بنیادی مراکز صحت میں ڈاکٹرز تعینات ہیں۔

(ہ) فی الحال ڈاکٹروں کی تعداد اسامیوں کے مطابق پوری ہے اور اگر کوئی بھی اسامی خالی ہوتی ہے تو اسے Walk in Intererview کے ذریعے جلد از جلد فل کر دیا جاتا ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال میاں چنوں

کے وارڈز، بیڈز اور ایمرجنسی سے متعلقہ تفصیلات

***3404: جناب بابر حسین عابد :** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال میاں چنوں میں کتنے وارڈز اور بیڈز ہیں؟

(ب) اس ہسپتال کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے کیا یہ 24/7 گھنٹے سروس فراہم کر رہی ہے؟

(ج) ایمرجنسی میں کتنے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف بیک وقت ڈیوٹی دیتے ہیں کیا اس ایمرجنسی میں حادثات میں serious زخمی ہونے والے مریضوں کے علاج معالجہ کی تمام سہولیات میسر ہیں؟

(د) ایمرجنسی میں کون کون سی مشینری available ہے اور کس کس ٹیسٹ کے لئے ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میاں چنوں میں بیڈز کی کل تعداد 66 ہے جبکہ وارڈز کی تعداد سات ہے جس میں ایمرجنسی مردانہ، ایمرجنسی زنانہ، انڈور مردانہ، انڈور زنانہ، پیڈز وارڈ، گائینی وارڈ، ڈائیلسز وارڈ شامل ہیں۔

(ب) ہسپتال کی ایمرجنسی آٹھ بیڈز پر مشتمل ہے اور یہ 24/7 سروسز فراہم کر رہی ہے۔ گزشتہ تین سالوں میں ایمرجنسی مریضوں کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہر شفٹ میں دو ڈاکٹرز، تین نرسز اور دو ڈسپنسریز ہسپتال کی ایمرجنسی میں بیک وقت ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ مزید برآں ایمرجنسی میں serious زخمی ہونے والے مریضوں کے علاج معالجہ کی تمام سہولیات میسر ہیں۔

(د) ایمرجنسی میں درج ذیل مشینری اور ان کے متعلقہ آلات مریضوں کے علاج کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

1-	ای سی جی مشین،	2-	بی پی اپریٹس
3-	ڈیفبریلیٹر	4-	الٹراساؤنڈ مشین
5-	ویٹ مشین، سکشن مشین	6-	گلوکومیٹر
7-	پلاسٹر کٹنگ مشین	8-	پلس آکسی میٹر
9-	ڈریسنگ سیٹ	10-	کارڈیک مونیٹر
11-	لارنجوسکوپ	12-	نبولائزر مشین

ٹی ایچ کیو ہسپتال میاں چنوں میں
مختلف امراض کے ڈاکٹرز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3405: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال میاں چنوں میں کارڈیک، گائنی، ذہنی امراض اور آرتھوپیڈک کے کتنے ڈاکٹرز کام کررہے ہیں ان کے نام مع عہدہ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ب) کیا اس ہسپتال میں آرتھوپیڈک اور گائنی کے کتنے مریض علاج کے لئے آتے ہیں کتنے مریضوں کا روزانہ آپریشن کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ آرتھوپیڈک، گائنی، ذہنی امراض اور کارڈیک کے مریضوں کی تعداد کے مطابق ڈاکٹرز بہت کم تعینات ہیں کیا حکومت اس بابت اقدامات اٹھارہی ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میاں چنوں میں گائنی شعبہ کے ڈاکٹرز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. ڈاکٹر ندا اصغر، کنسلٹنٹ گائناکالوجسٹ، ایم بی بی ایس، ایف سی پی ایس۔
2. ڈاکٹر صائمہ ملک، کنسلٹنٹ گائناکالوجسٹ، ایم بی بی ایس، ایف سی پی ایس۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال میاں چنوں میں کارڈیک، ماہر نفسیات، آرتھوپیڈک کے شعبہ جات موجود نہیں ہیں اس وجہ سے متعلقہ ڈاکٹرز ہسپتال میں تعینات نہ ہیں۔

(ب) گائنی کے روزانہ اوسطاً مریضوں کی تعداد 160 ہے۔ ہسپتال میں گائنی کے روزانہ اوسطاً دو مریضوں کا آپریشن کیا جاتا ہے۔ گزشتہ تین سالوں کے گائنی کے آپریشنز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ ہسپتال میں آرتھوپیڈک کا شعبہ ہی موجود نہیں ہے۔

(ج) اس وقت گائنی کا شعبہ بالکل صحیح چل رہا ہے اور باقی شعبہ جات کے لئے ضروری اقدامات کر رہے ہیں جس کا ثبوت ٹی ایچ کیو ہسپتال میاں چنوں میں ٹراما سنٹر کی تعمیر کا آغاز ہے۔

بہاولنگر: آر ایچ سی چھ گنجیانی کی بلڈنگ، رہائشی کوارٹرز مع کوٹھیوں کی از سر نو تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3458: **جناب محمد جمیل**: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آر ایچ سی چھ گنجیانی ضلع بہاولنگر کی بلڈنگ مع رہائشی کوارٹرز اور کوٹھیاں نہایت خستہ حالت میں ہیں؟

(ب) ان کی بلڈنگ اور کوارٹرز مع کوٹھیاں کب تعمیر کئے گئے تھے؟

(ج) کیا اس آر ایچ سی کی بلڈنگ اور کوارٹرز کی چیکنگ کسی ضلع یا پراونشل لیول کے آفیسرز نے کی ہے تو کب؟

(د) کیا حکومت اس آر ایچ سی کی بلڈنگ اور کوارٹرز مع کوٹھیاں از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) اس ہسپتال کی مین بلڈنگ درست حالت میں ہے جو کہ 2017 میں تعمیر ہوئی جبکہ دیگر رہائشی کوارٹرز جو کہ پرانے ہیں اس لئے ان کی حالت درست نہیں ہے۔

(ب)

1. مین بلڈنگ سال 2017 میں بنی۔
2. رہائشی کوارٹرز سال 1975 میں تعمیر ہوئے۔
3. نرسنگ کوارٹرز سال 1990 میں تعمیر ہوئے۔
4. ڈاکٹرز کوارٹرز سال 1975 میں تعمیر ہوئے۔

(ج) چونکہ ان کی مرمت کا کام محکمہ بلڈنگ پنجاب کے ذمے ہوتا ہے اس لئے ان کی مرمت کی ذمہ داری محکمہ بلڈنگ کی ہے۔ تاہم ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی نے اس کی تعمیر نو کی ابھی تک کوئی سکیم نہیں بنائی اور نہ ہی محکمہ کو موصول ہوئی ہے۔

(د) رورل ہیلتھ سنٹر چھ گنجیانی ضلع بہاولنگر کے کوارٹرز مع کوٹھیاں از سر نو تعمیر کرنے کی سکیم صوبائی ترقیاتی پروگرام میں نہیں ہے اس لئے فوری طور پر ان کی تعمیر و مرمت کا کام شروع کرنا ممکن نہیں ہے۔

منڈی بہاؤالدین: ڈی ایچ کیو ہسپتال
کے لئے مختص فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***3498: محترمہ حمیدہ میاں:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین کے قیام کے لئے 1071.712 ملین کی رقم مختص کی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی سال20-2019 سے قبل878.584 ملین کی رقم مذکورہ منصوبہ کو مکمل کرنے کے لئے خرچ کی گئی تھی؟

(ج) محکمہ ہذا نے مالی سال20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ منصوبے کے علاوہ کیا نئے منصوبہ کے لئے رقم مختص کی ہے؟

(د) اگر جز(ج) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا نے فنڈز کی دستیابی کے باوجود مالی سال20-2019 کے بجٹ میں ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین کے لئے صرف 15 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ محکمہ ہذا کب بقایا رقم 178.128 ملین روپے اس منصوبہ کے لئے جاری کرے گا اور کب تک اس منصوبے کو مکمل کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج،د) جی نہیں۔

(ہ) یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے پہلے سال 20-2019 کے لئے مذکورہ منصوبے کے لئے 15 ملین روپے مختص کئے تھے۔اب اس منصوبے کے لئے اضافی 17 ملین روپے جاری کئے گئے تھے اوراب بلڈنگ کا تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے اور دوسرا مشینری اور انسٹرومنٹس وغیرہ کے لئے مالی سال 21-2020 میں مذکورہ رقم جاری کر دی جائے گی۔

سرگودھا ایس بی 46 جنوبی میں
رورل ہیلتھ سنٹر میں سہولیات کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

*3583: **جناب محمد منیب سلطان چیمہ**: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایس بی۔46 جنوبی سرگودھا میں موجود آر ایچ سی رورل ہیلتھ سنٹر کو اپ گریڈ کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ہسپتال اپ گریڈ ہونے اور بلڈنگ تیار ہونے کے باوجود ابھی تک فعال نہ ہو سکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پر میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے علاوہ باقی ڈاکٹرز کو تعینات نہ کیا گیا ہے اور مریضوں کے لئے ادویات کا بھی حصول ناممکن ہے؟

(د) کیا حکومت کی طرف سے اس ہسپتال کو بنیادی سہولیات دینے کے لئے فنڈز جاری کئے گئے ہیں تو کتنے فنڈز جاری ہوئے ہیں کیا حکومت فنڈز جاری کرنے اور اس ہسپتال میں ڈاکٹروں مع ادویات کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چک 46جنوبی میں موجود رورل ہیلتھ سنٹر کو 18-05-2018 کو ٹی ایچ کیو میں اپ گریڈ کیا گیا ہے۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہیں ہے۔ ہسپتال اپ گریڈ ہونے اور بلڈنگ تیار ہونے کے بعد فعال ہے۔

(ج) جی نہیں! یہ درست نہیں ہے۔ یہاں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے علاوہ، دو سینئر وومن میڈیکل آفیسرز، ایک بچوں کا ماہر ڈاکٹر، آٹھ میڈیکل آفیسر، ایک وومن میڈیکل آفیسر اور ایک ڈینٹل سرجن مریضوں کا معائنہ کر رہے ہیں اور مریضوں کے لئے تمام ادویات موجود ہیں۔ ویکنسی پوزیشن اور میڈیسن لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت کی طرف سے ہسپتال کو بنیادی سہولیات دینے کے لئے فنڈز جاری کئے گئے ہیں اور گورنمنٹ نے دسمبر 2019 میں مبلغ79 لاکھ38 ہزار400روپے کے فنڈ ادویات کی مد میں ٹی ایچ کیو بی ایس۔46 جنوبی کو جاری کر دیئے ہیں۔ محکمہ خزانہ، حکومت پنجاب کا جاری شدہ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید ڈاکٹرز / سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی بھرتیوں کے لئے ہر ماہ کی پہلی اور تیسری جمعرات کو انٹرویو ہوتے ہیں جیسے ہی اہل امیدوار دستیاب ہوں گے تعیناتی کر دی جائے گی۔

اوکاڑہ: پی پی۔189 کی حدود میں
سرکاری ہسپتالوں کی تعداد، ڈاکٹرز اور مشینری سے متعلقہ تفصیلات

***3671: جناب منیب الحق:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔189 اوکاڑہ کی حدود میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں کتنے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری موجود ہے کیا تمام فنکشنل پوزیشن میں ہیں؟

(ہ) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں کیا تمام کو بیڈز میسر ہوتے ہیں؟

(و) کیا حکومت ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تفصیل درج ذیل ہے:

Health Facilities	No of Beds	No of Wards
DHQ Hospital Okara City UC 0-91	260	13
DHQ Hospital (SC) Okara UC 0-17	125	13
BHU 1/4L UC 0-89	2	1
BHU 53/2L UC 0-16	2	1
TB Clinic UC 0-93	1	0
UC-0-97 2MCH Center People Colony NO.	1	0
MCH Center Aastana Alia UC-0-95	1	0
MCH Center Samdpura UC-0-96	1	0
Total	393	28

(ب) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی سے متعلقہ تفصیل درج ذیل ہے:

Health Facilities	No of Beds in Emergency
DHQ Hospital Okara City UC 0-91	90
DHQ Hospital (SC) Okara UC 0-17	15
ToTal	105

(ج) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں تعینات ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف سے متعلقہ تفصیلات درج ذیل ہیں:

Health Facilities	No. of Doctors	No of Nurses	No of Pramedics staff
DHQ Hospital Okara City UC-91	40	30	15
DHQ Hospital (SC) Okara UC-17	28	61	15
Total	68	91	33

(د) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں ٹیسٹوں سے متعلقہ مشینری تفصیلات درج ذیل ہے:

Ultrasound, Lab Test DHQ City : CT-Scan, X-ray

DHQ South City: X-ray, Ultrasound, Lab Test

تمام آلات کارآمد ہیں۔

(ہ) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں روزانہ جو مریض داخل ہوتے ہیں اور ان کے لئے جو بیڈز میسر ہوتے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

Health Facilities	No of Patients Admitted per day in Emergecny
DHQ Hospital Okara City UC 0-91	50-200
DHQ Hospital (SC) Okara UC 0-17	15

نوٹ: مورخہ 10-04-2020 سے DHQ Hospital(SC)Okara کو کورونا کے لئے مختص کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے ایمرجنسی اور OPD کو بند کر دیا گیا ہے۔

(و) جی ہاں! جیسے ہی متعلقہ فنڈز میسر ہوئے تو ہسپتالوں کی ایمرجنسی کی استطاعت بڑھائی جائے گی۔ گزشتہ سال ایمرجنسی کے بیڈز کی تعداد 40 سے 80 تک بڑھائی گئی ہے۔ گزشتہ سال ڈسٹرکٹ ہسپتال اوکاڑہ سٹی میں ایمرجنسی بیڈز کی تعداد 40 سے 90 تک 2019 میں بڑھائی گئی تھی جبکہ ڈسٹرکٹ ہسپتال اوکاڑہ ساؤتھ سٹی میں ایمرجنسی بیڈز کی تعداد میں اضافہ نہیں کیا گیا۔

اوکاڑہ: ڈی ایچ کیو میں مختلف وارڈز میں تعینات ڈاکٹرز کی تعداد اور مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*3672: **جناب منیب الحق**: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ کب تعمیر کیا گیا ہے اس کی بلڈنگ کتنے وارڈز اور بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں کارڈیک وارڈ، گائنی وارڈز اور سرجیکل وارڈز کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ج) ان وارڈز میں تعینات ڈاکٹرز کے نام اور تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

(د) کیا کارڈیک وارڈز میں دل کے مریضوں کو first aid کے علاوہ اور بھی کوئی سہولت میسر ہے؟

(ہ) اس کارڈیک وارڈ میں کون کون سی مشینری دستیاب ہے؟

(و) اس کارڈیک وارڈ میں بیک وقت کتنے مریضوں کو داخل کیا جا سکتا ہے؟

(ز) اس وارڈ میں وینٹی لیٹرز مشینیں کتنی ہیں کتنی خراب ہیں کتنی چالو حالت میں ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پہلے یہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تھا1982 میں اسے ڈی ایچ کیو ہسپتال کا درجہ دیا گیا تھا۔ اس میں کل 13 وارڈز اور 250 بیڈز ہیں۔

(ب) ہسپتال میں وارڈز کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہے:

(i) کارڈیک وارڈ میل دس بیڈز، فی میل دس بیڈز اور انتہائی نگہداشت پانچ بیڈز پر مشتمل ہے جن کی کل تعداد 25 بیڈز ہے۔

(ii) گائنی وارڈز 26 بیڈز، لیبر روم 16 بیڈز پر مشتمل ہے جن کی کل تعداد 42 بیڈز ہے۔

(iii) سرجیکل وارڈز، میل سرجیکل وارڈز 24 بیڈز، فی میل سرجیکل وارڈز 24 بیڈز پر مشتمل ہے جن کی کل تعداد 48 بیڈز ہے۔

(ج)

کارڈیک وارڈ

1) ڈاکٹر ساجد حسین (Diploma in Cardiology)

2) ڈاکٹر سجاد انور (Diploma in Cardiology)

3) ڈاکٹر محمد عمران ڈوگر (FCPS Cardiology)

گائنی وارڈ

1. ڈاکٹر رفعت زاہد(Obs & DGO, Gyne)
2. ڈاکٹر بابرہ شوکت(Obs & FCPS, Gyne)
3. ڈاکٹر فرح سہیل(Obs & DGO, Gyne)
4. ڈاکٹر فریحہ صفی مظفر(Obs&MCPS,Gyne)
5. ڈاکٹر علینہ عمران(Obs & FCPS, Gyne)
6. ڈاکٹر نورین کنول(Obs&MCPS,Gyne)

سرجیکل وارڈز

1. ڈاکٹر کیپٹن محمد نعیم(FCPS Surgery)
2. ڈاکٹر محمد شفیق(FCPS Surgery)
3. ڈاکٹر فیصل رؤف(FCPS Surgery)
4. ڈاکٹر حافظ اظہر اقبال(FCPS Surgery)

(د) ڈی ایچ کیو ہسپتال کے کارڈیک وارڈ میں دل کے مریضوں کوfirst aidکے علاوہ E.TT + ایکو گرافی اور ای سی جی کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ہ) ڈی ایچ کیو ہسپتال کے کارڈیک وارڈ میں سکشن مشین + ڈی فیب+کارڈیک مانیٹر + ایمرجنسی ٹرالی ادویات۔سنٹرل آکسیجن سپلائی جیسی مشینری دستیاب ہے۔

(و) کارڈیک وارڈ میں بیک وقت 25 مریضوں کو داخل کیا جاسکتا ہے۔

(ز) اس وارڈ میں ٹوٹل پانچ وینٹی لیٹرز ہیں جو کہ چالو حالت میں ہیں۔

ٹی ایچ کیو بھلوال میں ادویات کی دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*3693: **محترمہ طحیا نون:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ٹی ایچ کیو ہسپتال بھلوال ضلع سرگودھا میں کون کون سی ادویات دستیاب ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

ٹی ایچ کیو ہسپتال بھلوال ضلع سرگودھا میں تمام ضروری ادویات موجود ہیں۔ ادویات کی تفصیل مع تعداد ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

ساہیوال: ہڑپہ میں قائم آر ایچ سی میں ادویات کی فراہمی اور آپریشن تھیٹر میں سرجری کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3704: **جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال ہڑپہ شہر میں محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کی جانب قائم آر ایچ سی میں کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) آر ایچ سی ہڑپہ میں مریضوں کو کون کون سی ادویات فراہم کی جاتی ہیں ادویات کی مکمل تفصیل اور روزانہ کی بنیاد پر کتنے مریضوں کو چیک کیا جاتا ہے سال18-2017اور 2018-19 میں کس کس قسم کی ادویات آر ایچ سی کو فراہم کی گئیں ماہانہ کتنے مریض اس میں چیک کئے جاتے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا آر ایچ سی میں آپریشن تھیٹر موجود ہے اور وہاں مریضوں کو سرجری کی سہولت فراہم کی جاتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا روزانہ آر ایچ سی میں الٹراساؤنڈ سمیت دیگر ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اگر ہاں تو کیا کوئی فیس بھی مریضوں سے وصول کی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا آر ایچ سی ہڑپہ میں ڈینٹیسٹ ڈاکٹر موجود ہے کیا وہاں پر ڈینٹسٹ لیب ہے اگر ہے تو یہ لیب کتنی پرانی ہے اور کب سے آپریشنل ہے اس میں کون کون سا انفراسٹرکچر اور سامان موجود ہے کیا حکومت موجودہ لیب کو جدید طرز پر اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر یہ ڈینٹل یونٹ آپریشنل نہیں ہے تو ڈینٹسٹ ڈاکٹر کی تعیناتی کا کیا مقصد ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) آر ایچ سی ہڑپہ میں ڈیلوری، لیب، ایکسرے، ڈینٹل یونٹ، ٹی بی ڈاٹ، ای سی جی، ڈینٹل ایکسرے اور ای پی آئی کی سہولت موجود ہے۔

(ب) گورنمنٹ سے منظور شدہ تمام ادویات موجود ہیں اور یہ ادویات تمام مریضوں کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ادویات کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 18-2017 میں مریضوں کی تعداد 5,524 ماہانہ تھی اور سالانہ 66,294 تھی۔ 19-2018 میں مریضوں کی تعداد 5098 ماہانہ تھی اور سالانہ 61,176 تھی۔

(ج) جی ہاں! آر ایچ سی ہڑپہ میں آپریشن تھیٹر موجود ہے لیکن سرجن نہ ہونے کی وجہ سے آپریشن نہیں ہوتے۔

(د) جی ہاں! آر ایچ سی ہڑپہ میں الٹراساؤنڈ کی سہولت موجود ہے۔ یہاں صرف حاملہ عورتوں کے الٹراساؤنڈ کئے جاتے ہیں۔ الٹراساؤنڈ کی فیس -/150 روپے ہے۔

(ہ) جی ہاں! آر ایچ سی ہڑپہ میں ڈینٹل سرجن موجود ہے۔ ہسپتال میں ڈینٹل لیب موجود نہیں ہے دسمبر 2019 میں نیا ڈینٹل یونٹ لگایا گیا ہے۔ جہاں دانتوں کا ابتدائی علاج اور سکیلنگ کی جاتی ہے۔

جہلم: تحصیل پنڈ دادنخان کے ہسپتالوں میں گائنی وارڈز کی تعداد اور ڈاکٹرز کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***3829: جناب ناصر محمود:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل پنڈ دادنخان کے کس کس ہسپتال میں گائنی وارڈ ہیں ان میں کتنے ڈاکٹر کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان کے سال 18-2017 اور 19-2018 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان وارڈز میں اس عرصہ کے دوران کتنے مریض داخل ہوئے؟

(د) ہر ہسپتال کے گائنی آؤٹ ڈور اور گائنی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے ان میں کتنے اور کون کون سے ڈاکٹر فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ہ) ہر ہسپتال کے گائنی آؤٹ ڈور اور گائنی ایمرجنسی میں کون کون سی مشینری ٹیسٹوں کے لئے موجود ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال پنڈ دادنخان میں شعبہ گائنی کا ایک وارڈ ہے جو کہ چھ بیڈز پر مشتمل ہے۔شعبہ گائنی میں چوبیس گھنٹوں (تین شفٹوں میں) کل چھ ڈاکٹرز ڈیوٹی کر رہے ہیں جس کے عہدہ اور گریڈ درج ذیل ہے:

سینئر وومن میڈیکل آفیسر گریڈ18	01
وومن میڈیکل آفیسر گریڈ17	05

(ب) شعبہ گائنی میں مختلف مد میں ہونے والے اخراجات درج ذیل ہیں۔

سال18-2017 تنخواہ سینئر وومن میڈیکل آفیسر	-/1117704روپے
سال19-2018 سینئر وومن میڈیکل آفیسر	-/1306272روپے
سال18-2017 تنخواہ وومن میڈیکل آفیسر	-/1178664روپے
سال19-2018 تنخواہ وومن میڈیکل آفیسر	-/1258272روپے
سی سیکشن18-2017 کے اخراجات	-/4850000 روپے
سی سیکشن19-2018 کے اخراجات	-/735000

(ج) سال18-2017 میں کل داخل ہونے والے مریض3261 ہے۔
سال19-2018 میں کل داخل ہونے والے مریض2019 ہے۔

(د) آر ایچ سی للہ، سول ہسپتال کھیوڑہ، آر ایچ سی جلالپور شریف ان تمام آر ایچ سیز پر شعبہ گائنی چار بیڈز پر مشتمل ہے اور شعبہ گائنی میں لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ ساتھ Skilled Birth Attendent بھی ڈیوٹی پر موجود ہیں۔ درج ذیل بنیادی مراکز صحت 24/7 کام کر رہے ہیں۔

1۔بی ایچ یو احمد آباد، 2۔بی ایچ یو ٹوبہ، 3۔بی ایچ یو پنڈی سیدپور

ان سب کا شعبہ گائنی دو بیڈز پر مشتمل ہے اور لیڈی ڈاکٹرز کے ساتھ Skilled Birth Attendent بھی ڈیوٹی پر موجود ہیں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پنڈ داد نخان کا شعبہ گائنی چھ بیڈز پر مشتمل ہے اور کل چھ عدد ڈاکٹرز 24 گھنٹے تین شفٹوں میں موجود رہتے ہیں۔

(ہ) شعبہ گائنی آؤٹ ڈور وارڈ میں مندرجہ ذیل سہولیات موجود ہیں:

1۔ الٹرا ساؤنڈ مشین
2۔ سی ٹی جی مشین
3۔ ڈی این سی سیٹ
4۔ ڈیلوری کٹ
5۔ سی سیکشن کٹ
6۔ انکوبیٹر
7۔ بے بی وارمر
8۔ ویکیوم ایکسٹریکٹر
9۔ بلب سکر
10۔ سکشن مشین
11۔ بے بی سکشن مشین
12۔ ایمرجنسی ٹرالی،
13۔ شعبہ گائنی میں ایمرجنسی کی صورت میں ایچ بی، شوگر اور بلڈ گروپ کرنے کی سہولت موجود ہے۔

جہلم: تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پنڈ داد نخان میں اسامیوں کی تعداد اور دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3830: **جناب ناصر محمود:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پنڈ داد نخان (جہلم) میں میڈیکل آفیسر، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد پوری ہے اگر کم ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ہسپتال میں کتنے مریض OPD اور ایمرجنسی میں علاج کے لئے آتے ہیں؟

(د) ہسپتال میں ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری موجود ہے نیز کس کس مشینری کی ضرورت ہے اور کب تک مہیا کر دی جائے گی؟

(ہ) کیا حکومت ہسپتال میں مسنگ فسیلٹیز اور اس کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں میڈیکل آفیسرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد پوری ہے۔ ہسپتال میں داخل شدہ مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے چوبیس گھنٹے عملہ موجود ہوتا ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال میں روزانہ کی بنیاد پر 700 سے 800 تک مریض چیک اپ کے لئے آتے ہیں۔

(د) ہسپتال ہذا میں موجودہ ضروریات کے مطابق تمام تر مشینری موجود ہے۔ تحصیل کی سطح پر علاج کے لئے جن ٹیسٹوں کی ضرورت ہوتی ہے اس کے لئے مشینری موجود ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1.	X-ray Unit	=	2
2.	Anasthesia Machine	=	01
3.	Diathermy Machine	=	01
4.	Cardiac Monitor	=	05
5.	Defibrilator	=	04
6.	USG Machine	=	03
7.	ECG Machine	=	05
8.	CTG Machine	=	02
9.	Dental Unit	=	01
10.	Cealing Operating Light	=	01
11.	Microscope	=	04
12.	Centrifuge Machine	=	05
13.	Blood Storage Cabinet	=	02
14.	Chemistry Analyzer	=	01
15.	Hematology Analyzer	=	01

(ہ) ہسپتال ہذا میں تمام ضروری سہولیات میسر ہیں۔

ضلع چنیوٹ: پی پی۔95 میں ٹی ایچ کیو
اور رورل ہیلتھ سنٹرز کی تعداد اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3933: **سید حسن مرتضیٰ**: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ حلقہ پی پی۔95 میں کتنے ٹی ایچ کیو ہسپتال اور رورل ہیلتھ سنٹرز کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان کے لئے مالی سال20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان میں اس سال کون کون سی سہولیات حکومت فراہم کر رہی ہے؟

(د) ان میں کون کون سی ڈاکٹرز کی اسامیاں عہدہ، گریڈ وار خالی ہیں؟

(ہ) ان کی ایمرجنسی میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟

(و) کیا ان میں لیڈی ڈاکٹرز تعینات ہیں گائناکولوجسٹ کی اسامیاں کتنی خالی ہیں؟

(ز) ان میں کون کون سی سہولیات میسر نہیں ہیں اور ان کی فراہمی کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی۔95 میں ایک آر ایچ سی چک نمبر14 ج ب اور13 بنیادی مراکز صحت ہیں۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 14 ج ب کے لئے مالی سال 20-2019 میں ٹوٹل بجٹ 400,39,900/-روپے ہے۔

(ج) میڈیسن، لیبارٹری،OPD،ایمرجنسی، الٹراساؤنڈ،ان ڈور، لیبر روم اور ڈینٹل کی سہولیات میسر ہیں۔

(د) آر ایچ سی چک نمبر 14 ج ب میں صرف ایک سیٹ APMO/BS-19 کی خالی ہے۔

(ہ) رورل ہیلتھ سنٹر میں میڈیسن، ای سی جی، چوبیس گھنٹے میڈیکل سروسز۔

(و) جی ہاں!لیڈی ڈاکٹر تعینات ہیں جبکہ گائناکالوجسٹ کی سیٹ رورل ہیلتھ سنٹر میں گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق منظور نہ ہے۔

(ز) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 14ج۔ب میں تمام سہولیات موجود ہیں اور ابھی نئی ایمرجنسی بلڈنگ بھی تعمیر ہو چکی ہے اور بچوں کی نرسری بھی اس نئی بلڈنگ میں بنائی گئی ہے۔ جس میں Paediatrician کو بھی تعینات کیا جائے گا ضروری مشینری خریدی جارہی ہے۔

ضلع بھکر کے سرکاری ہسپتالوں میں
وینٹی لیٹر کی سہولت کی دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*3955: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بھکر کے سرکاری ہسپتال میں کیا وینٹی لیٹر کی سہولت موجود ہے؟

(ب) بھکر شہر میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع بھکر کے سرکاری ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال بھکر	چار وینٹی لیٹر
2۔	تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال دریاخان	ایک وینٹی لیٹر
3۔	تحصیل ہیڈکوارٹر ہستپال منکیرہ	ایک وینٹی لیٹر
4۔	تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کلورکوٹ	نہیں ہے

(ب) بھکر شہر میں ایک ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال بھکر موجود ہے اس کے علاوہ ضلع بھکر میں تین تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال، پانچ رورل ہیلتھ سنٹرز اور چالیس بنیادی مراکز صحت ہیں۔

صوبہ میں حکومت کے پاس
کتے کے کاٹنے کی ویکسین کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*3961: **محترمہ سمیرا کومل:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک آوارہ کتوں کے کاٹنے کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے اور یہ واقعات کن کن شہروں میں زیادہ ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کے پاس کتے کے کاٹنے کی ویکسین دستیاب نہیں ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صوبہ بھر میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک آوارہ کتوں کے کاٹنے کے 2,27,696 واقعات رپورٹ ہوئے اور یہ واقعات درج ذیل شہروں میں زیادہ ہوئے:

-1	میانوالی	-2	رحیم یار خان
-3	فیصل آباد	-4	بہاولپور
-5	بھکر	-6	ڈی جی خان

(ب) یہ بات درست نہیں ہے۔ بلکہ حکومت کے پاس کتوں کے کاٹنے کی ویکسین موجود ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اوکاڑہ: پی پی-189 میں آر ایچ سی

میں بنیادی سہولتوں و خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

537: جناب منیب الحق: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-189 اوکاڑہ میں کتنے آر ایچ سی اور ہسپتال کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ ہسپتالوں میں کون کون سی مشینری اور ادویات دستیاب ہیں، ہسپتال وار تفصیل فراہم کریں؟

(ج) سال19-2018 میں پی پی-189 اوکاڑہ کے تمام آر ایچ سی اور ہسپتالوں کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور کتنی ادویات فراہم کی گئیں، ہسپتال وار تفصیل بیان فرمائیں نیز تمام آر ایچ سی میں ECG کی سہولت موجود ہے؟

(د) مذکورہ ہسپتالوں میں کتنی اسامیاں پر اور کتنی خالی ہیں، ہر آر ایچ سی کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ ہسپتالوں اور آر ایچ سیز میں صحت کی بنیادی سہولیات اور مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے نیز خالی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی-189 میں کوئی آر ایچ سی نہ ہے آٹھ سرکاری ہسپتال محکمہ صحت کے تحت کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

DHQ Hospital Okara City	UC O-91
DHQ Hospital (SC)Okara	UC O-17
BHU 1/4-L	UC O-89
BHU 53/2-L	UC O-16
TB Clinic	UC O-93

MCH Center People Colony No.2	UC O-97
MCH Center Aastana Aalia	UC O-95
MCH Center Samad Pura	UC O-96

(ب) مذکورہ ہسپتالوں میں مشینری اور ادویات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔189 اوکاڑہ میں کوئی آر ایچ سی موجود نہیں ہے اور باقی ہسپتالوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حلقہ پی پی۔189 اوکاڑہ میں کوئی آر ایچ سی موجود نہیں ہے اور باقی ہسپتالوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حلقہ پی پی۔189 اوکاڑہ کے ہسپتالوں اور مراکز صحت میں عملہ اور ادویات موجود ہیں اور تعمیر و مرمت کا کام بھی ضرورت کے مطابق ہوتا رہتا ہے اس لئے حکومت پنجاب مزید عملہ اور ادویات کی فراہمی کا فی الحال ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

ڈینگی کے مریضوں کی تعداد اور علاج معالجہ کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

866: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم اگست 2018 سے اب تک لاہور راولپنڈی، اوکاڑہ، ساہیوال اور قصور میں کتنے افراد کو ڈینگی بخار کی وجہ سے داخل کیا گیا اور کتنے افراد ڈینگی بخار کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے گئے مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ب) حکومت نے ڈینگی کی روک تھام اور خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں ضلع وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یکم اگست 2018 سے 11۔دسمبر 2019 تک ضلع لاہور میں ڈینگی کے 832 کنفرم مریض رپورٹ ہوئے اور چار اموات واقع ہوئیں، راولپنڈی میں 7063 کنفرم مریض رپورٹ ہوئے اور آٹھ اموات واقع ہوئیں، اوکاڑہ میں پانچ کنفرم مریض رپورٹ ہوئے، ساہیوال میں بائیس اور قصور میں تین کنفرم ڈینگی مریض رپورٹ ہوئے۔

(ب) تمام اضلاع میں ڈینگی کی روک تھام کے لئے بروقت تمام تر وسائل بروئے کار لاتے ہوئے انتظامات کئے گئے ہیں۔ڈینگی SOPs کے مطابق جہاں جہاں بھی ڈینگی لاروا اور مچھر یا کنفرم مریض رپورٹ ہوئے وہاں وافر مقدار میں مچھر مار سپرے کیا گیا، عوام الناس کی آگاہی کے لئے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے مربوط آگاہی مہم چلائی گئی۔ تمام اضلاع میں متعلقہ مشینری اور تربیت یافتہ عملہ موجود ہے جو کہ ڈپٹی کمشنر کی زیر نگرانی ڈینگی کے تدراک کے لئے اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ صحت کے علاوہ حکومت پنجاب کے دیگر ادارے جن میں لوکل گورنمنٹ، ایگریکلچر، ماحولیات، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سب SOPs کے مطابق ڈینگی کے تدراک کے لئے اپنا اپنا کردار بخوبی ادا کر رہے ہیں اور بروقت ڈینگی سرویلینس کو یقینی بنایا جارہا ہے۔اس کے علاوہ ڈینگی کے علاج معالجہ کے لئے صوبے کے تمام ٹیچنگ اور ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں High Dependency Units(HDUs) قائم کئے گئے ہیں جن میں ڈینگی کی تشخیص اور علاج معالجے کی تمام سہولیات موجود ہیں اور (DEAG) ڈینگی ایکسپرٹ ایڈوائزری گروپ سے تربیت یافتہ عملہ ڈاکٹرز اور نرسز موجود ہیں۔ تمام تحصیل ہسپتالوں میں ڈینگی کاؤنٹرز اور آئسولیشن وارڈز موجود ہیں۔ اس ضمن میں ڈینگی کے مریضوں کے علاج کے لئے سرکاری ہسپتالوں میں Dextran-40 فراہم کی گئی ہے۔ حکومت پنجاب ڈینگی کی روک تھام کے لئے تمام اقدامات کو یقینی بنائے ہوئے ہیں۔

اوکاڑہ: پی پی-185 میں بی ایچ یوز
کی تعداد اوران میں سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

921: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں کتنے بی ایچ یو ہسپتال ہیں ان میں جون 2018 سے نومبر 2019 تک کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا مذکورہ مراکز صحت میں کون کون سی میڈیسن مذکورہ عرصہ کے دوران فراہم کی گئی ہر مراکز کی الگ الگ تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ مراکز صحت میں علاج کی کون کون سی سہولیات میسر ہیں موجودہ حکومت نے حلقہ پی پی۔185 کے مراکز صحت کی اپ گریڈیشن یا بہتری کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حلقہ کے اکثر مراکز صحت میں ملازمین کے رہائشی کوارٹر خستہ حال ہیں جو کسی بھی وقت حادثے کا سبب بن سکتے ہیں؟

(د) کیا حکومت حلقہ پی پی۔185 کے تمام مذکورہ مراکز صحت کی اپ گریڈیشن اور مسنگ فسیلٹیز پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں 16 بی ایچ یو، تین آر ایچ سی اور دو ڈسپنسریاں موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

آر ایچ سی بصیرپور، آر ایچ سی منڈی احمد آباد، آر ایچ سی ہٹک بی ایچ یو کانی پور، بی ایچ یو چشتی قطب دین، بی ایچ یو معروف، بی ایچ یو روحیلہ تیجکا، بی ایچ یو فیض آباد، بی ایچ یو محمد نگر، بی ایچ یو رکن پورہ، بی ایچ یو اٹاری، بی ایچ یو بھیلا گلاب سنگھ، بی ایچ یو گدڑ ملکانہ، بی ایچ یو قادر آباد، بی ایچ یو پھلاں تولی، بی ایچ یو بدری داس، بی ایچ یو حنیف نگر، بی ایچ یو جندراں کلاں، بی ایچ یو راجوال RD بصیرپور، RD ڈھلیانہ جون 2018 سے نومبر 2019 تک کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا۔ مذکوہ مراکزِ صحت میں کون کون سی میڈیسن مذکورہ عرصہ کے دوران فراہم کی گئی، ہر مراکز کی الگ الگ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) RHCs میں تمام بنیادی سہولتیں میسر ہیں۔ان سہولیات میں ایکسرے،ECG، لیبارٹری ٹیسٹ، الٹرا ساؤنڈ، ڈینٹل سیکشن، آپریشن تھیٹر، لیبر روم، EPI،MLCروم موجود ہیں اوران سے متعلقہ تمام مشینری بھی دستیاب ہے۔اسی طرح تمام ضروری ادویات بھی موجود ہیں جن سے عوام صحت،علاج معالجہ کی تمام سہولیات سے مستفید ہو رہی ہے۔

BHUsمیںVaccination EPI,IRMNCHاور تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں جن سے عوام صحت،علاج معالجہ کی تمام سہولیات سے مستفید ہو رہی ہے۔

(ج) جی ہاں!مذکورہ حلقہ کے اکثر مراکزِ صحت میں ملازمین کے رہائشی کوارٹر خستہ حال ہیں۔ حکومت جیسے ہی تعمیر و مرمت کی مد میں فنڈز فراہم کرے گی ان کو فوراً مرمت کیا جائے گا۔

(د) حلقہ پی پی۔185 کے تمام مراکزِ صحت جن میں آر ایچ سیز،بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں میں سٹاف،ادویات اور تمام فسیلٹیز موجود ہیں اور حکومت پی پی۔185 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں موجود آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں کی بہترین کارکردگی کے لئے مزید مناسب اقدامات اٹھا رہی ہے۔ حکومت موجودہ سال میں مذکورہ حلقہ میں موجود مراکزِ صحت کی رہائش گاہوں کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوں گے مذکورہ سنٹرز کی تعمیر و مرمت کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

ضلع جھنگ میں ڈرگ انسپکٹرز
کی تعداد اور 2019 میں کئے گئے چالانوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

956: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں کتنے ڈرگ انسپکٹر تعینات ہیں ان کا تبادلہ کتنے عرصہ بعد کیا جاتا ہے؟

(ب) یکم جون 2019 سے اب تک ضلع جھنگ میں کتنے ڈرگ سٹورز کے چالان کئے گئے سیل ہوئے اور کیا کیا سزائیں دی گئیں جعلی ادویات اور Expire Date کی فروخت کی وجہ سے کن کن میڈیکل سٹورز کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف)

1. عمر حیات ڈرگ انسپکٹر تحصیل جھنگ: 01.05.2017 سے تاحال
2. محمد عرفان ڈپٹی ڈرگ کنٹرولر تحصیل شورکوٹ: 28.03.2015 سے تاحال
3. نوید شہزاد فارماسسٹ ایڈیشنل چارج DI تحصیل 18-ہزاری: 23.02.2020 سے تاحال محمد آصف نواز ڈرگ انسپکٹر تحصیل احمد پور سیال: 15.02.2020 سے تاحال ڈرگ انسپکٹر کی مجاز اتھارٹی سیکرٹری پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر لاہور ہیں اور ان کا تبادلہ سیکرٹری پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر لاہور کے دفتر سے ہوتا ہے۔

(ب) یکم جون 2019 تا 10-مارچ 2020 تک 64 مختلف میڈیکل سٹور کے چالان کئے گئے ہیں اور 9 دکانیں سیل کی گئی ہیں اور کیس ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ جھنگ کو بھجوائے گئے ہیں اور دو میڈیکل سٹوروں expire ادویات کی فروخت کی وجہ سے چالان کئے گئے ہیں اور کیس ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ جھنگ کو بھجوائے گئے تھے اور ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ جھنگ کے فیصلوں کے مطابق کیس ڈرگ کورٹ فیصل آباد میں بھجوائے گئے ہیں جو کہ عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں اکتوبر 2018 تا اکتوبر 2019 میں کتے کاٹنے کے علاج کے لئے داخل ہونے والے مریضوں سے متعلقہ تفصیلات

976: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب بھر میں کل کتنے سرکاری ہسپتال ہیں؟

(ب) ان سرکاری ہسپتالوں میں اکتوبر2018 سے اکتوبر2019 تک کل کتنے مریض کتے کاٹنے کا علاج اور ویکسینیشن کے لئے رجسٹرڈ کئے گئے اور ان میں سے کتنے مریض جاں بحق ہوئے؟

(ج) کیا حکومت کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کا فری علاج / ویکسینیشن کی سہولت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب بھر میں کل 188 سرکاری ہسپتال ہیں۔

(ب) سرکاری ہسپتالوں میں اکتوبر2018 سے اکتوبر2019 تک کل 227,696 مریض کتوں کے کاٹنے کے علاج اور ویکسینیشن کے لئے رجسٹرڈ کئے گئے اور ان میں سے کوئی مریض جاں بحق نہیں ہوا۔

(ج) حکومت کے تمام بڑے سرکاری ہسپتالوں میں کتے کاٹنے کا مفت علاج / ویکسینیشن کی سہولت موجود ہے۔

صوبہ بھر میں سال19-2018 میں
آوارہ کتوں کے کاٹنے کے واقعات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

987: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال19-2018 میں صوبہ بھر میں آوارہ کتوں کے کاٹنے کے کتنے واقعات پیش آئے ہیں؟

(ب) آوارہ کتوں کے کاٹنے کے واقعات زیادہ کن شہروں میں رپورٹ ہوئے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے ہسپتالوں اور مراکز صحت میں کتے کے کاٹے کی ویکسین نایاب ہو چکی ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سال19-2018 میں صوبہ بھر میں آوارہ کتوں کے کاٹنے کے2,27,696واقعات پیش آئے۔

(ب) آوارہ کتوں کے کاٹنے کے واقعات درج ذیل اضلاع میں زیادہ ہوئے:۔

1۔	میانوالی	2۔	رحیم یار خان
3۔	فیصل آباد	4۔	بہاولپور
5۔	بھکر	6۔	ڈی جی خان

(ج) جی یہ درست نہیں ہے، بلکہ صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں کتے کاٹنے کی ویکسین موجود ہے۔

اوکاڑہ پی پی۔185 کے آر ایچ سی اور بی ایچ یو میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین مہیا کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1044: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2019 تا یکم مارچ 2020 تک پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ کے کتنے آر ایچ سی اور بی ایچ یو میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین اور کتے مارنے کی ادویات مہیا کی گئیں ہر آر ایچ سی اور بی ایچ یو کی الگ الگ مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران یونین کونسل نمبر100 مصروف بی ایچ یو فیض آباد کے ایریا میں کتنے کتوں کو کون سی زہر دے کر مارا گیا نیز اس عرصہ کے دوران مذکورہ حلقہ پی پی۔185 میں کتے کے کاٹنے کے کتنے کیس رپورٹ ہوئے، کتنے مریضوں کو ادویات دے کر فارغ کیا گیا اور کتنے لوگوں کی کتے کے کاٹنے کی وجہ سے اموات ہوئی، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ہر آر ایچ سی اور بی ایچ یو میں ایک اہلکار کی یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ آوارہ کتوں کو زہر دے کر مارے اور کتوں کی ویکسین کرے آر ایچ سی اور بی ایچ یو میں جن اہلکاروں نے آج تک اپنے فرائض میں غفلت برتتے ہوئے آوارہ کتوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی ہے حکومت ان اہلکاروں کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یکم جنوری2019 تا یکم مارچ2020 تک پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں تین آر ایچ سی میں کتے کاٹنے کی ویکسین مہیا کی گئی جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

آر ایچ سی بصیر پور میں ARV ویکسین مہیا کی گئی	:	108وائل
آر ایچ سی ہٹک میں ARV ویکسین مہیا کی گئی	:	73وائل
آر ایچ سی منڈی احمد آباد میں ARV ویکسین مہیا کی گئی	:	75وائل

کتے کے کاٹنے کی ویکسین صرف ٹی ایچ او اور آر ایچ سیز میں موجود ہوتی ہے جبکہ BHUs کے لئے کتے کے کاٹنے کی ویکسین ڈی ایچ او آفس میں موجود ہے۔

حلقہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں 16 بی ایچ یو، تین آر ایچ سی اور دو ڈسپنسریاں موجود ہیں اور یکم جنوری2019 تا یکم مارچ2020 تک پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں ہر یونین کونسل کو دس گرام کتے مارنے کی ادویات (strychnine زہر) مہیا کی گئی۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران (یونین کونسل معروف) بی ایچ یو فیض آباد کے ایریا میں 116 کتوں کو strychnine زہر دے کر مارا گیا۔ نیز اس عرصہ کے دوران مذکورہ حلقہ میں کتے کے کاٹنے کے 292 کیس رپورٹ ہوئے اور تمام مریضوں کو ARV ویکسین دی گئی اور کتے کے کاٹنے کی وجہ سے کوئی اموات نہیں ہوئیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہر آر ایچ سی اور بی ایچ یو میں ایک اہلکار کی ڈیوٹی ہے کہ وہ آوارہ کتوں کو زہر دے کر مارے اور کتوں کے کاٹنے کی ویکسین کرے۔ ان آر ایچ سی اور بی ایچ یوز میں کسی بھی اہلکار نے آج تک اپنے فرائض میں غفلت نہ برتی ہے اور آوارہ کتوں کو تلف کرنے کی ڈیوٹی احسن طریقے سے سر انجام دے رہے ہیں۔

صوبہ میں یکم مارچ سے تاحال کورونا ٹیسٹ
کی تعداد قرنطینہ سنٹرز کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

1056: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں یکم مارچ 2020 سے اب تک کورونا وائرس کے کتنے ٹیسٹ کئے گئے کتنے ٹیسٹ درست آئے اور کتنے لوگوں میں کورونا وائرس کی تصدیق ہوئی؟

(ب) صوبہ کے کتنے اضلاع میں قرنطینہ سنٹر بنائے گئے ان میں کون کون سی سہولیات مہیا کی گئیں اور ان میں کتنے مریضوں کو رکھا گیا، تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ قرنطینہ سنٹر میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کو دستانے اور کٹس وغیرہ کس ملک سے کتنی تعداد میں منگوا کر دیئے گئے اور ان پر کتنا خرچہ آیا؟

(د) یکم مارچ 2020 سے اب تک اس بیماری سے کتنے مریض جاں بحق ہوئے اور کتنے صحت یاب ہوئے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یکم مارچ 2020 سے اب تک کل 6,63,539 کورونا وائرس کے ٹیسٹ کئے گئے جن میں سے 90,816 مریضوں میں کورونا کے مرض کی تشخیص ہوئی۔

(ب) صوبہ بھر میں 255 قرنطینہ سنٹرز بنائے گئے اور ان میں 4586 کورونا کے مریض رکھے گئے۔ ان قرنطینہ سنٹرز کی کل اہلیت 30641 مریض رکھے جاسکتے ہیں۔ سنٹرز میں تمام تر رہائشی انتظامات کئے گئے۔

(ج) مذکورہ سنٹرز میں کل 2,50,000 خریدی گئی کٹس میں سے 1,13,961 کٹس سپلائی کی گئیں جبکہ 1,36,039 کٹس صوبائی سٹور میں موجود ہیں اس طرح 7,75,000 خریدے گئے دستانوں میں سے 2,55,091 دستانے دیئے گئے جبکہ باقی مقدار صوبائی سٹور میں موجود ہیں۔

(د) صوبہ پنجاب میں یکم مارچ 2020 سے لے کر اب تک کورونا وائرس کے مرض کے باعث 2095 اموات رجسٹر کی گئیں جبکہ کل 66,425 مریض مکمل صحت یاب ہوئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عشر (جناب محمد شفیق): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عشر (جناب محمد شفیق): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بہت اہم مسئلے پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ آپ کو پتا ہے کہ رحیم یار خان پنجاب کا آخری ضلع ہے وہاں شیخ زید ہسپتال میں سندھ اور بلوچستان سے بے تحاشا مریض آتے ہیں۔ وہاں پچھلے دو سال سے سی ٹی سکین مشین خراب پڑی ہے تو ہمارے rural area سے مریض آتے ہیں تو ڈاکٹر انہیں پرائیویٹ کلینک میں بھیج دیتے ہیں جہاں سے اُنہیں سی ٹی سکین کرانا پڑتا ہے لیکن وہ سی ٹی سکین کی رقم afford نہیں کر سکتے تو وہاں پر نئی سی ٹی سکین مشین دی جائے۔ انہوں نے پرانی مشین کی مرمت کرائی ہے لیکن وہ پھر بھی کام نہیں کر رہی اور وہ بتاتے ہیں کہ سی ٹی سکین مشین کی مرمت پر 50/40 لاکھ روپیہ لگ گیا ہے اس مشین کی مرمت کے حوالے سے انکوائری بھی ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

ایوان میں امن عامہ پر بحث کرانے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے میری گزارش ہے کہ ہم نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی عرض کی تھی کہ لاء اینڈ کمیٹی پر بحث کے لئے ایوان میں ٹائم رکھا جائے کیونکہ حالات بہت خراب ہیں لیکن لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے کوئی ٹائم نہیں رکھا گیا۔ اگر لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے ٹائم نہیں رکھنا تو براہ مہربانی مجھے لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود وبیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ اجلاس کا ایجنڈا حزب اختلاف کے ساتھ مشاورت سے طے ہوتا ہے اور جتنی بھی general discussions رکھی گئی ہیں اُن کے لئے حزب اختلاف سے باقاعدہ مشاورت کی گئی ہے۔ حزب اختلاف آپس میں مشاورت کر لیں وہ جس دن بھی لاء اینڈ آرڈر پر بحث کرنا چاہتے ہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر! حزب اختلاف نے جناب خلیل طاہر سندھو کو nominate کیا ہوا ہے وہ ابھی تشریف لے جا چکے ہیں لیکن جانے سے پہلے وہ مجھے بتا کر گئے ہیں کہ کل ایجوکیشن پر عام بحث رکھیں۔ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے حزب اختلاف جس دن چاہے وہ لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث رکھ سکتی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آج کوئی بھی عام بحث نہیں ہے تو آج لاء اینڈ آرڈر پر بحث کرا لیں۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون نے agree کر لیا تو ہم سوموار کو لاء اینڈ آرڈر پر بحث رکھ لیتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 561 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس پڑھا جا چکا ہے اور وزیر قانون نے اس کا جواب دینا ہے۔ جی، وزیر قانون!

گجومتہ لاہور میں فائرنگ سے دو افراد کی ہلاکت

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور اس کی واقعہ کی ایف آئی آر درج کی جا چکی ہے۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس پچھلی دفعہ pending کیا گیا تھا اُس وقت اِس کی situation اور تھی۔ اب مزید ڈویلپمنٹ ہوئی ہے کہ اس مقدمہ میں اِس وقت تک ہم چھ افراد کو گرفتار کر چکے ہیں۔ ان سے تفتیش کی جا رہی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ تفتیش مکمل ہونے پر چالان یکسو کر کے عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 568 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس پڑھا جا چکا ہے اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب وزیر قانون نے دینا ہے۔ جی، وزیر قانون!

ہربنس پورہ لاہور میں ہیڈ کانسٹیبل سمیت دو افراد کا قتل

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس میں جس مسئلہ کی طرف نشاندہی کی گئی ہے۔ اس کا مقدمہ درج ہو چکا ہے اور جن ملزمان کو اس میں نامزد کیا گیا ہے ان کی گرفتاری کے لئے تحرک کیا جا رہا ہے لیکن فی الحال اس میں ہمیں زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ ہم نے کچھ ملزمان کو شامل تفتیش کیا ہوا ہے اور تفتیش جاری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جیسے ہی تفتیش مکمل ہو گی اور گرفتاریاں مکمل ہوں گی تو اس کا چالان بھی عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد عبداللہ وڑائچ!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میں معزز وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگر تفتیش ہو رہی ہے تو آپ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس توجہ دلاؤ نوٹس کو کس چیز کے لئے pending کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے ابھی کہا ہے کہ اس کا جواب مکمل نہیں آیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے جواب دیا ہے اور کہا ہے کہ تفتیش ہو رہی ہے اور جیسے ہی گرفتاریاں مکمل ہو جائیں گی چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ اب گورنمنٹ کو اس بات پر پابند نہیں کیا جا سکتا کہ ہم یہاں کھڑے ہو کر ایک توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب دیں اور اس کو pending کر دیا جائے کہ ابھی تک تفتیش مکمل نہیں ہوئی۔ اس میں نیا توجہ دلاؤ نوٹس دیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے، اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 577 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس بھی پڑھا جا چکا ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، وزیر قانون!

تھانہ فیکٹری ایریا فیصل آباد ڈجکوٹ روڈ جانی پان شاپ کے مالک کے گھر ڈکیتی

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر جنہوں نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس دیا تھا۔ ان سے میری بات بھی ہوئی تھی۔ اس کیس میں فیصل آباد کے ایس پی جو تفتیش کے انچارج ہیں وہ بھی تشریف لائے تھے۔ ان کو ساری تفصیلات بتائی گئیں۔

جناب سپیکر! اس میں تفصیل یہ تھی کہ ہم نے دو ملزمان گرفتار کر لئے ہیں اور ایک نامزد ملزم جھنگ میں کسی پولیس مقابلہ میں مارا گیا ہے۔ یہ professional لوگ تھے ان میں سے کچھ کی گرفتاری عمل میں لائی جا چکی ہے اور کچھ کو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 581 محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پڑھیں۔

موضع جلالپور سیداں خوشاب میں زمین کے تنازع پر سترہ سالہ بچے کا قتل

581 **محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع جلالپور سیداں خوشاب میں مورخہ 13-جولائی 2020 کو صبح 9:45 پر زمین کے تنازع پر ایک سترہ سالہ بچے سید علی تقی شاہ کو چاقوؤں کے پے در پے وار کر کے شدید زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا جہاں پر وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہو گیا؟

(ب) اس واقعہ میں ملوث کتنے افراد کے خلاف کون کون سی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ سرزد ہوا اور اس کا مقدمہ نمبر 391 مورخہ 13-07-2020 بجرم 149 / 148 / 302 ت پ تھانہ سٹی جوہر آباد میں درج ہوا۔ اس مقدمہ میں کل پانچ ملزمان کو نامزد کیا گیا تھا جن میں سے تین گرفتار ہو چکے ہیں، ایک ملزم عبوری ضمانت پر ہے اور ایک ملزم کی ابھی گرفتاری بقایا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو ملزم عبوری ضمانت پر ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی ضمانت خارج کرانے کے لئے پوری کوشش کی جائے گی اور ایک ملزم جس کی گرفتاری ابھی بقایا ہے اس کی گرفتاری کے لئے بھی تحرک کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! اس بچے کا تعلق سادات خاندان سے اور انتہائی غریب خاندان سے ہے۔ اس کی عمر سترہ سال تھی۔ اس وقوعہ کے بعد تمام برادری میں انتہائی غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ اس بچے کے قتل میں ملوث لوگ انتہائی بااثر ہیں۔

جناب سپیکر! میری وزیر قانون اور پنجاب حکومت سے یہ مطالبہ ہے کہ ایسے لوگوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ ہم والدین کا نوجوان بچہ واپس تو نہیں لا سکتے لیکن کم از کم ان کے دکھ کا اتنا مداوا کر سکتے ہیں کہ اصل مجرم کو سزا دی جائے۔

جناب چیئرمین: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 582 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پڑھیں۔

چھچھڑ سٹاپ ملتان روڈ لاہور پر
نامعلوم افراد کی فائرنگ سے باپ کی ہلاکت اور بیٹے کا زخمی ہونا

582: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ نواں کوٹ لاہور کی حدود میں مورخہ 6-جولائی2020 کو چھچھڑ سٹاپ ملتان روڈ لاہور پر نامعلوم افراد نے اسلم اور اس کے بیٹے حمزہ پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں اسلم موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا اور اس کا بیٹا شدید زخمی ہو کر موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے؟

(ب) کیا مذکورہ واقعہ کی ایف آئی آر درج ہوئی تو پولیس نے کون سی دفعات لگائی ہیں اور ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے اب تک کیا کارروائی کی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا۔اس وقوعہ کا مقدمہ نمبر20/1731مورخہ06-07-2020 بجرم324/34/302 ت پ تھانہ نواں کوٹ لاہور میں درج ہو چکا ہے۔ اس میں دو ملزمان کو نامزد کیا گیا تھا۔اس وقت دونوں ملزمان پولیس کی حراست میں ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ!کیا آپ کا اس پر کوئی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!میری وزیر قانون سے یہrequest ہے کہ اس گینگ میں سے جو دولوگ گرفتار ہوئے ہیں، کیا ان کے علاوہ کسی اور کو بھی نامزد کیا گیا تھا یا صرف یہی دو تھے جن کو نامزد کیا گیا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے جن دو ملزمان کا کہا ہے کہ وہ شامل تفتیش ہیں ان کی گرفتاری ابھی ہم نے نہیں ڈالی۔ ہم investigate کر رہے ہیں انہیں شامل تفتیش کیا گیا ہے جیسے ہی تفتیش مکمل ہوتی ہے اگر کسی مزید ملزم کی اس میں نشاندہی کی گئی تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کو بھی گرفتار کیا جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کوdispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے ایک رپورٹ پیش کرنی ہے۔

سرکاری کارروائی

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب چیئرمین: وزیر قانون! ایک رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Disaster Management Organizations Punjab for the audit year 2018-19.

MR CHAIRMAN: The report has been laid and is referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

(رپورٹ پیش ہوئی)

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔

اسسٹنٹ کمشنر تاندلیانوالہ کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اس معزز ایوان کا ہر معزز ممبر خواہ اس کا تعلق اپوزیشن سے ہو یا

حکومت سے وہ اپنے حلقہ کے عوام کے مسائل کے حل کے لئے اس ایوان میں بھی آواز اٹھاتا ہے اور اپنے ضلع اور تحصیل کے افسران سے بھی رابطہ کرتا ہے۔ اس دَور سے پچھلے دَور میں انتہائی قابل احترام سپیکر پنجاب اسمبلی نے ایک رولنگ دی تھی کہ ہر افسر ہر معزز ممبر کی کال سننے کا پابند ہے، اگر وہ مصروف ہو تو بعد میں خود رابطہ کرے لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد جس کا نام اُسامہ شارون ہے جس کی تعیناتی کو تین ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے، اُس کو جب بھی کال کی ہے وہ فوراً کال کاٹ دیتا ہے اور آج تک اس نے بیک کال کی ہے اور نہ کبھی یہ message آیا ہے کہ میٹنگ میں مصروف ہوں۔ اُس کے gun man کو بھی کال کرکے بتایا لیکن کوئی response نہیں آیا۔ تحصیل تاندلیانوالہ کے عوامی نمائندے اس کے تکبرانہ روّیہ سے پریشان ہیں اور اس افسر نے قاعدہ نمبر 15 استحقاقات ایکٹ 1972 اور اسمبلی رولنگ کی خلاف ورزی کی ہے جس سے نا صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! مجھے ابھی اس کی کاپی ملی اور نہ ہی یہ circulate ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود معزز ممبر نے جیسے ارشاد فرمایا ہے میں قطعی طور پر اس سے اختلاف نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے نزدیک اگر سب سے اہم بات ہے تو اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے ہر ممبر کا احترام اور عزت ہے جو سب پر لازم ہے۔ اگر کسی آفیسر سے اس طرح کا واقعہ سرزد ہوا ہے تو اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک استحقاق کو سپیشل کمیٹی نمبر 8 کے سپرد کیا جاتا ہے اور دو مہینے میں اس کی رپورٹ دی جائے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 219/18 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ جس کا جواب میاں محمود الرشید نے دینا تھا۔

جناح باغ (لارنس گارڈن) کو تباہی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے جس کا میں جواب دیتا ہوں۔ باغِ جناح اب بھی اپنی مثال آپ ہے جس کو پہلے لارنس گارڈن کہتے تھے اور سرکاری طور پر اس کو باغِ جناح کہتے ہیں۔ اب بھی دنیا کے چند بہترین باغوں میں اس کا شمار ہے۔ باغِ جناح میں محکمہ زراعت کے کوئی دفاتر نہ ہیں بلکہ Floriculture, Horticulture and Landscaping کے چھ ہفتے سے ایک سال تک کے مختلف مدت کے کورسز کروانے کا محکمہ زراعت نے انسٹیٹیوٹ بنایا تھا اور ابھی یہ محکمہ زراعت کے زیر سایہ چل رہا ہے۔ باغِ جناح کا کنٹرول پی ایچ اے کے ماتحت آنے سے پہلے کا یہ انسٹیٹیوٹ بنا ہوا ہے جس سے لاہور اور مختلف شہروں کے شہری مستفید ہو رہے ہیں جن میں خواتین و حضرات گھروں کی سجاوٹ اور flower cut لگانے کے کورس کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ طالب علم ایک سالہ کورس کر کے مختلف شہروں میں مختلف محکمہ جات میں بطور سپروائزر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں جبکہ باغبانی اور کچن گارڈننگ کے متعلق بلامعاوضہ طریقہ جات اور تجاویز مہیا کرتے ہیں۔ یہ انسٹیٹیوٹ چلڈرن پارک اور لیڈی کلب کے ایریا میں نہ ہے بلکہ ان کے قریب علیحدہ بنا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ باغِ جناح میں داخل ہونے کے لئے پانچ گیٹ ہیں جہاں پر پارکنگ سٹینڈز بنے ہوئے ہیں جو باغ میں سیر کرنے کے لئے آنے والے حضرات کی سہولت کے لئے ہیں۔ لوگ اپنی موٹر سائیکلیں اور گاڑیاں پارک کر کے سیر کرتے ہیں جس سے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ باغِ جناح کے اندر تین fast food کے points ہیں جو عوام الناس کے لئے ہیں جس سے تمام سیر کرنے والے حضرات مختلف اشیاء خورد و نوش سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہ عوام کی سہولت کے لئے ہیں نہ کہ تجاوزات میں آتے ہیں بلکہ قانون کے مطابق یہ lease پر دیئے ہوئے

ہیں۔ اس کے علاوہ باغِ جناح کے مغرب میں امتحانی مرکز ہے، وہاں تمام علاقہ کے ہزاروں موٹر سائیکلوں کی پارکنگ باغِ جناح کے باہر سڑک پر امتحانی مرکز لاہور بورڈ کے ماتحت ہے اور موٹر سائیکلوں کی پارکنگ امتحان دینے والے امیدواروں کی ہوتی ہے جبکہ سڑک ٹیپا اور کارپوریشن کے ماتحت ہے۔ باغ کے اندر موٹر سائیکلوں یا گاڑیوں کی پارکنگ نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ انٹری ٹیسٹ یا مقابلے کا امتحانات ہوتے ہیں تب ضلعی انتظامیہ گاڑیاں اور موٹر سائیکل باغ کے سٹینڈ پر park کرواتی ہے جن خدشات کا اظہار شیخ علاؤالدین نے کیا تھا اس طرح کی کوئی بات یہاں پر نہیں ہے۔ محکمہ نے تفصیل کے ساتھ بتا دیا ہے کہ باغ اب بھی بہترین باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ جہاں تک پارکنگ کا تعلق ہے تو جن دنوں امتحانات ہوتے ہیں اُن دنوں وہاں پر ہزاروں موٹر سائیکلیں وغیرہ ہوتی ہیں اور ضلعی انتظامیہ عارضی طور پر دو چار گھنٹوں کے لئے جگہ مہیا کرتی ہے جس کے بعد وہ disburse ہو جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 71/19 چودھری اشرف علی کی ہے جس کا جواب میاں محمد اسلم اقبال نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

گوجرانوالہ ریجن میں قائم سینکڑوں فیکٹریوں میں خطرناک بوائلرز نصب ہونے کا انکشاف

(---جاری)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ تحریک التوائے کار بوائلر کے حوالے سے ہے۔ معزز ممبر کا تعلق بھی متعلقہ ضلع سے ہے اس حوالے سے انہوں نے جو بات کی ہے وہ اپنی انفارمیشن اور کچھ اخباری رپورٹ کی بناء پر کی ہے لیکن میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ یہ صرف اخباری خبر ہے۔ میں یہاں پر یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ گوجرانوالہ یا پورے پنجاب کے اندر جتنے بھی بوائلر ہیں اُن کی باقاعدہ سالانہ inspection کی جاتی ہے اور اس کے لئے علیحدہ Directorate موجود ہے جس پر چیف بوائلر انسپکٹر تعینات ہے اور وہ تمام چیزوں کو دیکھتا ہے۔ ان کی تحریک التوائے کار میں فرمایا گیا کہ یہاں پر صرف دو انسپکٹر ہیں اور جہاں تک انسپکٹر کم

ہونے کا تعلق ہے تو اُس حد تک میں ان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن inspection کے حوالے سے باقاعدہ سالانہ inspection کی جاتی ہے اور تمام معاملات کو دیکھا بھی جاتا ہے۔ ہم نے اگلا step یہ لیا ہے کہ اس کو ہم تھرڈ پارٹی کی طرف لے جارہے ہیں کیونکہ مختلف چیمبرز کے کچھ industrialists ہیں جن کے ساتھ میری ملاقات ہوئی ہے اور انہوں نے شکایات کی ہیں کہ بوائلر انسپکٹر کی سطح پر رشوت لی جاتی ہے اس لئے outsource کرنے کے لئے ہم تھرڈ پارٹی کی طرف لے کر گئے ہیں جس پر میں کام کررہا ہوں۔

جناب سپیکر! آئندہ جو بھی inspection ہو گی اُس کا پورا میکنزم تھرڈ پارٹی کے ذریعے کروایا جائے گا، اُس کی validation اور سرٹیفکیٹ اس کے ذریعے سے لیا جائے گا تاکہ inspector less and inspection less regime کے بارے جو بات ہو رہی ہے اُس کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/133 شیخ علاؤالدین کی ہے جس کا جواب میاں محمود الرشید نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی تک محکمہ کی طرف سے نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی اس تحریک التوائے کار نمبر 19/839 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے جس کا جواب بھی میاں محمود الرشید نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

ایل ڈی اے کی ملی بھگت سے لاہور گارڈن میں اربوں روپے کے فراڈ کا انکشاف

(---جاری)

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 19/839 کا جواب میرے پاس ہے۔ یہ لاہور گارڈن کے نام سے ایک سکیم ہے جس کے اندر سہولیات کا نہ ہونا اور باقی چیزوں کے بارے میں اعتراضات اٹھائے گئے تھے جس کا جواب ایل ڈی اے کی طرف سے آگیا ہے۔

جناب سپیکر! ایل ڈی اے کے ریکارڈ کے مطابق ٹی ایم اے فیروز والا نے 16۔ مارچ 2012 کو 89 کنال گیارہ مرلے پر مشتمل لاہور گارڈن ہاؤسنگ سکیم منظور کی۔ بعد ازاں سپانسر نے ٹی ایم اے فیروز والا میں 291 کنال پر مشتمل نئی ہاؤسنگ سکیم نیو لاہور گارڈن کے نام سے پلاننگ کے لئے درخواست جمع کروائی۔ 2013 میں ایل ڈی اے ایکٹ میں ترمیم کے بعد ایل ڈی اے کی حدود لاہور ڈویژن تک بڑھ گئی لہٰذا ٹی ایم اے فیروز والا نے مجوزہ سکیم کا ریکارڈ بحیثیت زیر کارروائی یعنی under process ایل ڈی اے کو ٹرانسفر کر دیا۔ ریکارڈ ٹرانسفر ہونے کے بعد موقع ملاحظہ کیا گیا تو موقع پر بغیر منظوری ترقیاتی کام کی نشاندہی ہوئی لہٰذا ایل ڈی اے نے قانونی کارروائی کرتے ہوئے شوکاز نوٹس جاری کیا جبکہ ڈویلپر نے شوکاز نوٹس کا جواب نہ دیا تو ایل ڈی اے نے مزید کارروائی کرتے ہوئے اخبار میں پبلک نوٹس اور متعلقہ محکموں کو services کی معطلی کے لئے letters ارسال کئے کیونکہ جمع شدہ سکیم لاہور کے ماسٹر پلان 2021 کے مطابق ایگریکلچر زون میں آتی تھی اس لئے ایل ڈی اے نے نیو لاہور گارڈن سکیم کی پلاننگ permission کی منظوری کی درخواست مسترد کر دی۔

جناب سپیکر! بعد ازاں 2016 میں پورے لاہور ڈویژن کی بنیاد پر ماسٹر پلان بنایا گیا جس کے بعد نیو لاہور گارڈن سکیم کا رقبہ ماسٹر پلان کے رہائشی علاقے میں آ گیا۔ اس کے بعد سپانسر نے 875 کنال پندرہ مرلے پر مشتمل نئی سکیم نیو لاہور گارڈن سکیم کی پلاننگ permission کی درخواست جمع کروائی جس پر اس وقت کارروائی جاری ہے۔

جناب سپیکر! ایل ڈی اے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز2014 کے تحت سکیم کی منظوری دی جائے گی۔ مزید برآں ضروری ترقیاتی کام نہ ہونے پر ان کے اوپر جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا۔ تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد سکیم کی منظوری اور اس کے مطابق سروسز ڈیزائن کی منظوری کے بعد سپانسر کو ترقیاتی کام کرنے کی اجازت دی جائے گی۔

جناب سپیکر! یہ اس طرح کی ایک شکایت نہیں ہے بلکہ اس طرح کی درجنوں شکایات ہیں کہ لوگوں نے سکیم submit کی اور اس کی باقاعدہ منظوری سے پہلے پلاٹ فروخت کرنا شروع کر دیئے، سروسز ڈیزائن کی approval کے بغیر چھوٹی موٹی سڑکیں بنائیں۔ جن لوگوں نے وہاں پر پلاٹس لئے تھے انہیں شدید ذہنی کوفت اور مالی نقصان کا بھی اندیشہ تھا۔

جناب سپیکر! ایل ڈی اے اس کے بارے میں سخت ترین اقدامات اب اٹھا رہا ہے اور کسی سکیم کو اس وقت تک اجازت نہیں دے رہا کہ آپ اس وقت تک اخبار میں اشتہار دے سکتے ہیں نہ ان پلاٹس کو فروخت کر سکتے ہیں جب تک باقاعدہ طور پر اس کی پلاننگ permission اور اس کی منظوری کی حتمی منظوری نہیں ہوتی اور اس کے پلاٹس mortgage نہیں ہوتے اس وقت تک کوئی سکیم کوئی اشتہاری مہم نہیں چلا سکتی تو یہ سکیم approval کے مراحل میں ہے اس لئے جونہی یہ منظور ہو گی تو اس کے سارے ترقیاتی کاموں کو مکمل کروانے کی ذمہ داری ایل ڈی اے پر ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

CH IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR: Mr Speaker! Thank you very much; I am satisfied with the answer of Honorable Minister

جناب سپیکر! وزیر موصوف نے یہ بالکل بجا فرمایا ہے کہ لوگوں کا ایک طریقہ واردات ہے تو وزیر موصوف سے میری دست بستہ استدعا ہو گی کہ جن لوگوں سے انہوں نے پیسے لئے ہیں یا غیر قانونی پلاٹ فروخت کئے ہیں اس کے متعلق اگر کوئی مناسب اقدام ہو جائے یعنی جب تک اس سکیم کی approval نہ ہو تو کوئی ایسی حرکت نہ ہو سکے اس پر اگر کوئی مناسب کارروائی ہو تو بہتر ہے۔ بہر حال میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ سکیم آج نہیں بنی بلکہ 2013 میں بنی اور پھر 2016 میں بنی تو اُس وقت یہاں پر ائیویٹ ہاؤسنگ سکیمیں نہیں بن سکتی تھیں کیونکہ ماسٹر پلان کے مطابق یہ ایگریکلچر زون تھا اور یہ گرین ایریا تھا۔ اس کے بعد 14-2013 میں جب ایل ڈی اے ایکٹ کے تحت اس میں ترمیم ہوئی اور مزید دو تین اضلاع ایل ڈی اے کی jurisdiction میں شامل ہو گئے۔ پھر یہ brown area کے اندر آئی اور اب میرا خیال ہے کہ یہ پلاٹس تو کئی سال پہلے انہوں نے فروخت کئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جن لوگوں نے وہاں پر پلاٹس خریدے ہیں ہم انہیں اس بات کی یقین دہانی کرواتے ہیں کہ اس کی فائنل و حتمی منظوری ہو گی اور ان کی رقم نہیں ڈوبے گی جبکہ ایل ڈی اے ان کے mortgage پلاٹس کو فروخت کر کے ان تمام سروسز کی فراہمی وہاں پر یقینی بنائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب آگیا ہے تو اس dispose of کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 829/19 شیخ علاؤالدین کی ہے جس کا جواب میاں اسلم اقبال نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

سادگی کی اہمیت اور مقروض قوموں
کے مسائل اُجاگر کرنے کے موضوع پر بحث کے اِنعقاد کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس تحریک التوائے کار میں ایک فیشن ڈیزائنر اور جو لوگ کپڑے ڈیزائن کرتے ہیں، کے حوالے سے ہے کہ شادی بیاہ کے اوپر جو مہنگے کپڑے بنتے ہیں اور otherwise انہوں نے اس کا connection کشمیریوں کے ساتھ بھی جوڑا ہے کہ سادگی کا ماحول ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ حکومت کی list کے اندر essential items کا جو پرائس structure ہوتا ہے اس پر implement کرواتی ہے کیونکہ وہ essential items کے اندر ہی declare ہے جس میں آٹا، چینی، گھی، دالیں اور سبزیاں وغیرہ وغیرہ لیکن یہاں پر اس حوالے سے ایک انڈسٹری ہے جس کی different categories ہیں کہ اے کلاس انڈسٹری ہے، بی کلاس ہے، سی کلاس ہے یا ڈی کلاس ہے تو یہ A+class کے بارے میں بات کی جارہی ہے کہ آپ انہیں منع کریں کہ یہ جو برائیڈل شو ہوتا ہے جس میں مہنگے کپڑے پہن کر ramp کے اوپر "کیٹ واک" کی جاتی ہے اور اس طرح کے کچھ سوال کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر! اس پر کیا پابندی لگائی جاسکتی ہے کیونکہ یہ ہر کسی کا اپنا ایک فعل ہے۔ ویسے تو سادگی کا عنصر جس کا اسلام درس دیتا ہے وہ ہونا چاہئے لیکن اگر کسی کی affordability ہے اور وہ جا کر بازار سے مہنگی چیز لیتا ہے تو اسے حکومت روک سکتی ہے اور نہ کوئی دوسرا شخص روک سکتا ہے۔ اگر کوئی essential item ہے تو اس کے اوپر حکومت اپنی ایڈمنسٹریشن کے ذریعے implement کرواسکتی ہے لیکن جہاں تک برائیڈل کے کپڑوں کا، میک اپ کا اور دوسری چیزوں کا تعلق ہے تو اس کے اوپر کیا پابندی لگائی جاسکتی ہے۔ جس معزز ممبر نے یہ تحریک التوائے کار پیش کی ہے تو میں انہیں بھی کہوں گا کہ وہ سادگی کے ساتھ پینٹ کوٹ سے ذرا باہر نکلیں اور سادہ کپڑے پہن کر آیا کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 313/20 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے جو انہوں نے پڑھنی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں!

پابندی کے باوجود صوبہ بھر میں پتنگ بازی کا دھندہ جاری

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ یکم جولائی 2020 کی خبر کے مطابق جنوبی پنجاب اور صوبہ بھر میں پتنگ بازی کا دھندہ جاری، کئی جانیں ضائع اور پولیس خاموش تماشائی۔

تفصیلات کے مطابق جنوبی پنجاب سمیت صوبہ بھر میں پتنگ بازی اور پتنگ سازی کا دھندہ عروج پر ہے۔ قانونی احکامات کی واضح خلاف ورزی کی جا رہی ہے، پولیس خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے اور پتنگ بازوں کو گرفتار نہیں کیا جاتا جبکہ یہ جان لیوا کھیل لوگوں کی اکثریت کھیل رہی ہوتی ہے جس سے کئی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ نوجوان سرعام سڑکوں، گلیوں، محلوں میں پتنگ بازی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کیمیکل ڈور سے کسی بھی وقت کوئی بڑا حادثہ رونما ہو سکتا ہے مگر پولیس نے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ پولیس اہلکار دفتروں میں بیٹھ کر فرضی کارروائیاں کرنے میں مصروف ہیں۔ شہریوں کے مطابق پتنگوں سے آسمان بھرا نظر آتا ہے اور پولیس والوں کو صاف نظر آتی ہیں لیکن کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا۔ اگر اس قدر پتنگیں اڑائی جاتی ہیں تو یقیناً پتنگ سازی کا دھندہ پس دیوار کیا جا رہا ہو گا یا پولیس سے پتنگ سازوں نے کوئی ساز باز کر رکھی ہو گی۔ اس بابت ایکشن لیں تاکہ اندھی اور آوارہ کیمیکل زدہ ڈور سے لوگوں کی قیمتی جانوں کا تحفظ کیا جا سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے خیال میں جب ہوم ڈیپارٹمنٹ کے سوالات تھے تو اس دن بھی اسی نوعیت کا ایک سوال تھا اور میں نے اس کے جواب میں گزارش کی تھی کہ باقاعدہ طور پر پولیس کارروائی کرتی ہے۔ اس میں ایک تو وہ طبقہ ہے جو ڈور بناتا ہے، دوسرا طبقہ اس کو استعمال کرتا ہے اور تیسرے وہ لوگ ہیں جو صوبے سے باہر سے ڈور لے کر یہاں آتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً تین ہزار سے زیادہ مقدمات درج کئے گئے، وہ ایک specific period تھا جس کا میں نے کل ذکر کیا تھا۔ اس کی کاپی مجھے اب ملی ہے اگر یہ کاپی مجھے پہلے ملی ہوتی تو میں آپ کو up to date figures بھی دے دیتا۔ یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ پولیس کارروائی نہیں کرتی بلکہ تین ہزار سے زیادہ مقدمات درج ہوئے ہیں جن میں ڈور بنانے والوں کے خلاف ہیں، ڈور فروخت کرنے والوں کے خلاف ہیں اور استعمال کرنے والوں کے خلاف بھی ہیں۔ یہ ایک social evil ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے

ایک آگاہی کی ضرورت ہے۔ گورنمنٹ وہ کام بھی کر رہی ہے لیکن بحیثیت ایک شہری کے یہ میرا فرض بنتا ہے کہ اگر میرے دائرہ کار میں یا میرے دائرہ اثر میں اگر کوئی غیر قانونی کام کرتا ہے تو مجھے بھی اس کو روکنا چاہئے یہ کام صرف پولیس تک محدود نہیں رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! پولیس تین ہزار سے زائد لوگوں کے خلاف مقدمات درج کر چکی ہے یہ بات نہیں ہے کہ وہ آنکھیں بند کر کے بیٹھی ہوئی ہے بلکہ وہ کارروائی کرتی ہے۔ میں محرک کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ مزید اس میں سختی کے ساتھ اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19 / 133 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں ایک request یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ یہ تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین کی ہے جو میرے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق نہیں ہے یہ لوکل گورنمنٹ اور ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے اس لئے اس کو متعلقہ منسٹر کے پاس بھیج دی جائے۔

مسودہ قانون تحفظ بنیاد اسلام 2020 پاس ہونے پر معزز ممبران کا اظہار خیال

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: اب ہم تحفظ بنیاد اسلام بل پر بات کریں گے۔ اس بل کو کل بڑے فخر سے پیش کیا گیا تھا اور اس میں جناب محمد الیاس کی بہت contribution ہے وہ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد الیاس: الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس مقدس اور تاریخی بل پر فیصلہ ہوا اور پاس ہوا میں اس پر ایوان کو، آپ کو اور تمام ممبران کو مبارک پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آج اگر سپیکر صاحب ہوتے تو میری تقریر کچھ اور ہوتی کیونکہ میں نے ان کی سابقہ کارکردگی پر ان کو خراج تحسین پیش کرنا تھا۔

جناب سپیکر! اب میں مختصر کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ جب 2018 آیا تو ایسے حالات پیدا ہوئے کہ حضورﷺ کا خصوصی لقب "خاتم النبیین" کہنا اور بولنا مشکل ہو گیا۔ ان حالات میں قومی اسمبلی کے ممبر جناب طارق بشیر چیمہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے یہ درخواست کی کہ خاتم النبیین کا لقب حضورﷺ کے لئے لازمی ہونا چاہئے چنانچہ قومی اسمبلی نے یہ قرارداد پاس کی پھر سندھ اسمبلی نے پاس کی اور اس کے بعد سینیٹ نے بھی پاس کی۔ کہتے ہیں کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔

جناب سپیکر! واقعہ یہ ہوا کہ چک نمبر12 کھرڑیانوالہ چنیوٹ میں ختم نبوت کانفرنس ہو رہی تھی اس کے متعلق خبر آئی کہ اس پر پابندی لگا دی گئی۔ ہمارے نہایت ہی قابل احترام بھائی جناب عمار یاسر منسٹر معدنیات کو خبر ہوئی تو انہوں نے اس پر بات کی پھر سپیکر صاحب نے اس پر ایک کمیٹی بنادی اور میری خوش قسمتی کہ مجھے اس کمیٹی میں شامل کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! وہ معاملہ ایک کانفرنس سے شروع ہوا تھا لیکن میں کہتا ہوں کہ ایک محاورہ اسی ختم نبوت کے عنوان سے اُٹھا تھا اور اب میں کہوں گا کہ "جٹاں دا منڈا بازی لے گیا۔" میری اس سے مراد جناب پرویز الٰہی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! باقی اسمبلیوں میں صرف "خاتم النبیین" کے لفظ پر قرارداد پاس ہوئی لیکن جناب سپیکر نے صرف حضورﷺ کی جو صفت خاص ہے اس کو ہی نہیں بلکہ ایمان مفصل کی جتنی جزویات ہیں ان سب کو تحفظ دینے کے لئے یہ بل پاس کروایا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اللہ پاک کی نازل کردہ چاروں آسمانی کتابیں ہیں تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید ہے۔ ایسے ہی امام الانبیاء آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰﷺ آپ کی ذات اقدس کے لئے، آپﷺ کے چاروں خلفائے راشدین کے القابات کے لئے، آپﷺ کی ازواج مطہرات اور اہل بیت عظام کے القابات کے لئے، تمام صحابہ کرام مرد ہیں یا خواتین ان کے لئے رضی اللہ عنہ یا رضی اللہ عنہا کی اصطلاحات کی گئیں اور اس سے بڑھ کر حضورﷺ کی چاروں صاحبزادیوں پر ایمان لانے کو لازمی قرار دیا۔ پھر آپﷺ کی بیٹیوں کی جو اولادیں ہیں ان کا بھی اس بل میں تذکرہ کیا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں ایک بہت وسیع القلبی کے ساتھ جیسے ہمارے بھائی حافظ عمار یاسر نے کمیٹی میں کہا کہ یہ حضورﷺ کی ذات کا مسئلہ ہے اس میں ہم سے جتنی فراخی ہو سکے ہم کریں گے لہٰذا اہم ایسا قانون بنائیں کہ کسی دشمن کو میلی آنکھ سے دیکھنے کا موقع نہ مل سکے۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ ہمارے لئے ہمارے ایمان کا حصہ اور جزو ختم نبوت ہے مگر چونکہ اس میں توحید باری تعالیٰ آگئی، آسمانی کتب کی بات بھی آگئی۔ معاملہ ختم نبوت کے مسئلہ سے بڑھ گیا غالباً اسی وجہ سے اس بل کا نام "تحفظ بنیاد اسلام" رکھا گیا۔ یعنی اسلام کی جتنی بنیادیں ہیں ان کو تحفظ دیا گیا اور بنیادی عقائد اس میں شامل کئے گئے۔ الحمدللہ مجھے بھی سعادت ملی ہماری کمیٹی نمبر 6 بنی اور میں نے اس کے تمام اجلاسوں میں شرکت کی۔ قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے شرکت کی، پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے جناب سمیع اللہ خان اور اقلیتی ممبر جناب طاہر خلیل سندھو شریک ہوئے۔ بعض جگہوں پر الجھنیں بھی پیدا ہوئیں اور ہماری بعض میٹنگز میں ہمارے بھائی جناب محمد معاویہ بھی شریک ہوئے۔ قرارداد کے محرک جناب عمار یاسر نے بھی بڑی سرگرمی کے ساتھ اس میں معاونت کی۔ جہاں کہیں مشکلات پیدا ہوئیں تو ہمارے جناب طاہر خلیل سندھو اور جناب عمار یاسر نے بھرپور تعاون کرتے ہوئے اس بل کو پاس کروانے کے قریب سے قریب تر کر دیا۔

جناب سپیکر! ہمارے معزز سپیکر جناب پرویز الٰہی نے اس سارے معاملے کی نگرانی کی اور خصوصی طور پر وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار سے گزارش کر کے فوری طور پر کیبنٹ کا اجلاس بلوایا۔ پرسوں اس میں اس کو منظور کروایا گیا اور کل کے ہی اجلاس میں الحمدللہ اسے پاس کروایا گیا۔

جناب سپیکر! میں سارے معزز ممبران کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ رولز ہیں کہ جب کوئی بل پیش ہوتا ہے تو ایک مہینہ کے لئے اس کو lay کیا جاتا ہے مگر چونکہ یہاں سب کو ہی اعتماد تھا تو کل ہی وہ بل اسمبلی میں پیش ہوا، الحمدللہ وہ کل ہی پاس ہو گیا اور الحمدللہ متفقہ طور پر یہ قانون پاس ہو گیا۔ میں اس پر سپیکر پنجاب اسمبلی، وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ اور ہماری سپیشل کمیٹی کے تمام ممبران اور تمام ممبران اسمبلی کو میں تہہ دل سے مبارک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آج اس سلسلے میں مٹھائی لایا تھا جناب سپیکر، جناب محمد بشارت راجہ، وزیر اعلیٰ کو پیش کرنے لئے اور جو ہمارے ممبران اسمبلی ہیں ان کے لئے اور ہماری یہاں جو کمیٹیاں ہیں تو میری درخواست ہو گی اور میں نے جناب محمد بشارت راجہ کو رُقعہ بھی لکھا ہے تو اجلاس کے بعد مجھ سے وہ مٹھائی وصول کر لیں۔

جناب سپیکر! اب میں آخر میں دو گزارشات کرنا چاہوں گا کہ ایک یہ کہ ان ایام میں بھی، یہ جو ہمارا بل پاس ہو رہا تھا بیرونی بہت دباؤ تھا کہ اس بل کو پاس نہ کیا جائے، اس میں سے فلاں شق نکال لی جائے لیکن میں جناب پرویز الٰہی کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی جواں مردی کے ساتھ اس بل کو پاس کروایا۔

جناب سپیکر! اب خطرہ یہ ہے کہ بیرونی سازشوں کی وجہ سے اس قانون پر عملدرآمد نہ ہو سکے تو آپ کے توسط سے گزارش یہ ہے اور وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ تشریف فرما ہیں تو کوئی ایسا میکنزم بنایا جائے کہ اس قانون کو فوری طور پر نافذ العمل کیا جائے تاکہ کسی دشمن کو کوئی موقع نہ مل سکے۔

جناب سپیکر! دوسری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ 1974 میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو اس وقت جو پاسپورٹ کا فارم بنا تھا تو اس میں ختم نبوت کے حلف نامہ کا اضافہ کیا گیا، یہ تین چار سطریں تھیں، جو بھی پاکستانی وہ فارم پُر کرتا ہے اس پر اپنا انگوٹھا اور دستخط لگاتا ہے لیکن جب اس فارم کی بنیاد پر شناختی کارڈ تیار ہوتا ہے تو اس میں مذہب کا خانہ نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس تیار شدہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا نہ ہونا یہ اس تیار کردہ فارم کی روح کے خلاف ہے اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ شناختی کارڈ کے فارم کے مطابق تیار ہونے والے شناختی کارڈ میں بھی مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔ براہ مہربانی مجھے اس کی اجازت دی جائے۔ بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب چیئرمین: جی، میں ایک explain کر دوں کہ کل جناب سپیکر اور جناب محمد بشارت راجہ کی مشاورت سے اس قانون پر عملدرآمد کے لئے جو کمیٹی نمبر 6 جناب سپیکر نے بنائی تھی جس میں آپ اور میں بھی شامل ہیں۔ اس کو جناب سپیکر نے continue رکھا ہے تاکہ اس قانون پر عملدرآمد ہوتا رہے اور اس کی نگرانی بھی کی جائے۔ شکریہ۔ جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

جناب سپیکر! میں مبارکباد کی طرف آنے سے پہلے گزشتہ کل جو حاضر نہیں ہو سکا اور گزشتہ پرسوں جو حاضر نہیں ہو گا۔ میں اس کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایڈوائزری کمیٹی میں، میں جناب پرویز الٰہی کی موجودگی میں اس خط کو ان کے ساتھ شیئر کیا، جناب محمد بشارت راجہ سے اور دیگر جو کمیٹی کے ممبران تھے ان کی موجودگی میں کہ میرے جھنگ کے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر نے مجھے یہ خط دیا اور انہوں نے مجھے کہا کہ آپ کی جان کو شدید خطرات ہیں آپ بلٹ پروف گاڑی کا استعمال کریں اور آپ اپنے گن مینوں کی تعداد کو بڑھائیں اور آپ اپنی حفاظت کو یقینی بنائیں۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے یہ کہا کہ بات یہ ہے کہ میں اپنے پروگرامز کو تو جس درجہ ممکن ہو مخفی رکھ سکتا ہوں لیکن جو اسمبلی کا اجلاس ہے اس کو تو میں مخفی نہیں رکھ سکتا چونکہ وہ اسمبلی کا ایک ایسا اعلانیہ شیڈول ہے جو ہر عام و خاص کو پتا ہوتا ہے اور میں ریکارڈ پر لانے کے لئے یہ بات عرض کر دوں کہ 6۔اکتوبر 2003 کو میرے والد مولانا اعظم طارق شہیدؒ قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے جا رہے تھے اور گولڑہ موڑ پر ان کو دہشت گردوں نے شہید کر دیا۔

جناب سپیکر! میں نے ایڈوائزری کمیٹی میں یہ درخواست کی کہ اگر آپ میری سکیورٹی کا مناسب بندوبست کر دیں تاکہ کم از کم اجلاس میں آنے جانے کے لئے مجھے آسانی ہو جائے تو میرے لئے بہتر ہو گا لیکن ابھی تک مجھے کسی قسم کی کوئی سکیورٹی فراہم نہیں کی گئی سوائے اس کے کہ ڈی پی او کی طرف سے یہ خط مجھے دیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر انہوں نے خط لہرایا)

جناب سپیکر! میں ایک بات واضح کر دوں چونکہ گزشتہ کل تحفظ بنیاد اسلام بل منظور ہوا۔ آج مجھے سکیورٹی نہیں ملی، میں اس کے باوجود آیا ہوں چونکہ اگر میرے نبی ﷺ کی عزت کے لئے جناب محمد معاویہ شہید ہو جائے تب بھی میں اپنے گھر میں نہیں بیٹھوں گا میں اسمبلی کے فورم پر آؤں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ میرا ایمانی جذبہ ہے لیکن دو دن پہلے جھنگ میں میرے ہی دفتر کے اندر ایک دہشت گرد گرفتار ہوا، اس threat alert کے بعد کی صورتحال عرض کر رہا ہوں اور اس نے یہ مانا کہ مجھے ہمسائے ملک سے کروڑوں روپے دیئے گئے ہیں کہ میں آپ اور آپ کی جماعت کے دیگر بزرگوں کو نشانہ بناؤں اور اس کو ہم نے سی ٹی ڈی کے حوالے کیا، آئی ایس آئی اور پولیس کے حوالے کیا۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ ہم نے جھنگ میں اور مختلف علاقوں میں اس کی نشاندہی پر لوگوں کو گرفتار کیا ہے اور اس نے مانا کہ کروڑوں روپے دیئے جا چکے ہیں تاکہ ملک میں امن وامان کی صورتحال کو ایک ناقص صورتحال سے دوچار کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرے اس لیٹر میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اگر آپ کو سکیورٹی کے حوالے سے خدشات ہوں، آپ متعلقہ پولیس حکام کو اطلاع کریں تاکہ وہ آپ کے لئے بندوبست کریں۔ میں نے مقامی ڈی پی او کو بتایا، میں نے مقامی پولیس انتظامیہ، آئی ایس آئی اور سی ٹی ڈی کے لوگوں کو بتایا لیکن اس کے باوجود آج تک میری سکیورٹی کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظامات نہیں کئے گئے۔

جناب سپیکر! میں آج اس فورم پر وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار، جناب محمد بشارت راجہ، ہماری سی ٹی ڈی کے راہنما رائے طاہر صاحب، ڈی جی آئی ایس آئی جنرل فیض حمید اور آپ تمام کو گواہ بنا کر یہ کہہ رہا ہوں کہ میرے والد کے ساتھ اس سے پہلے یہ واقعہ ہو چکا ہے اور ملک دشمن عناصر ہمارے اوپر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اگر آپ نے ہمیں یہ لیٹرز ہی دینے ہیں تو تب بھی کوئی بات نہیں۔

جناب سپیکر! موت کا ایک دن مقرر ہے لیکن اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شہریوں کا تحفظ کرے تو پھر میرا خیال ہے کہ پورے ایوان کی رائے یہی ہے کہ کم از کم حالات کے مطابق جو سکیورٹی میرا حق ہے وہ مجھے ضرور دی جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسرے مرحلے میں جو گزشتہ کل تحفظ بنیاد اسلام بل حکومت کی طرف سے آیا اور متفقہ طور پر منظور ہوا۔ سپیشل کمیٹی نمبر 6 کے جتنے بھی ممبران نے اس پر کام کیا وہ سارے ہی قابل تحسین کے مستحق ہیں۔ جس میں محترم چیئرمین آپ بھی شامل ہیں۔ ہمارے محترم بھائی اور بزرگ جناب الیاس احمد شامل ہیں۔ ہماری (ن) لیگ اور دیگر حکومتی پارٹی سے تعلق رکھنے والے احباب کے ساتھ ہمارے انتہائی قابل احترام جناب محمد بشارت راجہ، سید صمصام شاہ بخاری اور جناب عمار یاسر ان تمام کی کوششیں لائق صد تحسین ہیں۔

جناب سپیکر! آج میں اس بل کے پاس ہونے پر اور اس کمیٹی کے تمام ممبران کو جنہوں نے اس پر محنت کی میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے حضور ﷺ کی بیٹیاں، حضور ﷺ کی بیویاں، حضور ﷺ کے اصحاب، حضور ﷺ کے اہل بیت اور خاتم النبیین ﷺ کے عنوان پر وہ ہاتھ جو کئی سالوں سے چھپا ہوا تھا اور ہر حکومت میں آنے والے لوگ یہ کہتے تھے کہ اس چھپے ہوئے ہاتھ کا ہمیں پتا نہیں چل رہا ہے جو خاتم النبیین پر ڈاکا مارتا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ آج پنجاب اسمبلی میں اس چھپے ہوئے ہاتھ کو کاٹ کر رکھ دیا ہے اب میرے نبی ﷺ کی ختم نبوت پر کوئی ہوگا جو بات کرے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ اگر اس بل کو بغور پڑھیں تو جہاں اس لحاظ سے مبارکباد کے مستحق ہیں کہ پنجاب اسمبلی نے اپنا کردار ادا کیا اس کا کریڈٹ جناب پرویز الٰہی اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کو اگر نہ دیا جائے تو ناانصافی ہوگی لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ابھی بہت کام ہونا باقی ہے۔

جناب سپیکر! ہم صوبے کی اسمبلی ہیں میں چونکہ وکالت کے شعبہ سے وابستہ نہیں ہوں جناب محمد وارث شاد ہیں، ہمارے یہاں پر ملک محمد احمد خان ہیں اور جناب محمد بشارت راجہ ہیں یہ وکالت سے تعلق رکھنے والے لوگ زیادہ بہتر جانتے ہیں کہ ہم نے کتنا سفر طے کر لیا ہے اور کتنا سفر باقی ہے۔

جناب سپیکر! اگر میں اس کو اس طور پر دیکھوں تو مجھے ابھی بھی نظر آتا ہے کہ ہم نے ابھی بھی بہت بڑا سفر طے کرنا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں سائبر کرائم ایکٹ کے اندر اگر کسی عورت کی تصویر کو آپ facebook پر share کر دیں اور اُس share کی گئی تصویر سے اُس عورت کو

ناگواری گزرے، سائبر کرائم ایکٹ کے تحت اُس شخص کو14 سال کی سزادی جاتی ہے، اگر اُس عورت کے کوئی شخص کپڑے پھاڑ دے تو اُس ملزم کو14 سال تک سزا بھگتنا پڑتی ہے۔

جناب سپیکر! میں A-354 کی بات کر رہا ہوں اور بعض دفعہ پوری زندگی بھی پابند سلاسل رہنا پڑتا ہے ابھی بہت بڑا سفر باقی ہے۔ جب ایک عام عورت کی گستاخی ہوتی ہے تو14 سال کا قانون ہے، جب facebook پر کسی عام عورت کی عزت کو اچھالا جائے 14 سال کی سزا ہوتی ہے لیکن اگر میرے نبی ﷺ کی بیٹی کی عزت کو کوئی ہاتھ ڈالے، میرے نبی ﷺ کی بیوی کی عزت کو اگر کوئی ہاتھ ڈالے تو ہم عدالت میں جاتے ہیں، ہم تھانے میں جاتے ہیں، وہ کہتے ہیں آپ کو A-398 کے تحت مقدمہ درج کروانا ہوگا، آپ کو A-295 کے تحت مقدمہ درج کروانا ہوگا اور آپ جانتے ہیں، آپ لرز جائیں گے A-298 اور A-295 کیا ہے؟ عام عورت جس کی لاہور کے اندر عزت اُچھالی گئی تو اُس کے ملزم کو 14 سال جیل میں رہنا پڑے گا لیکن میرے نبی ﷺ کی بیٹی کی عزت کی بات ہو تو A-298 کے تحت مقدمہ درج کرنے مطلب یہ ہے کہ اُس کو صرف اور صرف تین سال تک جیل میں رہنا پڑے گا، اُس کو صرف اور صرف تین سال کے لئے پابند سلاسل کیا جائے گا۔ A-295 کو دیکھیں اُس شخص کو زیادہ سے زیادہ پانچ سال تک آپ پابند سلاسل رکھ سکتے ہیں۔ کائنات کی ساری بیٹیاں میرے نبی ﷺ کی بیٹی فاطمہؓ کے جوتوں پر قربان ہیں۔ کائنات کی ساری بیٹیاں میرے نبی ﷺ کی بیٹی رُقیہ اُم کلثومؓ کی عزت پر قربان ہیں۔ کائنات کی ساری مائیں، میری ماں طیبہ طاہرہ عائشہ صدیقہؓ کے جوتوں کے ساتھ لگنے والی خاک پر قربان ہیں۔ ہم نے ابھی بہت بڑا سفر طے کرنا ہے اور انشاءاللہ یہ سفر ہم جناب پرویز الٰہی کی قیادت میں، جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں جاری رکھیں گے۔ پاکستان کے اندر پنجاب اسمبلی سے اُٹھنے والی اس فکر کے نتیجے میں وہ وقت آئے گا کہ انشاءاللہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے لئے مومنوں کی ماں حضرت فاطمہ زہرہؓ کے گستاخ کے لئے سزائے موت کا قانون بنے گا۔

جناب سپیکر! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بعض قانونی مجبوریوں کے تحت جب پینل کورٹ کے معاملات آتے ہیں عین ممکن ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے ہونے کے باوجود ہم اُن میں اُدھر ترمیم نہ کرسکتے ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں وفاق سے تعلق رکھنے والے سپیکر ہمارے محترم اسد قیصر ہوں یا وزیر اعظم پاکستان ہوں میں اس ایوان میں کہتا ہوں وزیر اعظم پاکستان اور محترم اسد قیصر اب یہ

گیند پنجاب اسمبلی نے نکال کر آپ کے کورٹ میں ڈالی ہے، اب آپ کے وفاق نے یہ قانون بنانا ہے،اب وہاں ایسے قانون بنانے والے کی ضرورت ہے کہ ان تمام بُرے اور جو بدبودار عناصر ہیں ان کا راستہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو۔ مجھے لوگ کہتے ہیں آپ کس اسمبلی سے ہیں میں کہتا ہوں۔ میں پنجاب کی اسمبلی سے نہیں ہوں، میں جاگتی اسمبلی سے نمائندہ ہوں اس وقت لوگ تعریف کرتے ہیں تو پنجاب اسمبلی کی بات ہوتی ہے اس لئے نہیں کہ پنجاب اسمبلی کے نمائندگان نے کوئی اپنے حلقے میں سڑکوں کے جال بچھوا دیئے ہوں گے اس لئے نہیں کہ پنجاب اسمبلی کے لوگوں نے اپنے حلقے میں کوئی نوکریوں کے انبار لگا دیئے ہوں گے۔ آج پورے پاکستان میں اگر پنجاب اسمبلی کو جاگتی اسمبلی کہا جاتا ہے تو اس کی وجہ صرف ایک ہے کہ پنجاب اسمبلی کے نمائندوں نے اپنے نبی ﷺ کی عزت پر پہرے کا حق ادا کر دیا ہے۔ اگر یہ جاگتی اسمبلی ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ممبران حضور ﷺ کی ازواج پر، حضور ﷺ کی بنین اور حضور ﷺ کے بنات پر، حضور ﷺ کے نواسے اور حضور ﷺ کی نواسیوں پر اپنا جو حق ہے اُس کو ادا کرنے کا بیڑا اُٹھا رکھا ہے۔

جناب سپیکر! میری دُعائیں ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اس پر کامیاب کرے۔ میرے پاس کرنے کے لئے بہت سی باتیں ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں آج کا دن اس ایوان کو مبارکباد دینے کا دن ہے باتیں کرنے کے بڑے مواقع آئیں گے لیکن بار بار کہوں گا کہ یہ جناب پرویز الٰہی کو اللہ نے جو توفیق دی ہے۔ صدیوں میں ایسے لوگ آتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ یہ کام لیتا ہے۔ صدیوں میں وہ لوگ آتے ہیں جو حضور ﷺ کی عزت کے رکھوالے بنتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر مزید آگے بڑھنے کی توفیق دے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اُس شکوے کو تازگی کے لئے دُھرانا چاہوں گا نبی ﷺ کی عزت کے لئے جس اجلاس میں بُلائیں سکیورٹی کی کوئی ضرورت نہیں معاویہ تن تنہا بھی آئے گا اگر میری کمر اپنے باپ کا لاشہ اُٹھا کر نہیں جُھکی تو تھکنے والا میں اب بھی نہیں ہوں لیکن میرا جو ریاست کے ساتھ حق ہے میں نے اُس کا اظہار ضرور کیا ہے اللہ تعالیٰ میرے ملک کو میرے پنجاب کو سلامت رکھے پاکستان زندہ آباد، پنجاب زندہ آباد۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین):

الھم صلے علیٰ سیدنا و مولنا محمد و علیٰ سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم وصلے علیٰ۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے بلکہ آپ کل موجود تھے آپ کو، جناب پرویز الٰہی کو، جناب عمار یاسر کو اور جناب محمد بشارت راجہ کو جنہوں نے یہ سارا کچھ ترتیب دیا خصوصاً جناب محمد بشارت راجہ کو اور سارے ایوان کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں جس میں انہوں نے کل تعاون کیا اور رسالت مابﷺ جس پر میرے ماں باپ قربان، میری اولاد قربان میرا مال قربان اُن کے نام کے اوپر جن کے لئے یہ سب کچھ جو ہمارے سیاسی قائد یہاں پر کہتے ہیں کہ میں اس ملک کو مدینہ کی ریاست کے اصولوں پر استوار کروں گا یہ وہی اصول ہیں عزت کے اور رحمت کے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بنیاد ہے کہ:

سلام اُس پر جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے فیض کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اُس پر بُروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حیات طیبہ جناب رسول اکرمﷺ پھر میں کہتا ہوں کہ میرے ماں باپ اولاد قربان اُن کی حیات طیبہ کے اوپر، اُن کے ارشادات احادیث کی شکل میں اس طرح ہمارے پاس موجود ہیں جو سینہ بہ سینہ ہمارے پاس آئے، وہ جنہوں نے یہاں تک کہا کہ جب رات کو سوو تو اپنے کمرے کی کنڈی لگا کر سوو جب صبح اُٹھو تو اپنی جوتی کو جھاڑو اُس میں کوئی بچھو نہ بیٹھا ہو، چھوٹی چھوٹی چیزیں، ایک بدو آیا اُس نے کہا حضورﷺ مجھے نجات کا ذریعہ بتائیں پھر رسول اکرمﷺ نے اپنے تمام صحابہ جب مسجد میں بیٹھے تھے یہ مصدقہ ہے اُس کی طرف دیکھ کر کہا اپنی زبان پر قابو رکھو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔

جناب سپیکر!اس سے بڑی ہدایت ہو نہیں سکتی کئی لوگ نادانی میں اپنی زبان پر قابو نہیں رکھ سکتے نیک کام بھی ہو رہے ہوتے ہیں تو اُس کے اندر مسلسل اپنی زبان استعمال کرتے رہتے ہیں جبکہ کہا گیا کہ رسول ﷺ کی آواز سے اُونچی آواز مت کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارے تمام نیک اعمال ضائع ہو جائیں۔بات کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جیسے علامہ صاحب نے کہا ہے:

دل سوز سے خالی ہے،نگاہ پاک نہیں ہے
پھر اس میں عجب کیا کہ تو بے باک نہیں ہے

جناب سپیکر!بے باک ہونے کے لئے کوئی طریقے ،کوئی اصول ہوتے ہیں۔ رسالت ماب ﷺ کی عزت کے لئے اور صحابہ کی عزت کے لئے اور رسولوں کی عزت یہ جو کل قانون متعین کیا گیا ہے اُس کے لئے میں یہ عرض کروں گا اس سے جو گستاخ ہیں اُن کو کوئی نہ کوئی ہدایت ہو گی کہ وہ گستاخی سے باز رہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس چیز کی ہمیں کمی ہے اور رسالت ماب ﷺ نے بارہا اپنی احادیث میں اس کا ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اوراللہ تعالیٰ نے خود کہا ہے کہ **"ان اللہ مع الصبرین"** اللہ فرماتے ہیں میں صبر کرنے ولوں کے ساتھ ہوں اس کا مطلب ہے جو اللہ کا ساتھ چاہتے ہیں وہ صبر کریں اور جو صبر نہیں کرتے اس کا مطلب ہے وہ اللہ کا ساتھ نہیں چاہتے اللہ کے پاس نہیں جانا چاہتے،اللہ تعالیٰ کی قربت نہیں چاہتے۔جو صبر نہیں کرتے ہمیں یہ سارے ارشادات انسانیت کی بھلائی کے لئے،انسانیت کو سرفراز کرنے کے لئے رسالت ماب ﷺ کو کہا گیا ہے کہ رحمت للعالمین ہیں رحمت اللہ مسلمین نہیں کہا گیا تمام عالموں کے لئے رحمت کا باعث ہے اللہ تعالیٰ رب للعالمین ہیں تمام عالموں کے رب ہیں جو بھی انسان ہیں وہ اس بات کا مستحق ہے کہ جو رسالت ماب ﷺ نے اُس کے ساتھ سلوک کرنے کے لئے کہا گیا ہے اُس کے ساتھ وہ سلوک کیا جائے خواہ وہ کسی بھی رنگ یا نسل سے تعلق رکھتا ہو۔

جناب سپیکر!میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بل جس کے لئے میں پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار کو جس کی قیادت میں جناب سپیکر، جناب چیئرمین اور پورے ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں لیکن میں ایک بات اور عرض کروں گا کہ ہمیں

اس حوالے سے مزید آگے بڑھنے کی ضرورت ہے جس طرح کہ ابھی جناب محمد معاویہ نے بھی فرمایا ہے اس میں بہتری کے لئے آسمان کی چھت جتنی limit چاہئے اس سے کم نہیں اس لئے اپنا افکار، زبان اور خیالات کو پاک کریں تاکہ وہ انسانیت کے لئے بہتر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، جناب ثاقب خورشید!

جناب محمد ثاقب خورشید: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے اس اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا۔ صوبہ پنجاب میں پاکستان کی تاریخ کا کل ایک تاریخی دن تھا۔ ایک طرف مبارک دن یعنی ذی الحج کا چاند طلوع ہو رہا تھا تو دوسری طرف پنجاب اسمبلی کے ایوان میں اتنی اہمیت کا حامل بل منظور ہو رہا تھا۔

جناب سپیکر! میں صوبائی اسمبلی کے ہر فرد چاہے خاتون ہو یا مرد تمام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس اہم موضوع پر کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں کی اور میں جناب سپیکر کو خصوصی طور پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں ان تمام دوستوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو کہ اس کمیٹی میں شامل تھے اور انہوں نے اپنی اس حوالے سے شبانہ روز محنت کی۔ صحابہ کرام، انبیاء کرام، ازواج مطہرات اور اہل بیت سب کا احترام ہم سب پر لازم ہے اور اس کا ذکر قرآن پاک میں بھی موجود ہے۔ ہم سب نے دیکھا ہے کہ ختم نبوت ﷺ کی تحریک ہو یا تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ ہو ہم سب اس چیز پر متفق ہیں۔

جناب سپیکر! الحمدللہ مجھے اس چیز پر فخر ہے کہ 1976 میں قومی اسمبلی نے جب ختم نبوت ﷺ کا بل پاس کیا تو پنجاب اسمبلی میں میرے والد محترم میاں خورشید انور (مرحوم) جو کہ ڈپٹی اپوزیشن لیڈر تھے انہوں نے ختم نبوت ﷺ کی قرارداد پیش کی اور وہ قرارداد اُس وقت متفقہ طور پر منظور ہوئی تو اُس وقت کے تمام کے تمام عمائدین خراج تحسین کے لائق تھے۔ یہ بل جو کہ کل پاس ہوا ہے اس پر بھی میں آپ سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! کل یہاں جناب سعید اکبر خان نے بہت اچھا پوائنٹ اُٹھایا تھا کہ اس پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے لہٰذا صرف بل پاس کرکے اسمبلی میں قانون سازی ہو جانے کے بعد اس کو کسی الماری میں نہ رکھ دیا جائے بلکہ اس پر عملدرآمد کروایا جائے تو ان کی اس بات سے ہم سب متفق ہیں۔ اس میں مزید جو اصلاح ہو سکتی ہے ہو ہمیں کرنی چاہئے جیسا کہ جناب محمد معاویہ نے ابھی نشاندہی کی ہے کہ اگر کوئی گستاخی کرتا ہے تو اس حوالے سے سزا بہت کم ہے تو جو کمیٹی بنی ہے اس کمیٹی میں ہمیں اس سزا میں اضافہ کرنے کے لئے اصلاحات کرنی چاہئیں اور اس حوالے سے خاطر خواہ انتظامات کرنے چاہئیں۔ میں ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، اب جناب نذیر احمد چوہان اپنی بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان):

الصلوۃ والسلام علیک سیدی یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاخاتم النبیینﷺ

جناب سپیکر! ہماری امہات المومنین، ازواج مطہرات اور ان کی صاحبزادیوں اور صاحبزادوں پر لاکھوں درود وسلام ہوں۔ خاتون جنت اماں بی بی فاطمۃ الزہرہ پر لاکھوں درود وسلام ہوں۔ میں سب سے پہلے آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے ماشاءاللہ اسمبلی میں ایک تاریخی بل پاس کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کل ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے نبی پاکﷺ کے غلام، ازواج مطہرات اور ان کے آل کے محافظ ابھی زندہ ہیں اور ابھی موجود ہیں اور اسمبلی کی سطح پر موجود ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کو اور خاص طور پر جناب پرویز الٰہی، جناب عثمان احمد خان بُزدار اور یہاں پر بیٹھے ایک ایک بھائی اور بہن جو کہ اس اسمبلی کے ممبرز ہیں ان سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خاص طور پر وہ لوگ جنہوں نے اس بل کے حوالے سے شب وروز محنت کی اور خاص طور پر جناب محمد بشارت راجہ جنوں نے ہمیشہ دین کے حساس معاملات پر احسن طریقے سے قانون سازی کی تو آپ سب ہی دوست مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ایمان ہے کہ میرے نبی ﷺ اور ہماری ماں آپ سب ممبران کو دیکھ کر فخر کرتی ہوں گی کہ یہ میرے بچے، نوجوان اور یہ ہمارے غلام ہیں جو کہ ہمارے ناموس کے لئے اپنی جانوں کو پیش کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہاں پر تھوڑی سی گزارش ہے کیونکہ میں کل یہاں پر موجود نہیں تھا تو میں اپنی گزارش ضرور شیئر کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ بل پیش کیا گیا تو اس میں جو آپ کا پیرا نمبر 3 تھا اس کا (a,b,c,d,f) جز میں لکھا ہوا ہے کہ:

(f) Any material, printed or graphic that defames, criticizes, brings into ridicule or disrepute Allah(اللہ سُبحانہٗ وَ تعالیٰ), the Last Prophet(Khatam-an-Nabiyyin خاتم النبیین) (آخری نبی) Muhammad حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ or any of the Prophets(انبیاء کرام علیہم السلام), Angels (فرشتے), Holy Quran (قرآن مجید), Zaboor(زبور), Torah(تورات), Anjeel(Bible) (انجیل), Deen-e-Islam(دین اسلام), any of the Ummahat-ul-Momineen(امہات المومنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین), any of the four Khulfa-e-Rashideen(خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین), any of the four blessed daughters and any of the three blessed sons(رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)of the Prophet Last Prophet Muhammad حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ, any of the Ahl-e-Bait(اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین), any of the blessed grand sons and grand daughters of the Last Prophet (Khatam-an-Nabiyyin خاتم النبیین)(آخری نبی) Muhammad حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ and any of the As'haab-e-Rasul(اصحاب رسول رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین).

جناب سپیکر! یہ آپ کا جز (C) تھا یہ جو کہ کل ماشاءاللہ آپ کی قرارداد میں آیا ہے۔ اچھا جب اس کو آگے پڑھتے ہیں جیسے ہمارے محترم دوست نے بھی فرمایا ہے تو ہماری تھوڑی سی گزارش ہے کہ یہ پیراگراف جب آگے جاتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ آگے جو قانون بنایا گیا ہے وہ تھوڑا کمزور قانون ہے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! یہ بل اسمبلی سے پاس ہو چکا ہے۔ آپ اس سے آگے چلیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! ہم اس سے تھوڑا آگے چلتے ہیں۔ اس میں میری گزارش ہے اور اب کمیٹی سے request ہے کہ آپ براہ مہربانی اس کو re-consider کر لیں۔ یہ جو پینل کورٹ آپ نے ڈالا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ کا بہت شکریہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایک بل جو کہ پاس ہو چکا ہے کیا آج ہم اس کو تبدیل کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ بل کو غور سے پڑھیں تو اس میں جز (F) کی explanation میں بتایا گیا ہے کہ وہ پاکستان پینل کوڈ کے جو sections ہیں ان پر ہو گا اور اس کی سزا، سزائے موت اور عمر قید ہے۔ جیسا کہ آپ نے ابھی تھوڑی دیر پہلے فرمایا تھا کہ باقاعدہ یہ کمیٹی قائم رہے گی اگر اس کی implementation میں کہیں لچک آئی تو یہ کمیٹی اس کو دیکھے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس assurance کے بعد اس کو بغیر پڑھے، بغیر سمجھے اور بغیر سوچے اس کو criticize کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اگر اس میں ترمیم کی ضرورت ہوتی تو کل اس پر ترمیم پیش کی جا سکتی تھی۔ اس وقت یہ کہہ دینا کہ اس بل کو تبدیل کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب نذیر احمد چوہان! پلیز میری بات سن لیں۔ پلیز! آپ میری بات سن لیں، پلیز آپ میری بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر اتنا ہی سمجھتے تھے کہ یہ مناسب نہیں ہے تو کل ان کو ایوان میں موجود ہونا چاہئے تھا اور اس وقت point out کیا جانا چاہئے تھا لیکن آج اس وقت فورم نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب نذیر احمد چوہان! آپ میری عرض سن لیں جب یہ بل تیار ہو رہا تھا تو جناب محمد بشارت راجہ کی convenership میں ہم سب بیٹھے تھے اس میں جو Federal laws ہیں، جو Provincial laws ہیں وہ سارے کے سارے discuss ہوئے تھے تاکہ contradictory نہ ہو کہ ہم جو ایک قانون بنا رہے ہیں یہ کسی اور قانون سے متصادم نہ ہو۔ اس میں علمائے کرام کی رائے تھی کہ کوئی چیز رہ نہ جائے، اس میں سیکرٹری انفارمیشن اور لاء ڈیپارٹمنٹ نے اس کی گرائمر اور باقی چیزوں کو دیکھا لہٰذا اس میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو آپ pinpoint کر رہے ہیں۔ اس پر کافی لوگوں نے چھ ماہ brainstorming کی ہے۔ پلیز! اب آپ اس سے آگے چلیں۔ شکریہ اب چودھری افتخار حسین چھچھر بات کریں گے۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس پر کافی تفصیل سے بات ہو گئی ہے میں صرف چند منٹ اپنی گزارشات کروں گا۔ میں اپنی اور اپوزیشن کے تمام ممبران کی طرف سے جناب محمد بشارت راجہ، جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی، حکومتی بنچز پر بیٹھے تمام بہن بھائیوں، اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے تمام بہن بھائیوں اور بالخصوص قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف، اس کمیٹی اور ہر وہ فرد جس نے اس میں حصہ لیا اس میں سٹاف بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد دوں گا۔ اللہ نے تیسرا موقع دیا ہے لیکن میں دل سے بات کر رہا ہوں کہ جو کام کل پنجاب اسمبلی نے کیا ہے شاید یہ میری اور آپ سب لوگوں کی بخشش کا وسیلہ بنے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک مسلمان ہونے کے ناتے ہمارا یہ ایمان ہے کہ جس کی زلفوں کی قسم میرا رب کھاتا ہے اس کی ذات ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔ بہر حال لمبی بحث میں جانے سے اختصار کی طرف جاتے ہوئے عرض کروں گا کہ میں نے اسے study کیا ہے جنہوں نے یہ ڈرافٹ کیا ہے میں ان کو مبارکباد دوں گا چونکہ اس میں کوئی topic miss نہیں ہوا۔ ضرورت صرف اس امر

کی ہے جس کا اظہار مختلف دوستوں نے کیا ہے اور اس پر میں پھر بالخصوص جناب پرویز الٰہی اور جناب محمد بشارت راجہ کو مبارکباد دوں گا کہ انہوں نے کل ensure کیا کہ جس کمیٹی نے یہ کام کیا ہے اور میں دل سے کہوں گا کہ شاید اس کام کرنے کے بعد جنت میں اپنا گھر بنایا ہے اس کمیٹی کو continue کیا جائے گا تاکہ اس پر سو فیصد implementation ہو سکے۔ قانون کا ایک طالب علم ہونے کے ناتے میں نے روز مرہ دیکھا ہے کہ قانون موجود ہیں لیکن بدقسمتی سے ان پر implement نہیں ہوتا لہٰذا ہمیں اس پر مکمل دھیان بھی دینا چاہئے اور کام بھی کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میری طرف سے پنجاب اسمبلی کے تمام ممبران اور جو لوگ اس میں drafter بھی شامل ہیں جنہوں نے مشورہ بھی دیا ہے جو علمائے کرام آئے ہیں سب کو بہت مبارک، بہت مہربانی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اب محترمہ مہوش سلطانہ بات کریں گی۔ جی، محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے تو جناب پرویز الٰہی اور پنجاب اسمبلی کے تمام ممبران، معزز وزیر قانون اور تمام لوگوں کو جنہوں نے اس بل بنانے میں حصہ لیا ان سب کو مبارکباد دینا چاہوں گی۔ یہ ایک بہت تاریخی اقدام ہے اور انہوں نے جو تحفظ بنیاد اسلام بل پاس کیا ہے اس پر پنجاب اسمبلی خصوصی طور پر مبارکباد کی مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور انبیاء کے آخر میں ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کوئی رسالت کے منصب پر فائز ہو گا اور نہ ہی کوئی نبوت کے منصب پر آئے گا۔ اس کے بعد مزید کوئی گنجائش رہتی بھی نہیں ہے اور ہمارے دین اسلام کو جب مکمل کر دیا گیا ہے تو مزید اس میں کوئی گنجائش نہیں بچتی۔ کل جب یہ بل پاس ہوا ہے اس میں پنجاب اسمبلی کی طرف سے ایک بہت بڑا initiative لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک واقعہ بھی بتانا چاہوں گی کہ حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بعد جب اس طرح کے فتنہ نے سر اٹھایا تھا تو خلیفہ اوّل کے حکم پر حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسی فتنہ کے خلاف جنگ یمامہ لڑی تھی جس میں 1200 صحابہ کرام شہید ہوئے اور یہ 1200 وہ صحابہ کرام تھے جنہوں نے رسول ﷺ کے ساتھ بہت ساری غزوات میں حصہ بھی لیا تھا اور ان کے دلوں میں قرآن حضرت محمد ﷺ نے اتارا تھا جنہیں دنیا میں جنت کی بشارت ملی تھی۔ میرے خیال میں یہ واحد جنگ تھی جس میں اتنی بڑی تعداد میں صحابہ کرام شہید ہوئے، شاید تاریخ میں ہی اسلام اور فتنہ کی جنگ چلی آرہی ہے لیکن کل پنجاب میں ہمارے اس ایوان نے contribution کیا ہے اس اہم قدم کی طرف اس پر تمام ایوان مبارکباد کا مستحق ہے جیسا کہ یہاں پہلے بھی بات ہوئی ہے کہ اس عمل میں implementation بہت زیادہ important ہے۔ اس میں جو جو چیزیں سامنے آتی جائیں گی ان پر implementation ضرور مکمل کرائیے چونکہ اس لاء کا فائدہ تب ہی ہو گا جب اس پر مکمل طور پر implementation ہو گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک مرتبہ پھر اپنی اور اپنے حلقے کی تمام عوام کی طرف سے تمام ایوان اور آپ سب کو مبارکباد دینا چاہوں گی۔ بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد۔ اسلام پائندہ باد۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اگر آپ موقع نہ دیتے تو بہت تشنگی رہ جاتی۔ اللہ تعالیٰ is the supreme power انہوں نے بہت پہلے یہ کہہ دیا تھا کہ قرآن شریف کی حفاظت تا قیامت میرا ذمہ ہے میں خود کروں گا۔

جناب سپیکر! کل آپ نے پنجاب اسمبلی میں ایک اعلیٰ مثال دیکھی، میں سب سے پہلے پنجاب اسمبلی کے سپیکر جناب پرویز الٰہی، وزیر اعلیٰ پنجاب، ہمارے وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ، ہمارے وزیر اعظم جو ریاست مدینہ کا خواب لے کر آگے چل رہے ہیں یہ اس خواب کی تعبیر ہے ان سب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ کل جو پنجاب تحفظ بنیاد اسلام بل پاس ہوا ہے یہ ایک بہت وسیع document ہے اس بل کی کلاز (b)2 میں جو بک کی definition دی گئی ہے وہ بہت زبردست definition ہے کیونکہ آج کل جو ماڈرن زمانہ ہے اس میں سوشل میڈیا کا ایک بہت

کردار ہے وہ negative بھی ہو سکتا ہے اور positive بھی ہو سکتا ہے اور جو شر پسند عناصر اس کے ذریعے حملہ کرتے ہیں ان کو روکنا بہت اشد ضروری تھا۔

جناب سپیکر! یہاں پر Use of digital and electronic storages, even sheet of music یہ ہر چیز کو encompass کرتا ہے اس میں کوئی چیز بچی نہیں رہ جاتی کہ کوئی بھی شر پسند عناصر ہمارے sentiments پر، ہماری جو حضرت محمد ﷺ سے محبت ہے، اہل بیت اور قرآن پاک کے خلاف اگر کوئی اتنی سی بھی غلط بات کرے تو ہمارا فرض بنتا ہے ہم ان کے خلاف کارروائی کریں کیونکہ ہم اس August House میں بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پاکستان کو بنے ہوئے 70 سال سے زیادہ گزر گئے ہیں ہم سے کوئی تو کوتاہی ہوئی ہے کہ ہم ابھی تک fool proof قانون نہیں بنا سکے اور اب یہ ہمارے سامنے آ رہا ہے الحمدللہ اللہ تعالیٰ اس میں بہت برکت ڈالیں گے۔

جناب سپیکر! میں اس میں ایک اور (c) Clause-3 کے بارے میں بات کرنا چاہوں گی۔ اس میں ایک بہت ضروری لفظ inter-faith disorder لکھا گیا ہے۔ پاکستان ایک اسلامی فلاحی مملکت ہے۔ اس میں ہمارے ساتھ ہماری اقلیتیں بھی ہیں اور ان کے ساتھ مل کر ہم نے ایک inter-faith harmony قائم کرنی ہے۔ ہمیں یہی سکھایا گیا ہے اور اس بل کے ذریعے ہم اس کو بھی protection دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات یہ کرنی چاہوں گی کہ ہم قرآن مجید کو صرف پڑھنے کے لئے نہ رکھیں۔ ایسا نہ کیا جائے کہ ہم نے قرآن مجید پڑھ کر ختم کر لیا اور پھر اُوپر رکھ دیا۔ It's a book of knowledge.

جناب چیئرمین: محترمہ! مہربانی کر کے wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں آخری بات عرض کرنے لگی ہوں کہ Michael. H. Hart نے ایک کتاب The best hundred statesmen of the world. لکھی تھی۔ اس میں نمبر 1 کون statesman تھا؟ وہ خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد ﷺ ہیں۔ ان کی

governanceکا طریق کار، ہم نے معاشرے میں کس طرح رہنا ہے اور ہمارا code of conduct کیا ہونا چاہئے یہ ساری چیزیں ان کی statesmanship میں شامل تھیں۔

جناب سپیکر! ہمیں چاہئے کہ ہم یہ اپنے سکولوں میں بچوں کو پڑھائیں اور انہیں قرآن مجید as a book of knowledge پڑھائی جائے تاکہ یہ ساری چیزیں جو کہ ہم نے Clause-3(f) میں لکھی ہیں وہ بچپن سے ہی انہیں instill ہو جائیں۔ ہر پاکستانی اس بل کا علمبردار بن جائے اور کسی کی جرأت نہ ہو کہ کوئی ہمارے sentiments کو hurt کر سکے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: چودھری ظہیر الدین نے بل کے اوپر بات کی ہے اور ساتھ ساتھ نصیحتیں بھی کی ہیں۔ اللہ کرے کہ لوگ ان پر عمل کریں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! مجھے آج بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ میں متعدد بار اس ہاؤس کا ممبر منتخب ہوا ہوں لیکن آج الحمدللہ مجھے اس ہاؤس میں بیٹھ کر فخر محسوس ہو رہا ہے اسی لئے میں نے آپ سے وقت مانگا ہے تاکہ میں بھی ان خاکساروں میں شامل ہو جاؤں جو کہ خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد ﷺ کا اصل حق ادا کرنے والے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں پی ٹی آئی کا حصہ ہوں اور مجھے اس بات پر بھی فخر ہے کہ میں وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی ٹیم کا حصہ ہوں۔ الحمدللہ جناب عمران خان نے ریاست مدینہ کا جو وعدہ کیا تھا آج ہم اس کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں اور پنجاب کے عوام مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے منتخب کر کے ان نمائندوں کو بھیجا ہے۔

جناب سپیکر! الحمدللہ خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد ﷺ رحمت العالمین ہیں۔ مسلمان تو مانتے ہی ہیں لیکن کافر اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی یہ مانتے ہیں کہ خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد ﷺ دنیا میں نمبر 1 ہیں۔ معزز ممبر جناب محمد معاویہ ایوان میں تشریف فرما ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ بہت عرصہ سے کچھ ہاتھ اور آنکھیں اُٹھی ہوئی تھیں۔ الحمدللہ ہمیں اس بات پر بھی فخر ہے کہ جناب عمران حان نے اقوام متحدہ میں بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ کوئی بھی شخص ہمارے دین اسلام کے خلاف سازش نہیں کر سکے گا۔ انشاءاللہ ہمارے دین اور اس ملک کے خلاف جناب عمران خان کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دے گا۔ وقت کی کمی ہے اور میں صرف اپنا نام لکھوانا چاہتا تھا کہ میں بھی ان خاکساروں میں شامل ہوں۔

جناب سپیکر! میں اس ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ جو اس بل کو ایوان میں لائی ہے اور پھر اسے منظور کروایا ہے۔ اس بل کو منظور کروانے میں وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی بہت زیادہ struggle ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کو خصوصی طور پر مبارکباد دیتا ہوں۔ میں جناب پرویز الٰہی اور جناب عثمان احمد خان بزدار کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جناب عمران خان کی قیادت میں آج الحمدللہ ہم سرخرو ہوئے ہیں۔ میں آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں اور میں اپنے آپ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ بڑی مہربانی

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 24۔جولائی 2020 بوقت صبح 00-9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔